

مخزن معلومات

(معلومات کا خزانہ)



مفت محمد رفیع الرحمن صاحب دینی خدمات
www.jannatikaun.com

www.jannatikaun.com

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
مَنْ لَا يَرْجُو الْآخِرَةَ لَا يَكُنْ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ

مَخْرَجُ مَعْلُومَاتِ

(مفتی) منظور عالم رضوی پورنوی

پرنسپل دارالعلوم غوثیہ، نیوریا حسین پور پیلی بہیت

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ

مخزن معلومات	نام کتاب
د مفتی منظور عالم رضوی پور نیوی	مؤلف
مکتبہ نعیمیہ ۴۲۳ ٹیا محل جامع مسجد دہلی	ناشر
راشد کتابت سینٹر ڈیرہ الی مسجد اصالہ پورہ مراد آباد	کتابت
حامد رضا برکاتی شیر پوری، محمد جاوید نیلی بھٹی	پروف ریڈنگ
	طباعت
۶۲۰۰۱	سن اشاعت
	قیمت

JANNATI KAUN?

حکایتِ امامِ علیؑ کا میرا حال

عظمتِ دین و تہذیبِ امتِ امامِ علیؑ کا علیہ صلیت و سلام علیہ و آلائہ السلام علیہ

<p>گر ان کی سائی ہے لوجب بنائی ہے کیا بات تیری مجرم کیا بات بنائی ہے اے بکیوں آقا اب تیری ہائی ہے یہ ٹوٹا ہوا دل بھی خاص انکی کمائی ہے دم گھٹنے لگا کر کلم کیا دنیائی ہے جو آگ بجھا دے گی وہ آگ لگائی ہے ہم عشق کے بندے ہیں کیوں بات بڑھائی ہے</p>	<p>سنتے ہیں کہ محشر میں صرف انکی سائی ہے مچلا ہے کہ رحمتِ اُمید بنائی ہے سب نے صفِ محشر میں لگا کر دیا ہمسائی ہے یوں تو سب انھیں گاہ پر دل کی اگر پوچھو اے دل یہ سلگنا کیا جلنا ہے تو جل بھی اٹھ اے عشق ترے صدقے جلنے سے چھٹے سنتے طیبہ نہ سہی فصل نگہ ہی بڑا زاہد</p>
--	--

مطلع میں یہ شک کیا تھا واللہ رضا واللہ

صرف انکی سائی ہے صرف انکی سائی ہے

تقریرِ جلیل

از قلم: حضرت علامہ مولانا مفتی حسن منظر صاحب، قدیری ضلع کشنگ (بہار)

سب کہاں کچھ لالہ و گل میں نمایاں ہو گئیں
خاک میں کیا صورتیں ہوں گی کہ نہاں ہو گئیں

پورنیہ شمالی مشرقی بہار کا آخری ضلع ہے جو علم و ادب کے فروغ کیلئے بہت ہی
ذرخیز ہے۔ خاک پورنیہ سے ہزاروں لعل و گہر نمایاں ہوئے۔ ابھی نہ جانے کتنے لالہ و گل
مہکنے کے لئے بے تاب ہیں۔ پورنیہ کی ذرخیز مٹی سے ہزاروں علماء و فضلا نکلے جن کے
علم و فضل کی درخشندگی اب بھی موجود ہے۔ خاک پورنیہ کے خمیر میں شاعروں کی نغمہ سنجی بھی
ہے اور اہل زبان و قلم کی گوہر افشانی بھی۔

انہیں تابندہ گوہروں میں سے ایک گہر عزیزم مولانا منظور عالم صاحب رضوی بھی
ہیں جو اپنی علمی و ادبی صلاحیت کے لحاظ سے شہرت کی بلندی پر فائز ہیں۔ موصوف جہاں
درس گاہ میں ایک بلند پایہ معلم ہیں وہیں قلم کی دنیا میں اپنے اسلوب کے اعتبار سے
بہترین ادیب بھی نظر آتے ہیں۔

چند سال قبل موصوف نے اپنی فکر و فن کا ایک خوبصورت گلدستہ پیش کیا تھا جو
”تعریفات“ کے نام سے موسوم ہے۔ اس گلدستہ میں مختلف اشیاء کی تعریفات کے
رنگ برنگ پھول ہیں جن کی خوشبو اور عطر بیزی سے اہل علم ایسے معطر ہوئے کہ بار بار طلب
بڑھتی رہی۔ اور حال یہ ہے کہ اب وہ کتاب تیسری بار زیرِ طباعت سے آراستہ ہو چکی ہے جو موصوف
کی علمی و فنی کمال کی دلیل ہے۔ ————— زیرِ نظر تالیف بھی موصوف کے وسیع مطالعہ

و ادراک کا خوبصورت نتیجہ ہے جسے کئی اہل علم و نظر نے دیکھا اور ستائش کی۔ اور جب میں نے اسے جستہ جستہ پڑھا تو مجھے ایسا محسوس ہوا کہ موصوف نے ہزاروں اوراق گل کی خوشبو ایک عطر دان میں رکھ دی ہے جس میں شوشے سے زائد کتابوں کے اوراق سے چیدہ چیدہ نادر معلومات، قیمتی مسائل اور مفید تاریخی، دینی، شرعی باتیں یکجا کر دی گئی ہیں اور لطف یہ ہے کہ مولانا موصوف نے اپنی قابلیت کا جو ہر دکھاتے ہوئے ہر سوال کے جواب کو کتابوں کے حوالجات سے مبرا بن کر دیا ہے۔ بلکہ بعض محل اشتباہ میں تحقیقات کے ذریعے اپنے کمالِ علم کا مظاہرہ بھی کیا ہے۔

الحاصل یہ تالیف دینی و دنیوی معلومات کا انمول گنجینہ ہے۔ مجھے امید ہے کہ موصوف کی یہ گرانبوا تالیف بھی عوام و خواص میں تدر کی نگاہ سے دیکھی جائے گی۔

رَبِّ قَدِير سے دعا ہے کہ اس تالیف کو مستبولِ عام کرے۔ اور مؤلف کو دارین کی نعمتوں سے مالا مال فرمائے آمین بجاہ نبی الکریم علیہ التحیہ والتسلیم۔ فقط

JANNATI KAUN?

(مفتی) حسن منظر قدیری
کشن گنج (بہار)

تعارف

اِنَّكَ قَلِيلٌ مِّنْ حَاضِرِيْنَ : حضرت مولانا محمد شفیع صاحب رضوی اُستاد دارالعلوم غوثیہ نیویا پٹنہ بھارت

شورشِ غازی نے روحِ جن میں پھونک دی

ورنہ کلی کلی یہاں ٹھوٹھی خوابِ ناز میں

صوبہ بہار میں ضلع پورنیہ کو مدینۃ العلماء کا شرف حاصل ہوا اس زمین کی کوکھ سے نہ جانے کتنی نادر روزگار شخصیات نے جنم لیا ہے جنہوں نے اپنے وجود سے اس شہرِ علم و فن کو عظیم سے عظیم تر بنایا۔ اسی کی ایک کڑی ماہرِ علم و فن حضرت مولانا مفتی منظور عالم صاحب رضوی بھی ہیں جو شہسوار درس و تدریس امامِ علم و فن حضرت خواجہ مظفر حسین صاحب رضوی کے فیض یافتہ ہیں موصوف نے فقط چند سالِ خواجہ ملت کی بارگاہ میں بہر تمام کتب متداولہ کی تعلیم حاصل کر کے ۱۸۷۷ء میں سند فراغت حاصل کر لی۔ بعد ۱۸۷۷ء میں دنیا کے سنت کی عظیم درسگاہ دارالعلوم منظر اسلام میں بحیثیت مدرس درس و تدریس کی خدمت پر مامور ہو گئے۔ حضرت وہاں دو سال تک اپنے گوہرِ علم سے تشنگانِ علوم کو سیراب کرتے رہے۔ کچھ نامساعد حالات کی بنا پر گہوارہ علم و فن سرزمینِ سنبھل تشریف لے گئے، وہاں اہلسنت کی عظیم درسگاہ مرکزی مدرسہ جمال العلوم و مدرسہ حامد یہ اشرفیہ سراج العلوم میں متواتر چار سال رہ کر درازہ سے آئے ہوئے وابستگانِ علوم و فنون کو اپنے علم و حکمت سے فیضیاب کرتے رہے۔ پھر وہاں سے حوادثِ زمانہ کے بیچ و خم کی بنا پر دارالعلوم غوثیہ نیویا تشریف لائے اور حضرت یہاں رہ کر ہم جیسے ذہانے ناچیز کو اپنے علمی فیوض و کمالات سے مستفیض کرتے رہے۔ یہ حضرت ہی کا فیضِ کرم ہے کہ ہم جیسوں کو گوہرِ آبدار بنایا۔ اور مسلسل تین سال تک سیکڑوں نو بہا اہل علم و فن کو اپنے مخصوص طرزِ تعلیم سے نوازتے رہے اور بالخصوص

اہل نیوریا پر حضرت کا یہ احسان عظیم ہے کہ بہت سوں کو العلماء و رثۃ الانبیاء کا مصداق بنا دیا اور اپنا علمی سکہ دارالعلوم غوثیہ کی چار دیواری پر نصب کر دیا اور یہیں پر اپنی شہرہ آفاق کتاب "تعریفات" کی تصنیف فرمائی، جو حضرت کی حقیقی جاگتی یادگار ہے اور عوام و خواص سے داد و تحسین حاصل کر چکی ہے۔

پھر حضرت یہاں سے عالیجناب سیٹھ مظہر الدین صاحب کی دعوت پر گرسہائے گنج کی مشہور درسگاہ الجامعۃ الرضویہ میں بحیثیت شیخ الحدیث تشریف لے گئے اور وہاں صرف ایک سال رہ کر علمی خدمات انجام دیں۔ بعدہ مفتی سنبھل حضرت مولانا مفتی محمد احتصاص الدین صاحب اجملی کی دعوت باصرار پر دوبارہ مدرسہ اجملی العلوم سنبھل بحیثیت صدر المدرسین تشریف لے گئے اور وہاں پر مسلسل نو سال تک اپنے علمی فیض سے دور دراز سے آئے ہوئے ہزاروں طالبان علوم کو علم و حکمت سے آراستہ کرتے رہے، صدر مدرس کی ذمہ داری بھی نہایت پابندی و مستعدی کے ساتھ پوری کرتے رہے۔

حضرت نے اپنی حیات مستعار کے ایک ایک لمحے کو خدا کی عطا کردہ عظیم نعمت دولت تصور کرتے ہوئے کسی حالت میں بیکار نہیں جانے دیا اور اپنی ذات کو ہمیشہ درس و تدریس تصنیف و تالیف اور مطالعہ کتب میں مشغول رکھا اور یہیں پر حضرت نے جہد مسلسل و سعی پیہم کے بعد مختلف لائبریریوں کی سیر کر کے "مخزن معلومات" کتاب کی تصنیف و تالیف کا آغاز کیا اور وہ پایہ تکمیل تک پہنچ گئی جسے آپ کتابی شکل میں دیکھ رہے ہیں۔

پھر قصبہ نیوریا کے کچھ مخلصین و مجتہدین کے مسلسل اصرار پر سنبھل سے دوبارہ دارالعلوم غوثیہ میں بحیثیت پرنسپل تشریف لائے۔ اہل نیوریا نے آپ کی تشریف آوری پر فرحت و شادمانی کا جشن منایا۔ اور آپ کے آتے ہی دارالعلوم غوثیہ کے علمی ماحول میں نکھار پیدا ہو گیا۔ اور آپ نے اپنی خدا داد صلاحیت سے تعلیم و تعلم و تہذیب و تمدن کا ایسا ماحول پیدا کیا جو عہد ماضی میں نہ تھا۔ بلاشبہ حضرت علم و فضل کی گونا گوں خوبیوں اور اخلاق و کردار کی بلندیوں پر فائز ہیں۔ بالخصوص دینی کتب پر تو بے پناہ عبور رکھتے ہیں۔ جب کتاب کے کسی مقام کی تقریر کرتے ہیں تو یوں لگتا ہے کہ مصنف کے مقاصد ان کے بیان کے تابع ہیں۔ تقریر کے دوران ایسا معلوم ہوتا ہے کہ

کتاب کی سطریں اُن کے الفاظ میں ڈھلتی جا رہی ہیں۔ ان کی تدلیس میں یہ خاصیت ہے کہ جس فن کو پڑھاتے ہیں طلبہ میں اس فن کا صحیح شعور پیدا کر دیتے ہیں، وہ استاذِ گرامر استاذ ہیں۔ جن خوش نصیبوں نے ان سے تعلیم حاصل کی ہے ان میں اکثر ہندوستان کے دینی مدارس میں اپنے عہدے پر فائز ہو کر دینی خدمت انجام دے رہے ہیں۔

میری دعا ہے کہ مولیٰ تعالیٰ تادیر حضرت کا سایہ کرم ہمارے سروں پر قائم و دائم رکھے اور انھیں دارین کی لازوال نعمتوں سے سرفراز فرمائے آمین۔
محمد شعبان رضوی

نعتِ شریف

مدت سے مرے آفتاب ہی آس دلی ہے
میں دیکھ لوں کیسی وہ مدینے کی گلی ہے

والفجر ہے چہرہ ترا، واللیل میں گیسو
کیا پیارا تبسم ہے گلی جیسے کھلی ہے

جنت کی فصائوں میں وہ کیا رہ کے کریگا
صحرائے مدینہ کی ہوا جس کو ملی ہے

لو مجرموں سامانِ شفاعت ہوا اپنا

اب بادِ کرم دیکھو مدینے سے چلی ہے

سب جھولیاں اب قائمِ نعمت ہی بھریں گے

ہاں کانِ سخاوت تو سنی در کی کھلی ہے

کیسے تو بھلا خلد میں حبائے کا وہابی

مفتاحِ درِ خلد جب آفت کو ملی ہے

پروانوں کا جھرمٹ وہاں، حامد تو یہاں پر

خپل دیکھ شمعِ نوری مدینے میں جلی ہے

پیشکش

دارالعلوم غوثیہ نیویا پہلی بھیت میں "تعریفات" کی تصنیف کے بعد مدرسہ اجماعیہ دارالعلوم سنبھل کی تدریسی خدمات پر مامور ہو گیا اور اسی کو اپنا سرمایہ حیات بنالیا، ساتھ ہی مدرسہ مذکورہ کی ساری ذمہ داری بھی اپنے اوپر لے لی جسکی بنا پر کچھ لکھنے لکھانے کا موقع نہ ملا، ان ایام میں صرف کتابوں کی ورق گردانی معمولات میں شامل ہی رہی۔ اسی درمیان "معلومات" کے موضوع پر کچھ کتابیں دیکھنے کا موقع ملا جو سوال و جواب کے انداز میں تھیں۔ ان میں اکثر کتابیں تو وہ ہیں جو روایات ضعیفہ موضوع پر مشتمل ہیں اور جواب کے ساتھ حوالجات بھی نہیں ہیں اور بعض کتابیں تو بالکل نامعتبر ہیں۔

ہمارے چند مخلصین مثلاً عزیز گرامی حضرت مولانا مفتی محمد عارف حسین صاحب رضوی مدرس مدرسہ اہلسنت اجماعیہ دارالعلوم سنبھل و عزیز گرامی حضرت مولانا شعبان صاحب رضوی مدرس دارالعلوم غوثیہ نیویا پہلی بھیت و عزیز گرامی حضرت مولانا دبیر قادری صاحب رشیدی پرنسپل دارالعلوم سید علی سرکار مہمانہ گجرات نے اس سلسلے میں مجھ سے فرمائش کی کہ آپ اس موضوع پر ایک ایسی جامع کتاب لکھیں جو سوال و جواب کے طور پر ہو اور ہر سوال کا جواب محقق و مدلل ہو اور ہر جواب کو کتابوں کے حوالے سے بھی مبرہن کر دیا گیا ہو۔

مجھ جیسے ذرہ ناچیز کیلئے یہ بات جوئے شیر لانے کے مترادف تھی لیکن پھر بھی تائید خداوندی پر بھروسہ کرتے ہوئے مختلف کتب خانوں کی کتابوں کی چھان بین شروع کر دی۔ اس سلسلہ میں خدا بخش لائبریری پٹنہ، رضا لائبریری رامپور اور بالخصوص شہزادہ اجماعیہ العلماء حضرت علامہ مولانا مفتی محمد اختصار الدین صاحب اجماعیہ دارالعلوم سنبھل کا بھی احسان ہے کہ انھوں نے اپنے ذاتی کتب خانہ سے استفادہ کرنے کا بھرپور موقع دیا۔ اللہ تعالیٰ ان کی عمر دراز فرمائے اور ان کا سایہ تادیر ہمارے سر پر قائم رکھے۔ بفضل ربی میرے پاس کافی مواد جمع ہو گیا اور ہم نے اس مواد کو بابوں کے اعتبار سے ترتیب دیا۔ جو سوال و جواب کے طرز پر ہیں اپنے لحاظ سے کافی حد تک صحیح اور درست لکھنے کی کوشش کی ہے۔ پھر بھی تقاضا بشیر کہیں غامی یا نقص نظر آئے تو فقیر کو مطلع کریں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اسکی تصحیح کر دیا جائے فقیر اس کا شکر گزار ہو گا۔



الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَلَّمَ النَّاسَ مَا لَمْ يَعْلَمُوا
مِنَ الْمَسْمُومَاتِ وَزَيَّنَ فَوَادِلَ بِمَالِهِ لَيَعْرِفَ بَيْنَ الْمُعَاوَمَاتِ
وَالصَّلَوَاتِ وَالسَّلَامِ عَلَى رَسُولِهِ مُحْكَمًا
خَيْرَ الْمَوْجُودَاتِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ الَّذِينَ
فَانَسُوا إِلَى الْعُلَى الدَّرَجَاتِ۔

عقائد کا بیان

س : عقائد کے امام کتنے ہیں ؟

ج : دو ہیں۔ ایک حضرت سیدنا امام ابو منصور ماتریدی۔ دوسرے سیدنا شیخ

امام ابو الحسن اشعری رحمۃ اللہ علیہما۔ (روضۃ البیہ ص ۳۔ نیراس ص ۲۲۹)

س : کیا یہ دونوں امام برحق ہیں۔ اگر دونوں برحق ہیں تو پھر اختلاف کس بات میں ہے ؟

ج : یہ دونوں امام برحق ہیں۔ اصول عقائد میں دونوں ایک ہیں، البتہ اختلاف ہے تو صرف فروع عقائد میں اور ان کا اختلاف ایسا ہی ہے جیسا شافعی حنفی کا اختلاف ہے بلکہ محققین ان اختلافات کو بھی لفظی کہتے ہیں حقیقی نہیں۔

(بہار شریعت حصہ اول ص ۵۳)

س : جو شخص ان دونوں اماموں کے خلاف کوئی عقیدہ رکھے وہ اہل سنت میں داخل ہے یا نہیں ؟

ج : اہل سنت انہیں دونوں اماموں کی پیروی کرتے ہیں۔ مائتدیر یہ حضرت سیدنا امام ابو منصور مائتدیری کی اور اشاعرہ حضرت سیدنا امام ابو الحسن اشعری کی۔ تو اہل سنت کی یہی دو جماعتیں ہیں جو ان کے خلاف کوئی عقیدہ رکھے اور وہ عقیدہ حد کفر تک نہیں پہنچا ہے تو وہ گمراہ ہے اور اگر حد کفر تک پہنچ گیا ہے تو کافر اور اہل سنت سے خارج ہے۔ (مذہب اسلام ص ۷)

س : مسائل کے امام کتنے ہیں ؟

ج : اس وقت صرف چار ہیں : امام اعظم، امام شافعی، امام مالک، امام احمد بن حنبل، دوسری صدی کے بعد اُمت نے انہیں چاروں اماموں پر اتفاق کر لیا ہے، اس سے پہلے کچھ امام اور بھی ہوئے لیکن ان کے مذاہب کچھ زمانہ تک چلے اور ختم ہو گئے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد سوم ص ۳۱)

س : کیا ان چار اماموں میں سے کسی ایک کی تقلید ضروری ہے ؟

ج : ہاں مسائل شرعیہ پر عمل کرنے کے لئے کسی ایک امام معین کی تقلید ضروری ہے ورنہ وہ شریعت پر عمل کرنے والا نہیں ہوگا بلکہ اپنی خواہش پر عمل کرے گا اور گمراہ ہوگا۔ اس وقت ان چار کے سوا کسی کی تقلید جائز نہیں اب مذہب حق انہیں چاروں میں منحصر ہے اور جو ان چاروں سے خارج ہے گمراہ اور بے دین ہے۔ (مخطاوی جلد چہارم ص ۱۵۳، صاوی جلد سوم ص ۷)

س : اگر چاروں امام برحق ہیں تو پھر اختلاف کس بات میں ہے ؟

ج : یہ چاروں اصول عقائد میں متحد ہیں اختلاف صرف فروعی مسائل میں ہے۔ (مذہب اسلام ص ۷)

س : ان ائمہ کے اختلاف سے کیا فائدہ ہے ؟

ج : شریعت ایک چمن ہے جس میں مختلف قسم کے پھول ہیں۔ کہیں گلاب تو کہیں چنبیلی، کہیں نسرين تو کہیں نسترن، محض ایک پھول سے چمن نہیں ہوتا اور نہ ایک پھول زینت چمن کے لئے کافی۔ امام عقائد ہوں یا مسائل یہ چمن شریعت

کے پھول ہیں اور ان پھولوں کا اختلاف ہی زینتِ چمن ہے، مثلاً مسیح راس کے سلسلہ میں ائمہ دین میں اختلاف ہے، امام اعظم رضی اللہ عنہ اپنے اجتہاد سے چوتھائی سر کا مسیح فرض قرار دیتے ہیں۔ اور امام شافعی رضی اللہ عنہ مطلق مسیح کو فرض قرار دیتے ہیں۔ چاہے ایک دو بال ہی رہی۔ اور امام مالک رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے کہ پورے سر کا مسیح فرض ہے مقصود الہی چاہے جو بھی ہو مگر اس اختلاف سے امت مسلمہ کو مختلف انداز میں عمل کرنے کا موقع ملا۔ اور یہی مفہوم ہے اِخْتِلَافُ اُمَّتِي رَحْمَةً کا۔

اختلاف میں راستے مختلف ہوتے ہیں لیکن مقصود متحد ہوتا ہے جیسا کہ ایک شخص زیارتِ کعبہ کے لئے بغداد سے مکہ معظمہ روانہ ہو اور دوسرا شخص اسی زیارت کے لئے ملکِ شام سے مکہ مکرمہ چلا، اگرچہ پہنچنے کے راستے مختلف ہیں، مگر مقصود دونوں کا متحد ہے، اور خلاف میں راستے بھی مختلف ہوتے ہیں اور مقصود بھی، جیسا کہ دو شخص ہندوستان سے مختلف سمت پاکستان اور بنگلہ دیش کی طرف روانہ ہوں، ظاہر ہے کہ یہاں دونوں کے راستے بھی مختلف ہیں اور مقصود میں بھی اتحاد نہیں۔ زقم مفت سن قدر قدیری

س: اہل سنت کسے کہتے ہیں؟

ج: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام، تابعین اور تبع تابعین کے طریقہ پر چلنے والوں کو اہل سنت کہتے ہیں۔

(۱) تطبیع الجنان والناس ص ۹

بلفظ دیگر اشاعرہ اور ماتریدیہ کو اہل سنت کہتے ہیں۔ (رد المحتار جلد اول ص ۳۵)

س: وہابی کسے کہتے ہیں اور ان کا عقیدہ کیا ہے؟

ج: محمد بن عبد الوہاب کے ماننے والوں کو وہابی کہتے ہیں، اس مذہب کا بانی

محمد بن عبد الوہاب نجدی ہے جس کے بارے میں شیخ الاسلام مولانا حسین احمد ٹانڈوی دیوبندی اپنی کتاب ”الشہاب الثاقب“ میں لکھتے ہیں کہ:

”محمد بن عبد الوہاب نجدی ابتدائے تیرھویں صدی میں نجد عرب سے ظاہر ہوا۔“

جو تک یہ خیالاتِ فاسدہ اور عقائدِ باطلہ رکھتا تھا، اس لئے اس نے اہل سنت و جماعت سے قتل و قتال کیا، ان کو بالجبر اپنے خیالات کی تکلیف دیتا رہا، ان کے اموال کو غنیمتِ کامل اور حلال سمجھتا رہا، ان کے قتل کرنے کو باعثِ ثواب و رحمت شمار کرتا رہا۔ اہلِ حرمین کو خصوصاً اور اہلِ حجاز کو عموماً اس نے تکلیفِ شاقہ پہنچائیں۔ سلفِ صالحین اور اتباع کی شان میں نہایت گستاخی اور سبہ دہی کے الفاظ استعمال کئے۔ بہت سے لوگوں کو بوجہ اس کی تکلیفِ شدیدہ کے مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ چھوڑنا پڑا۔ اور ہزاروں آدمی اس کے اور اس کی فوج کے ہاتھوں شہید ہو گئے۔“

اس نے اپنا مذہب باطل پھیلائے کے لئے ایک کتاب لکھی جس کا نام ”کتاب التوحید“ رکھا۔ اس کے ذریعہ انبیاء و اولیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دل کھول کر توہین کی، پھر اسی کا ترجمہ ہندوستان میں اسماعیل دہلوی نے کیا جس کا نام ”تقویۃ الایمان“ رکھا۔ اسی نے یہاں وہابیت پھیلانی، اس وقت اسماعیل دہلوی، رشید احمد گنگوہی اور قاسم نانوتوی اشرف علی تھانوی اور تقویۃ الایمان کو ماننے والا یا اس کے مطابق عقائد رکھنے والا وہابی ہے۔

محمد بن عبد الوہاب کا عقیدہ تھا کہ :

”جملہ اہل عالم و تمام مسلمانانِ دینِ مشترک و کافر ہیں اور ان سے قتل و قتال کرنا، ان کے اموال کو ان سے چھین لینا حلال و جائز بلکہ واجب ہے، وہ صرف اپنے آپ کو مسلمان سمجھتے ہیں۔“ (۱) المختار جلد سوم ص ۳۱۹، فتاویٰ رضویہ جلد نہم ص ۱، الشہاب الثاقب ص ۴۳،

مس : دیوبندی کسے کہتے ہیں اور ان کا عقیدہ کیا ہے ؟

ج : مولوی رشید احمد گنگوہی، مولوی اشرف علی تھانوی، مولوی قاسم نانوتوی اور مولوی خلیل احمد انبیٹھی کے ماننے والوں کو دیوبندی کہتے ہیں ان کا عقیدہ یہ ہے : (۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دوسرا نبی ہو سکتا ہے۔

(۳۱) شیطانِ لعین کا علم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ ہے۔

(۳۲) ابلیس کی وسعتِ علم نقصِ قطعی سے ثابت ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وسعتِ علم کے لئے کوئی نقصِ قطعی نہیں۔

(۳۳) خدا جھوٹ بول سکتا ہے بلکہ جھوٹ بولنا بھی ہے۔

(۳۴) حضور صلی اللہ وسلم کے لئے بعض علوم غیبیہ کا ثبوت بچہ و پاگل بلکہ تمام حیوانات و بہائم کے علم کے مشابہ ہے۔

یہ چاروں اپنے عقیدے کے اعتبار سے کافر و مرتد ہیں جو ان کے کفر و عذاب میں شک کرے وہ خود کافر ہے۔ آج کے دور میں دیوبندی وہابی دونوں کا حکم ایک ہی ہے کہ یہ لوگ ان خبیثانہ کے اقوال باطلہ اور عقائد فاسدہ کو صحیح اور حق مانتے ہیں اس لئے یہ بھی کافر و مرتد ہیں۔

(فتاویٰ رضویہ جلد نہم ص ۳۹ تا ۴۲)

نوٹ:- تفصیل کے لئے حسام الحرمین اور المصوارم الہند بہ کا مطالعہ کریں۔

س: غیر مقلد کسے کہتے ہیں اور ان کا عقیدہ کیا ہے؟

ج: غیر مقلد جسے اہل حدیث بھی کہتے ہیں ایک گمراہ اور بددین فرقہ ہے جو تقلیدِ ائمہ اور اجماع و قیاس کے منکر ہیں، تقلید کو حرام اور بدعت بتاتے ہیں اور ائمہ دین کو سب و شتم سے یاد کرتے ہیں اور تقلید کرنے والوں کو شرک بتاتے ہیں اس فرقہ نے اپنا نام عامل بالحدیث رکھا، اس کے پیشوا اسماعیل دہلوی اور صدیق حسن بھوپالی اور نذیر حسین دہلوی ہیں۔ اسماعیل دہلوی نے یہ نیا مذہب نکالا اور ہندوستان میں پھیلا دیا، ان کا عقیدہ وہی ہے جو وہابی دیوبندی کا ہے بلکہ ان سے بھی ایک درجہ آگے۔ مزید ان کے مذہب میں یہ ہے کہ رام چندر لکھنوی، کرشن جوہندروں کے پیشوا ہیں نبی ہیں کافر کا ذبح کیا ہوا جانور حلال اس کا کھانا جائز ہے مرد ایک وقت میں جتنی عورتوں سے چاہے نکاح کر سکتا ہے اس کی حد نہیں کہ چار ہی ہوں منی پاک ہے، متعہ جائز ہے وغیرہ۔ (اظہار الحق ص ۱۸ تا ۱۹، فتاویٰ رضویہ جلد نہم ص ۴۱، غیر مقلدوں کے فریب)

س: تبلیغی جماعت کسے کہتے ہیں اور ان کا عقیدہ کیا ہے؟

ج: تبلیغی جماعت وہ بانی دیوبندی ہی کی ایک شاخ ہے، اس کے بانی مولوی الیاس کاندھلوی ہیں ان کی جماعت کا مقصد صرف اشرف علی تھانوی اور رشید احمد گنگوہی وغیرہ کی کفری تعلیم کی نشر و اشاعت ہے اور مسلمانان اہلسنت کو وہابی بنانا ہے۔ لیکن اس جماعت کے مبلغین سادہ لوح عوام کو دھوکہ دینے کیلئے یہ کہا کرتے ہیں کہ تبلیغی جماعت کا یہ طریقہ انبیاء اور صحابہ کا طریقہ ہے۔ یہ ان کا صریح جھوٹ اور نہایت شرمناک فریب ہے۔ ان کے عقائد وہی ہیں جو اشرف علی تھانوی کے تھے۔

(فتاویٰ فیض الرسول جلد اول ص ۴۲، تبلیغی جماعت ص ۱۲)

س: مودودی کسے کہتے ہیں اور ان کا عقیدہ کیا ہے؟

ج: ابوالاعلیٰ مودودی کے ماننے والوں کو مودودی کہتے ہیں اسی کا دوسرا نام جماعت اسلامی بھی ہے۔ ان کا دعویٰ تو اسلام کی تبلیغ و اشاعت ہے مگر حقیقت میں ان کی تحریک اسلام میں رخنہ اندازی اور تفریق بین المسلمین اور کفر سازی اور کافر گری ہے وہ اسلام کے معنی ہی جدا بتاتے ہیں، عامہ مسلمین کو مسلمان نہیں سمجھتے بلکہ جہالت کے ساتھ مسلمان ہونا ہی ناممکن بتاتے ہیں۔۔۔۔۔ ان کا عقیدہ یہ بھی ہے کہ انبیاء کرام اپنی کوشش سے خدا کو پہچانتے ہیں، انبیاء کے نفس بھی شریر ہوتے ہیں، حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بہت بڑا گناہ سرزد ہو گیا تھا۔ وغیرہ۔

(مودودی مذہب، اقبال احمد نوری ص ۱۲۶)

(مودودی مذہب، قاضی مظہر حسین ص ۲۸)

س: اہل قرآن کسے کہتے ہیں اور ان کا عقیدہ کیا ہے؟

ج: اہل قرآن ایک مرتد و گمراہ فرقہ ہے۔ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کا منکر ہے تمام احادیث کو صراحتہً باطل مردود ناقابل عمل بتاتا ہے۔ صرف قرآن مجید کے اتباع کا ادعا رکھتا ہے۔ اس فرقہ کا بانی عبداللہ حلیہ طالوی ہے جس نے اپنی جماعت کیلئے ایک نئی نماز گڑھی جو اہل اسلام کی نماز سے بالکل مختلف ہے۔ رات و دن میں صرف تین وقت کی نماز رکھی اور ہر وقت میں فقط دو ہی رکعتیں، ان کا عقیدہ ہے کہ مسلمانوں

کی موجودہ نمازیں قرآن کے مطابق نہیں۔ صرف قرآن کی سکھائی ہوئی نماز پڑھنی فرض ہے۔ اس کے علاوہ کوئی اور نماز پڑھنی کفر و شرک ہے۔ ایک عقیدہ یہ بھی ہے کہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کسی نبی یا رسول سے افضل نہیں وغیرہ۔

(حاشیہ قادی رضویہ جلد اول ص ۱۹۱، مذہب الاسلام ص ۶۸)

س: قادیانی کسے کہتے ہیں اور ان کا عقیدہ کیا ہے ؟

ج: قادیانی ایک ملعون و مرتد فرقہ ہے۔ جو مرزا غلام احمد قادیانی کا پیرو ہے۔ اس نے اپنی نبوت و رسالت کا دعویٰ کیا، اپنے کلام کو کلام الہی بتایا، خاتم النبیین میں اس کی پھر لگائی، انبیاء کرام کی شان میں نہایت بیباکی کے ساتھ گستاخیاں کیں خصوصاً حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ حضرت مریم کے بارے میں واپس آؤ خرافات اور یہودہ کلمات استعمال کئے، جن کے ذکر سے مسلمان کا دل دہل جاتا ہے۔ ان کا عقیدہ یہ ہے ————— (۱) میں وہی احمد ہوں جسکی بشارت قرآن عظیم میں دی گئی ہے۔ (۲) میں محدث ہوں اور محدث بھی ایک معنی سے نبی ہوتا ہے

(۳) سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا (۴) براہین احمدیہ میں اس عاجز کا نام اُمتی بھی رکھا ہے اور نبی بھی (۵) میں بعض نبیوں سے افضل ہوں (۶) اپنے بارے میں لکھا ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو اس سے بہتر غلام احمد ہے وغیرہ وغیرہ۔

(السور والحقاب علی السور الکذاب ص ۲۰، بہار شریعت حصہ اول ص ۵۷)

س: رافضی کسے کہتے ہیں اور ان کا عقیدہ کیا ہے ؟

ج: رافضی ایک گمراہ فرقہ ہے، جو خلفائے ثلاثہ یعنی حضرت ابو بکر حضرت عمر و حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم کی خلافت راشدہ کو خلافت غاصبہ کہتے ہیں۔ اور حضرات شیخین و دیگر صحابہ کرام کو گالیاں دیتے ہیں۔ اور مولیٰ علی کو تمام صحابہ سے افضل بتاتے ہیں۔ ان کا عقیدہ یہ ہے ————— (۱) موجودہ قرآن ناقص ہے، اس میں سے کچھ سورتیں حضرت عثمان غنی یا دیگر صحابہ کرام نے گھٹا دیں، کوئی کہتا ہے کچھ آیتیں کم کر دیں، کوئی کہتا ہے کچھ لفظ بدل دیے وغیرہ۔ (۲) حضرت علی اور دیگر ائمہ

۷ ہرین انبیاء سابقین سے افضل ہیں۔ (۳) نیکیوں کا خالق اللہ ہے، ذرّہ بڑائیوں کا خالق خود انسان ہے۔ (۴) ائمہ اثنا عشر معصوم ہیں۔ (۵) اللہ عز و جل پر اصل واجب ہے یعنی جو کام بندے کے حق میں نافع ہے اللہ تعالیٰ پر کرنا واجب ہے وغیرہ۔
(فتاویٰ رضویہ جلد نہم ص ۹۹ تا ۱۰۲، فتاویٰ عزیزی جلد اول ص ۵۵، بہارِ شریعت جلد اول ص ۱۷۱)

س : خارجی کسے کہتے ہیں اور ان کا عقیدہ کیا ہے ؟
ج : خارجی، ایک گمراہ فرقہ ہے جو جنگِ صفین کے موقع پر ظاہر ہوا۔ وجہ یہ ہوئی کہ یہ لوگ حضرت علی کے ساتھ بل کر حضرت امیر معاویہ سے جنگ کر رہے تھے، دورانِ جنگ ہی حضرت امیر معاویہ اور حضرت علی کے مابین مصالحت کی بات چیت ہونے لگی۔ تو یہ لوگ یہ کہہ کر لا حکم الا للہ یعنی اللہ کے سوا کسی کا حکم نہیں، حضرت علی سے جدا ہو گئے اور آپ پر تبرّا کرنے لگے اور بغاوت پر اتر آئے۔ یہاں تک کہ اب یہ لوگ ان صحابہ کی جنہوں نے باہم لڑائیاں لڑیں جیسے حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت امیر معاویہ، حضرت عمر بن عاص کی تکفیر کرتے ہیں۔ اور مسلمانوں کے خون اور ان کے مال کو مباح سمجھتے ہیں۔ ان کا عقیدہ یہ بھی ہے کہ گناہ کبیر کا مرتکب کافر ہے۔ (۲) قیاس و اجماع کوئی دلیل نہیں بلکہ ان دونوں کے منکر ہیں۔ (۳) امام وقت پر خروج و قتال رول ہے۔ (۴) امام کا قرشی ہونا ضروری نہیں عادل ہونا کافی ہے۔ وغیرہ۔

(رد المحتار جلد سوم ص ۳۱۹، فتاویٰ عزیزی جلد اول ص ۵۵، مذہب اسلام ص ۲۵۶ تا ص ۲۷۱)

س : تفضیلی کسے کہتے ہیں اور ان کا عقیدہ کیا ہے ؟
ج : متبائن علی میں سے ان لوگوں کو کہتے ہیں جو حضرت مولیٰ علی کو حضراتِ شیخین پر فضیلت دیتے ہیں اور حضرت علی کو ان سے افضل مانتے ہیں۔ باقی تمام باتوں میں اہلسنت و جماعت کے ساتھ ہیں۔ اہلسنت و جماعت کے نزدیک ایسا عقیدہ رکھنے والا بدعتی و گمراہ ہے۔

(فتاویٰ عزیزی جلد اول ص ۱۸۳، اظہار الحق ص ۱۷۱)

س : ان تبدل لوگوں کو کہتے ہیں ؟

ج : ان لوگوں کو کہتے ہیں جو کلمہ گو ہو کر ہمارے قبلہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے ہوں اور تمام ضروریات دین کی تصدیق کرتے ہوں، یعنی ان تمام باتوں کو مانتے ہوں جن کا ثبوت شرعاً یقینی اور مشہور ہے۔ جیسے عالم کیلئے حدوث، جسموں کے لئے حشر، خدا کیلئے کلیات و جزئیات کا علم، نماز و روزہ کی فرضیت وغیرہ۔ جو شخص ان میں سے کسی بات کا انکار کرے وہ اہل قبلہ نہیں گرچہ عبادتوں کی مشقتیں برداشت کرتا ہو۔
(شرح فقہ ابراہیم علی قاری ص ۱۵۴، نسبہ اس ص ۵۰۲)

س : ان مذکورہ فرقوں کیلئے کیا حکم ہے، آیا ان کے ساتھ میل جول رکھنا جائز ہے ؟

ج : وہابی، دیوبندی، رافضی، تبرائی، قادیانی، مودودی، چکڑالوی، غیر مقلد جو بھی ضروریات دین میں سے کسی شے کا منکر ہے، سب کا فرو مرتد ہیں۔ اور جو کوئی ان کے اقوال معونہ پر مطلع ہو کر ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ ان کے ساتھ میل جول رکھنا، کھانا پینا، سلام و کلام اسی طرح موت و حیات میں شریک ہونا وغیرہ سب ناجائز و حرام ہے۔
(فتاویٰ رضویہ جلد اول ص ۱۹۱، جلد ششم ص ۹۵)

س : ایمان کسے کہتے ہیں ؟

ج : جن باتوں کا پیش کرنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے قطعی اور یقینی طور پر ثابت ہے ان باتوں کی تصدیق کا نام ایمان ہے۔
(شرح فقہ ابراہیم علی قاری ص ۸۳)

س : کیا ایمان کی بیشی قبول کرتا ہے ؟

ج : نہیں۔ اصل ایمان تصدیق قلبی ہے۔ اور تصدیق کیف ہے، یعنی ایک حالتِ اذعانہ جو مقدار کے اعتبار سے کئی بیشی قبول نہیں کرتی۔ البتہ اس میں شدت و ضعف ہوتا ہے۔
(شرح عقائد ص ۹۳، بہار شریعت جلد اول ص ۴۴)

س : کفر کسے کہتے ہیں ؟

ج : جن باتوں کا پیش کرنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے قطعی اور یقینی طور پر ثابت ہے ان میں سے کسی ایک بات کا انکار کرنا کفر ہے۔
(بیضاوی شریف ص ۲۳)

س : شرک کسے کہتے ہیں ؟

ج : اللہ تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے کو واجب الوجود ماننا، یا کسی غیر خدا کو لائق عبادت سمجھنا شرک ہے۔
(شرح عقائد ص ۶۱)

حضرت شیخ محدث عبدالحق دہلوی فرماتے ہیں کہ شرک تین قسم پر ہے۔ ایک تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کو بھی واجب الوجود ٹھہرائے، دوسرا یہ کہ خدا کے تعالیٰ کے سوا کسی اور کو لائق مانے، تیسرا یہ کہ خدا کے تعالیٰ کے سوا کسی اور کو بھی مستحق عبادت سمجھئے۔
(اشعۃ اللمعات جلد ۱ ص ۲۷)

س : محال کی کتنی قسمیں ہیں اور کونسا محال تحت قدرت داخل نہیں ؟

ج : محال کی تین قسمیں ہیں۔ محال عقلی، محال شرعی، محال عادی۔ محال عقلی تحت قدرت داخل نہیں۔
(امتقہ المنقذ ص ۲۹ تا ۳۰)

س : کیا اللہ تعالیٰ کی قدرت صرف ممکنات سے متعلق ہے ؟

ج : ہاں صرف ممکنات سے متعلق ہے واجبات و محالات سے نہیں۔ (اصول جلد اول ص ۲۶)

س : کیا اللہ تعالیٰ واجبات و محالات کا ارادہ بھی نہیں کرتا ؟

ج : نہیں ارادہ کا تعلق صرف ممکنات سے ہے، واجب و محالات سے نہیں۔

(اصول جلد اول ص ۱۲)

س : جب اللہ تعالیٰ کی قدرت واجبات و محالات سے متعلق نہیں تو کیا اللہ تعالیٰ کی قدرت ناقص ہے ؟

ج : نہیں، ناقص تو جب ہوتی کہ کوئی چیز تحت قدرت داخل ہوتی اور پھیر نہ کر سکتے

یہاں ایسا نہیں کیونکہ واجبات و محالات میں تو تعلق قدرت کی بالکل صداقت

ہی نہیں لہذا قدرت کے ناقص ہونے کا سوال ہی نہیں ہوتا۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ششم ص ۲۰۵)

س : کیا مشرکین کی مغفرت ہو سکتی ہے ؟

ج : مشرکین کی مغفرت عقلاً ممکن اور شرعاً محال ہے۔

(سبحن اسبوح ص ۱۷)

س : کیا کافر کا جنت میں داخل ہونا ممکن ہے ؟

ج : جمہور اہلسنت کے نزدیک شرعاً محال اور عقلاً ممکن ہے۔
 س : کیا رب تعالیٰ کو دنیا میں چشم ظاہر سے دیکھنا ممکن ہے؟

ج : ہاں عقلاً و شرعاً دونوں اعتبار سے ممکن ہے۔ البتہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی اور سے اس کا وقوع نہیں ہوا۔ صرف ہمارے نبی نے شب معراج میں چشم ظاہر سے دیدار فرمایا۔ (اشعۃ اللمعات جلد رابع ص ۲۴، فتاویٰ حدیثیہ ص ۱۰، منہ لنبیہ ص ۱)

س : یہ دیدار کتنی بار ہوا؟

ج : صرف دو بار ہوا۔ پہلی بار سدرۃ المنتہی پر اور دوسری بار عرش اعظم پر۔

(اشعۃ اللمعات جلد رابع ص ۲۴، موابب لدنیہ جلد دوم ص ۳۵)

س : کیا آخرت میں مومن و کافر سب کو خدا کا دیدار ہوگا؟

ج : ہاں موقفِ حشر میں سب کو دیدار ہوگا۔ لیکن مومنین کو رحم و کرم اور کافرین کو قہر و غضب کی حالت میں — پھر اس کے بعد کفار ہمیشہ کیلئے اس نعمت سے محروم کر دیئے جائیں گے تاکہ حسرت و ندامت زیادہ ہو۔

(تکمیل الایمان ص ۱، اشعۃ اللمعات جلد رابع ص ۲۴، شرح فقہ اکبر ج ۱ ص ۶۲)

س : کیا سارے مومنین اس نعمت سے سرفراز ہونے میں برابر ہوں گے یا علیحدہ علیحدہ؟

ج : ہر ایک اپنے اپنے نامہ اعمال کے اعتبار سے اس نعمت کے پانے میں مختلف ہونگے۔

عامہ مومنین کو ہر جمعہ اور خواص کو ہر صبح و شام دیدار ہوگا۔ اور انھیں خواص کو جو

جنتِ عدن میں رہیں گے انھیں دائمی قرب اور تجلیاتِ خاص کا شرف حاصل ہوگا

س : اللہ تعالیٰ کے نام کتنے ہیں؟

ج : اللہ تعالیٰ کے ناموں کی کوئی گنتی اور شمار نہیں ہے کہ اس کی شان غیر محدود ہے مگر

امام رازی نے اپنی کتاب تفسیر کبیر میں پانچ ہزار ناموں کا تذکرہ کیا ہے۔ جن میں سے قرآن

میں ایک ہزار، تورات میں ایک ہزار، انجیل میں ایک ہزار، زبور میں ایک ہزار اور

لوح محفوظ میں ایک ہزار ہیں۔ (تفسیر کبیر جلد اول ص ۱۱، احکام شریعت جلد دوم ص ۱۵)

س : تمام ناموں میں کونسا لفظ زیادہ معروف و مشہور ہے؟

ج : لفظ "اللہ" زیادہ معروف و مشہور ہے۔
(خازن جلد دوم صفحہ ۲۶۲)

س : کیا اللہ تعالیٰ کو سخی، عاقل، طبیب وغیرہ الفاظ سے تعبیر کر سکتے ہیں؟

ج : نہیں، اللہ تعالیٰ کے سارے نام تو قیفی ہیں، اللہ تعالیٰ کو انہیں الفاظ سے لگا سکتے ہیں جن کا استعمال قرآن و حدیث یا اجماع امت سے ثابت ہے جیسے لفظ خدا کہ اس کا استعمال گرجہ قرآن و حدیث میں نہیں ہے لیکن اجماع امت سے ثابت ہے

(خازن جلد دوم صفحہ ۲۶۲، ہر اس صفحہ)

س : اللہ تعالیٰ کیلئے ہر جگہ حاضر و ناظر کہنا کیسا ہے؟

ج : اللہ تعالیٰ جگہ سے پاک ہے۔ یہ لفظ بہت بُرے معنی کا احتمال رکھتا ہے۔ اس سے بچنا لازم ہے۔
(فتاویٰ رضویہ جلد ششم صفحہ ۱۳۱)

س : اللہ تعالیٰ کو اللہ میاں کہنا کیسا ہے۔

ج : اللہ میاں کہنا منع ہے۔ لفظ "میاں" تین معنی ہیں۔ مولیٰ، شوہر، زنا کا دلاں، ان میں بعد والے دو ایسے معنی ہیں جن سے شان الوہیت پاک و منترہ ہے او پہلے والے معنی کا صدق ہو سکتا ہے۔ تو جب لفظ دو خبیث معنیوں اور ایک اچھے معنی میں مشترک ٹھہرا تو اس کا اطلاق ذات باری پر ممنوع ہو گا۔

(المسنونہ صفحہ اول صفحہ ۱۶)

س : محمد نبی، حمد نبی، نبی احمد نام رکھنا کیسا ہے؟

ج : حرام ہے کہ ان میں حقیقتہً اذکار نبوت نہ ہونا مسلم مگر صورت اذکار ضرور ہے۔ اور یہ گمان کرنا کہ اعلام میں معنی اول ملحوظ نہیں ہوتے نہ شرعاً مسلم نہ عرفاً مقبول۔ اسی طرح نبین و طہ نام رکھنا منع ہے۔ یونہی غفور الدین وغیرہ نام بھی سنت قبیح و شنیع ہیں۔
(فتاویٰ رضویہ جلد ششم صفحہ ۲۰۲)

انبیاء کرام کا بیان

س : نبی اور رسول کسے کہتے ہیں ؟

ج : نبی وہ بشر ہے جس کی طرف وحی ربانی آتی ہو خواہ وہ تبلیغ پر مامور ہو یا نہ ہو۔
رسول اس شخص کو کہتے ہیں جس کی طرف وحی ربانی آتی ہو اور وہ تبلیغ پر بھی مامور ہو۔

۱۔ امتداد المتقدّمۃ ص ۱۲۱، المتقدّمۃ ص ۱۲۱

س : کل انبیاء کتنے ہیں ؟

ج : کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار۔

۱۔ مؤید مذہب جلد دوم ص ۱۲۱

س : ان میں رسول کتنے ہیں ؟

ج : تین سو تیرہ۔

۱۔ مؤید مذہب جلد دوم ص ۱۲۱

یا تین سو پندرہ۔

س : قرآن مقدس میں کتنے نبیوں کے نام مذکور ہیں ؟

ج : کل چھتیس نام صراحت کے ساتھ مذکور ہیں (۱) حضرت آدم (۲) حضرت اورس

(۳) حضرت نوح (۴) حضرت ہود (۵) حضرت صالح (۶) حضرت لوط (۷) حضرت

ابراہیم (۸) حضرت اسمعیل (۹) حضرت اسحق (۱۰) حضرت یعقوب (۱۱) حضرت یوسف

(۱۲) حضرت ذوالکفل (۱۳) حضرت شعیب (۱۴) حضرت موسیٰ (۱۵) حضرت ہارون

(۱۶) حضرت یسع (۱۷) حضرت الیاس (۱۸) حضرت پولس (۱۹) حضرت عزیر

(۲۰) حضرت داؤد (۲۱) حضرت سلیمان (۲۲) حضرت ایوب (۲۳) حضرت زکریا

(۲۴) حضرت یحییٰ (۲۵) حضرت عیسیٰ علیہم السلام (۲۶) حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

اور تین کا ذکر مبہم طریقہ پر ہوا ہے۔
حضرت شمویل، حضرت یوشع اور حضرت علیہم السلام۔

(تفسیر احمدی ص ۵، فتاویٰ رضویہ جلد ششم ص ۶۱)

س: ان میں کتنے انبیاء اولوالعزم ہیں؟

ج: پانچ۔ حضرت نوح، حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم۔

(شرح فقہ کبر عسیٰ قوری ص ۱۱)

س: کفار کی طرف سب سے پہلے کون سے رسول بھیجے گئے؟

ج: حضرت نوح علیہ السلام۔

(عمدة القاری جلد ہفتم ص ۴۳۶)

س: کیا تمام انبیاء کرام کا دین ایک تھا؟

ج: ہاں لیکن سب کی شریعت جدا گانہ اور اعمال بھی مختلف تھے۔

(خازن جلد دوم ص ۵۰)

س: کیا انبیاء کرام بھی کسی کی امت ہیں؟

[اشعۃ المذہب جلد چہارم ص ۱۵۳]

ج: ہاں تمام انبیاء و مرسلین اپنے عہد میں بھی اور اب بھی حضور کے امتی ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نبی الانبیاء ہیں۔

(مواہب لدنیہ جلد دوم ص ۵۲، زرقانی جلد ششم ص ۱۶۶، فتاویٰ رضویہ جلد نہم ص ۱۶)

س: بنی اسرائیل کے سب سے پہلے اور آخری نبی کون ہیں؟

ج: بنی اسرائیل کے سب سے پہلے نبی حضرت یوسف علیہ السلام اور آخری نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔

(خازن جلد اول ص ۲۹۴، صاوی جلد اول ص ۱۳۹)

نوٹ: حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد کو بنی اسرائیل کہتے ہیں۔

س: قوم عرب میں کتنے نبی پیدا ہوئے؟

ج: قوم عرب میں چار نبی پیدا ہوئے۔ (۱) حضرت ہود (۲) حضرت صالح (۳) حضرت

شعیب (۴) حضور صلی اللہ علیہ وسلم۔ (البدایہ والنہایہ جلد اول ص ۱۲، تفسیر نسفی جلد اول ص ۲۶۴)

س: انبیاء میں سب سے زیادہ لمبی عمر کس نے پائی؟

ج: حضرت نوح علیہ السلام۔

(خازن جلد اول ص ۵۱۸)

س: کیا انبیاء کرام سے گناہ صادر ہونا ممکن ہے؟

ج : نہیں انبیاء کرام معصوم ہوتے ہیں ان سے کسی گناہ کا صادر ہونا شرعاً محال ہے۔ وہ ہر قسم کے صغائر و کبائر سے محفوظ ہوتے ہیں بعد نبوت اور قبل نبوت بھی۔

س : اچانک موت کن کن نبیوں کی واقع ہوئی ؟ [شرح فقہ کبیر علی قاری ص ۵۹]

ج : صرف تین نبیوں کی واقع ہوئی (۱) حضرت داؤد علیہ السلام (۲) حضرت ابراہیم السلام (۳) حضرت سلیمان علیہ السلام۔ (البیہ والنہایہ جلد دوم ص ۱)

س : وہ کون سے نبی ہیں جن کا نام قبل پیدا نش رکھ دیا گیا ؟

ج : نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم (۲) حضرت یحییٰ علیہ السلام (۳) حضرت عیسیٰ علیہ السلام (۴) حضرت اسحاق علیہ السلام (۵) حضرت یعقوب علیہ السلام۔ (الاتقان جلد دوم ص ۱۲)

س : وہ کون سے نبی ہیں جن کے دو نام رکھے گئے ؟

ج : حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام۔ ہمارے نبی کا نام محمد اور احمد اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نام عیسیٰ اور مسیح رکھا گیا۔ (الاتقان جلد دوم ص ۱۲)

س : عرب میں کتنے نبی مبعوث ہوئے ؟

ج : پانچ نبی مبعوث ہوئے (۱) ہود علیہ السلام (۲) صالح علیہ السلام (۳) اسمعیل علیہ السلام (۴) شعیب علیہ السلام (۵) ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ (ص ۱۲۵ جلد اول ص ۲۳)

س : کس نبی نے امت محمدیہ میں پیدا ہونے کی تمنا کی تھی ؟

ج : حضرت موسیٰ علیہ السلام۔ (مدارج النبوة جلد اول ص ۱)

س : کتنے انبیاء زندہ ہیں جن پر ابھی موت طاری نہیں ہوئی ؟

ج : چار ہیں۔ حضرت ادریس علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔ یہ دونوں آسمان پر ہیں حضرت خضر علیہ السلام اور حضرت الیاس علیہ السلام۔ یہ دونوں زمین میں ہیں۔

(شرح فقہ کبیر علی قاری ص ۱۲، خزائن جلد اول ص ۲۳)

س : وہ کون سے نبی ہیں جو اپنی زندگی میں قبر انور میں لیٹ گئے اور وہیں ان کی روح قبض کر لی گئی ؟

ج : حضرت ہارون علیہ السلام۔ (جذب القلوب ص ۵۵)

س : کن نبیوں نے اللہ سے بڑا واسطہ گفتگو کی ؟

ج : حضور نبی اللہ علیہ وسلم اور حضرت موسیٰ علیہ السلام ۔
 ۱ صاوی جلد سوم ص ۲۷

س : وہ کون سے نبی ہیں جن کیسے مکرڑی نے جالالتنا اور وہ دشمن کے شر سے محفوظ رہے ؟

ج : ایک حضور نبی اللہ علیہ وسلم ہیں جن کے لئے غارِ ثور کے دروازے پر مکرڑی نے جالالتنا اور

دوسرے حضرت داؤد علیہ السلام ہیں جب ان کو طالوت نے قتل کرنے کا ارادہ کیا تو

داؤد علیہ السلام ایک غار میں جا چھپے۔ جب طالوت کو معلوم ہوا تو غار پر تلاش کرنے گئے

تو مکرڑی نے جالالتنا دیا جس کی وجہ سے تلاش میں کامیاب نہ ہوئے۔ (حیاتِ نبوی جلد دوم ص ۱۶۶)

س : وہ کون سے دو نبی ہیں جو قیامت کے دن ایک قبر سے اٹھیں گے ؟

ج : حضور نبی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ۔

۱ مشکوٰۃ شریف جلد دوم ص ۳۸

س : سب سے پہلے کس نبی کی تخلیق ہوئی ؟

ج : حضرت آدم علیہ السلام کی ۔

۱ البدایہ المبارکہ ص ۱۰

س : حضرت آدم علیہ السلام جنت میں کتنے دن رہے ؟

ج : یومِ آخرت کے نصف دن جس کی مقدار نیاوی ایام کے اعتبار سے پانچ سو سال ہے ۔

۱ دررُتبی جلد اول ص ۵۵ ، طبقات ابن سعد جلد اول ص ۱۵۵

س : حضرت آدم علیہ السلام جنت سے کہاں اتارے گئے ؟

ج : حضرت آدم سراندیب اور تنگت خواجہ ہیں ۔

۱ صاوی جلد اول ص ۲۳

س : پھر دونوں کی ملاقات کہاں ہوئی ؟

ج : نویں ذی الحجہ میں مقامِ عرفات میں ہوئی ۔

۱ نماز جلد اول ص ۱۵۵

س : حضرت آدم علیہ السلام جنت سے نکلنے کے بعد غم میں کتنے سال تک روتے رہے ؟

ج : تین سو سال تک روتے رہے ۔

۱ زرقانی جلد اول ص ۵۵ ، مدارج النبوة جلد دوم ص ۵

س : حضرت آدم علیہ السلام کی کنیت کیا ہے ؟

ج : زمین میں "ابو البشر" اور جنت میں "ابو محمد" تھی ۔ (تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص ۱۹۱)

س : وہ کونسے نبی ہیں جو دنیا میں ہزار سال تک رہے مگر کبھی زمین کا پانی نہ پیا ؟

ج : حضرت آدم علیہ السلام ہیں کہ پوری زندگی بارش کا پانی پیتے رہے ۔ (تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص ۱۹۱)

س : حضرت آدم علیہ السلام کی حیات ظاہری میں کون کون سے نبی پیدا ہوئے ؟

ج : حضرت شیث علیہ السلام اور حضرت ادریس علیہ السلام۔ (صادی جلد سوم ص ۱۰۳)

س : حضرت ادریس علیہ السلام کو حضرت آدم کا کتنا زمانہ بلا ؟

ج : سو سال۔ لیکن اعلان نبوت کا حکم حضرت آدم کے وصال کے دو سو سال بعد ہوا۔ (ریض)

س : وہ کون سے نبی ہیں جن کے نکاح کا خود خود خدا نے پڑھا اور خدا ہی نے نکاح پڑھایا ؟

ج : حضرت آدم علیہ السلام ہیں۔ (صادی جلد چہارم ص ۱۰۲، مدارج النبوة جلد دوم ص ۱۰۵)

س : وہ کون سے نبی ہیں جن کے نکاح کا دین مہر ہمارے نبی پر درود پڑھنا تھا ؟

ج : حضرت آدم علیہ السلام کہ آپ کے نکاح کا دین مہر تین یا دس یا بیس بار درود شریف

پڑھنا تھا۔ (تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص ۱۵۹، مدارج النبوة جلد دوم ص ۱۰۵، مواہب لدنیہ جلد اول ص ۱۰۵)

س : حضرت آدم اور حضرت موسیٰ علیہما السلام کا مشہور مناظرہ کہاں اور کس حالت میں ہوا ؟

ج : اس میں اختلاف ہے بعض کے نزدیک آسمان میں روحوں کی ملاقات کے وقت یہ مناظرہ

ہوا۔ اور بعض کے نزدیک دونوں کو عالم برزخ میں زندہ کر کے یہ مناظرہ کرایا گیا۔ اور بعض

کے نزدیک حضرت آدم علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ ظہری میں زندہ کر کے

یہ مناظرہ کرایا گیا۔ (اشعث اللغات جلد اول ص ۸۱)

س : وہ کون سے نبی ہیں جن کے نکاح کا خطبہ حضرت جبریل نے پڑھا اور فرشتے گواہ رہے ؟

ج : حضرت شیث علیہ السلام (ذرف فی جلد اول ص ۶)

س : ہبۃ اللہ کس نبی کا لقب ہے ؟

ج : حضرت شیث علیہ السلام کا۔ وجہ یہ ہے کہ جب قابیل نے ہابیل کو قتل کر دیا تو

حضرت جبریل نے حضرت آدم کو بشار دی کہ خدا نے ہابیل کے بدلہ میں شیث کو عطا فرمایا۔

س : حضرت ادریس علیہ السلام کا اصل نام کیا ہے ؟ [طبقات ابن سعد جلد ۱۲، صادی جلد سوم ص ۲۴۲]

ج : اصل نام اخنوق ہے۔ ادریس اس لئے کہتے ہیں کہ انھوں نے سب سے پہلے درس دیا۔

س : حضرت ادریس علیہ السلام کس آسمان پر ہیں ؟ [صادی جلد سوم ص ۲۵]

ج : چوتھے آسمان پر (مشکوٰۃ شریف جلد دوم ص ۵۲)

س : حضرت نوح علیہ السلام کا اصل نام کیا ہے ؟

ج : عبد اللہ یا عبد الباق۔ "نوح" کے معنی میں بہت رونے والا۔ چونکہ آپ اپنے نفس پر کثرت سے روئے یا اپنی امت کے گناہوں پر بہت روئے اس لئے آپ کا لقب نوح پڑ گیا۔
(الانسان بلد دوم ص ۱۱، ذروت فی بلد اول ص ۴)

س : حضرت نوح علیہ السلام نے کتنے سال اپنی قوم کی تبلیغ فرمائی ؟

ج : سارے نو سو سال۔
(انوارک و معالم بلد پنجم ص ۱۵)

س : شیخ انبیار کس نبی کو کہا جاتا ہے ؟

ج : حضرت نوح علیہ السلام کو۔
(قصص الانبیاء ص ۴۲)

س : حضرت آدم اور حضرت نوح کے درمیان کتنے سال کا فاصلہ تھا ؟

ج : گیارہ سو سال کا۔
(صاوی بلد دوم ص ۲۷)

س : حضرت نوح علیہ السلام کو کشتی بنانا کس نے سکھائی ؟

ج : اللہ تعالیٰ نے حضرت ہابیل علیہ السلام کو بھیجا جنھوں نے حضرت نوح علیہ السلام کو کشتی بنانا سکھائی۔
(صاوی بلد سوم ص ۹)

س : کشتی نوح کتنے عرصہ میں تیار ہوئی ؟

ج : دو سال میں تیار ہوئی۔ اس کی لمبائی تین سو گز، چوڑائی پچاس گز اور اونچائی تیس گز تھی۔
(انوارک ص ۲۲۶، صاوی بلد دوم ص ۲۷)

س : حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کتنے تختوں سے تیار ہوئی ؟

ج : ایک لاکھ چوبیس ہزار تختوں سے اور ہر تختہ کی پشت پر ایک ایک نبی کا نام لکھا تھا اور سب سے آخری تختہ کی پشت پر "محمد رسول اللہ لکھا تھا۔ (میزبہ الحباس ص ۳۲)

س : اس کشتی میں کتنے درجے بنائے گئے تھے ؟

ج : تین درجے بنائے گئے تھے (۱) طبقہ زیریں میں وحوش اور درندے اور ہوام ارض تھے (۲) طبقہ اوسط میں چوپائے وغیرہ تھے (۳) طبقہ اعلیٰ میں خود حضرت نوح علیہ السلام اور آپ کے ساتھی تھے۔ اور حضرت آدم علیہ السلام کا جسد مبارک بھی تھا جو عورتوں اور فریوں

کے درمیان حائل تھا۔ کھانے پینے کا سامان بھی اسی میں تھا اور پرندہ بھی اور پر ہی کے طبقہ میں تھے۔ (صاوی جلد دوم ص ۱۸، خزائن ص ۲۲۶، المفوظ حصہ اول صفحہ ۳۷)

س : حضرت نوح کس تاریخ میں کشتی پر سوار ہوئے اور کس تاریخ میں اترے ؟
ج : دسویں رجب کو سوار ہوئے اور دسویں محرم کو عین جمعہ کے وقت جو دی پہاڑ پر اترے گل چھ ماہ کا عرصہ لگا۔
(خزائن ص ۲۲۸)

س : اس میں کتنے آدمی سوار تھے جو طوفان سے محفوظ رہے ؟

ج : اسی آدمی سوار تھے جن میں دو نبی تھے، ایک حضرت آدم علیہ السلام کا ابوت اور خود حضرت نوح علیہ السلام۔
(جذب القلوب ص ۵، المفوظ حصہ اول ص ۱)

س : ابوالانبیاء کس نبی لقب ہے ؟

ج : حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کا۔ وجہ یہ ہے کہ آٹھ نبی حضرت آدم، حضرت شیث، حضرت ادریس، حضرت نوح، حضرت ہود، حضرت صالح، حضرت لوط، حضرت یونس، کے علاوہ باقی سارے انبیاء کرام آپ ہی کی نسل سے ہوئے۔ آپ کے دو صاحبزادے تھے حضرت اسمعیل اور حضرت اسحاق۔ اکثر انبیاء کرام حضرت اسحاق کی نسل سے ہوئے۔ اور حضرت اسمعیل علیہ السلام کی نسل میں صرف نبی آخر الزماں پیدا ہوئے اس لئے حضرت خلیل کا لقب ابوالانبیاء ہوا۔
(مضمرۃ یونس ص ۱۵)

س : ابوالضیف کس نبی کا لقب ہے ؟

ج : حضرت ابراہیم علیہ السلام کا۔

س : حضرت ابراہیم علیہ السلام غار میں کتنے دن رہے ؟

ج : پندرہ دن۔ چھپن دن ایک مہینے کے برابر اور مہینہ سال بھر کے برابر تھا۔

س : حضرت ابراہیم کس عمر میں آگ میں ڈالے گئے۔

(خزائن ص ۲۲۸)

ج : سولہ سال کی عمر میں۔

(شرح فقہ اکبر جلد اول ص ۳۲)

س : حضرت ابراہیم آگ میں کتنے دن رہے ؟

ج : سات دن۔

(شرح فقہ اکبر جلد اول ص ۳۲)

س : حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جس آگ میں ڈالا گیا تھا اس کیلئے کتنے دنوں تک لکڑیاں جمع کی گئی تھیں اور کتنے دنوں تک دہکایا گیا تھا؟

ج : ایک۔ وہ لکڑیاں جمع کی گئیں اور سات دن دہکایا گیا۔ (صاوی جلد سوم ص ۹۷)

س : حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالتے وقت کونسا لباس پہنایا گیا اور کس نے پہنایا؟

ج : ریشمی قمیص تھی جسے حضرت جبریل علیہ السلام نے پہنائی تھی اور یہ جنت سے رنی گئی تھی۔

س : حضرت ابراہیم علیہ السلام نے امت محمدیہ کو کب سلام کہلوا یا؟ [ایضاً ص ۶۹]

ج : جب نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم معراج کیلئے تشریف لے جانے لگے اور آسمان پر حضرت

ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی تو اس وقت انھوں نے آپ کی معرفت آپ کی امت کو سلام

کہلوا یا۔ (مشکوٰۃ شریف جداول ص ۲۰۲)

س : حضرت ابراہیم اور حضرت نوح علیہما السلام کے درمیان کتنے سال کافی صلہ تھا؟

ج : ایک ہزار سال کا۔ (صاوی جلد دوم ص ۲۷)

س : کس نبی کو ابو العرب اور کس نبی کو ابو النجم کہا جاتا ہے؟

ج : حضرت اسمعیل علیہ السلام کو ابو العرب اور حضرت اسحاق علیہ السلام کو ابو النجم کہا جاتا ہے۔

(صاوی جداول ص ۲۵)

س : حضرت اسمعیل علیہ السلام اور حضرت اسحاق علیہ السلام میں ذبیحہ اللہ کون ہیں؟

ج : حضرت اسمعیل علیہ السلام ہیں۔ (رد المحتار جداول ص ۵۸، زیت فی جداول ص ۹)

روح البیان جلد سوم ص ۲، البدیۃ والنہایہ جداول ص ۵۸، سیرۃ طیبی جداول ص ۴)

س : ان دونوں میں عمر کے اعتبار سے بڑے کون تھے؟

ج : حضرت اسمعیل علیہ السلام حضرت اسحاق علیہ السلام سے چودہ سال بڑے تھے۔

(تفسیر عسکری سورہ بقرہ ص ۴، الاقتان جلد دوم ص ۱۳۸)

س : حضرت یعقوب علیہ السلام کا لقب کیا تھا؟

ج : اسرائیل۔ یہ سریانی زبان کا لفظ ہے جو اسرائیل اور ایل سے مرکب ہے۔ اسرائیل کا معنی

عبد اور ایل کا معنی اللہ ہے۔ (تفسیر نسفی جداول ص ۴، تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص ۱۶)

س: حضرت یعقوب علیہ السلام حضرت یوسف علیہ السلام کے فرق میں کتنے سال مل گئے؟
ج: تقریباً اسی سال تک۔
(خزانہ حیدر دوم ص ۲۵۵)

س: حضرت یعقوب علیہ السلام مصر میں کتنے سال رہے؟

ج: چوبیس سال۔
(خزانہ حیدر دوم ص ۲۵۵)

س: حضرت یعقوب علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے درمیان کتنے سال کا فاصلہ تھا؟
ج: نو سو پینسٹھ سال کا۔
(اصول حق جلد دوم ص ۱۰۰)

س: حضرت یوسف علیہ السلام کنوئیں میں کتنے دن رہے؟

ج: تین دن۔
(اقبال و معام ہند سوم ص ۱۰۰)

س: کس عمر میں ڈالے گئے؟

ج: بارہ سال کی عمر میں۔
(راشدان ہند دوم ص ۳۸)

س: حضرت یوسف علیہ السلام قید خانے میں کتنے دن رہے؟

ج: بارہ سال۔
(انوار حق جلد ۲ ص ۲۶)

س: حضرت یوسف علیہ السلام نے مصر میں کتنے سال حکومت کی؟

ج: نوے سال۔
(اصول حق جلد سوم ص ۲۰۲)

س: خطیب الانبیاء کس نبی کا لقب ہے؟

ج: حضرت شعیب علیہ السلام کا۔ چونکہ آپ بہت فصیح و بلیغ کلام فرمایا کرتے تھے اس لئے آپ کا لقب خطیب الانبیاء ہوا۔
(خزانہ حیدر دوم ص ۲۱۵)

س: کس نبی کا صبر مشہور ہے؟

ج: حضرت ایوب علیہ السلام کا۔
(قرن مقدس سورہ ص)

س: حضرت ایوب علیہ السلام کتنے دن امتحان و آزمائش میں مبتلا رہے؟

ج: سات سال یا اٹھارہ سال۔ (عمدة القاری جلد ہفتم ص ۳۸۹، خزانہ حیدر چہارم ص ۲۵۳)

س: حضرت ایوب علیہ السلام کا امتحان کیا تھا؟

ج: اللہ تعالیٰ نے پہلے آپ کو ہر طرح کی نعمتیں عطا کی تھیں جس صورت بھی کثرتِ اولاد بھی

اور کثرتِ اموال بھی۔ مگر اولاد مکان کے گرنے سے دب کر ختم ہو گئی، تمام جانور جن میں ہزار ہا اونٹ اور بکریاں تھیں بیمار ہو کر ختم ہو گئے۔ اسی طرح تمام کھیتیاں اور باغات بھی تباہ ہو گئے۔ کچھ بھی باقی نہ رہا۔ پھر آپ بیمار پڑے تمام جسم شریف میں بے پڑ گئے اور بدن مبارک زخموں سے بھر گیا۔ سب لوگوں نے آپ کا ساتھ چھوڑ دیا صرف آپ کی بی بی صاحبہ آپ کے ساتھ رہیں اور وہی خدمت کرتی رہیں۔ سا لہا سال یہی حالت رہی۔ پھر رب تعالیٰ نے آپ کی دعا قبول فرمائی اور ساری تکلیفیں دور فرمادیں یہاں تک کہ تمام اولاد کو زندہ فرمادیا اور اتنی ہی اولاد اور عنایت کی یہی آپ کا امتحان تھا۔

ساوی جلد سوم ص ۷۷، خزائن ص ۴۷

س: حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ان کی والدہ نے کس دن دریا میں ڈال دیا؟

ج: جمعہ کے دن۔ (حیاء المیوان جلد دوم ص ۲۶)

س: آپ کی والدہ نے جس صندوق میں بند کر کے آپ کو دریا میں ڈالا تھا وہ صندوق کتنے دن پانی میں بہہ کر فرعون کے محل تک پہنچا؟

ج: تین دن میں۔ (نزہۃ المجالس جلد دوم ص ۴۱۹)

س: حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زبان میں لکنت کب پیدا ہوئی؟

ج: جب آپ کی عمر تین سال کی تھی تو فرعون ایک دن آپ کو گود میں کھلا رہا تھا کہ اچانک آپ نے

ان کے چہرے پر ہتھ پڑا دیا، جس سے فرعون گھبرا گیا کہ شاید وہی بچہ ہے جو میری سلطنت کے زوال کا باعث ہو گا۔ فرعون نے آپ کو قتل کرنا چاہا۔ لیکن فرعون کی بیوی آسیہ نے

یہ کھڑکھا دیا کہ ابھی بچہ ہے اس میں عقل و شعور کہاں ہے۔ حضرت آسیہ نے فرعون کی

تسلی کیلئے ایک طرف آگ کا طبق رکھا اور دوسری طرف مروارید و یاقوت کا طبق رکھا پھر

فرعون سے کہا دیکھ اگر ان میں عقل و شعور ہو گا تو اپنا ہاتھ مروارید و یاقوت کی طرف بڑھائے

گا ورنہ آگ کی طرف۔ حضرت موسیٰ نے اپنا ہاتھ مروارید و یاقوت کی طرف بڑھانا چاہا لیکن

حضرت جبریل نے آپ کا ہاتھ پکڑ کر آگ میں ڈال دیا اور آپ نے اس میں سے ایک انگارہ

اٹھ کر منہ میں رکھ لیا جس سے آپ کی زبان جل گئی اور اسی دن سے زبان میں لکنت پیدا

پیدا ہو گئی۔

(تفسیر سزینی سورہ بقرہ ص ۲، خازن جلد چہارم ص ۲)

س : حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کے گھر کتنے دن رہے ؟

ج : تیس سال۔

(خازن و معانی جلد پنجم ص ۱۲، تفسیر سزینی سورہ بقرہ ص ۲)

س : حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت شعیب کے پاس کتنے دن رہے ؟

ج : دس سال۔

(ماہان و معانی جلد پنجم ص ۱۲، تفسیر سزینی سورہ بقرہ ص ۲)

س : حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مقابلہ کتنے جادو گروں سے ہوا تھا ؟

ج : اسی ہزار سے۔

(صاوی جلد سوم ص ۹)

س : کیا سب جادو گر آپ پر ایمان لے آئے تھے ؟

ج : ہاں سب کے سب ایمان لے آئے تھے۔

(تفسیر نعیمی پ ۱ ص ۴۵)

س : اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ سے کوہ طور پر کس دن کلام فرمایا ؟

ج : نویں ذی الحجہ کو جمعرات کے دن۔

(صاوی جلد دوم ص ۸۴)

س : حضرت موسیٰ اور یعقوب علیہ السلام کے درمیان کتنے سال کا فاصلہ تھا ؟

ج : چار سو سال کا۔

(صاوی جلد اول ص ۲۸)

س : حضرت ہارون حضرت موسیٰ سے کتنے سال بڑے تھے ؟

ج : چار سال۔

(مجل جلد سوم ص ۶)

س : حضرت داؤد علیہ السلام نے کتنے سال حکومت کی ؟

ج : چالیس سال۔

(البدایہ والنہایہ جلد دوم ص ۱۶)

س : حضرت داؤد علیہ السلام زبور مقدس کتنی آوازوں میں تلاوت کرتے تھے ؟

ج : ستر آوازوں میں پڑھتے تھے۔

(البدایہ والنہایہ جلد دوم ص ۱۶)

س : حضرت آدم علیہ السلام نے حضرت داؤد علیہ السلام کو اپنی عمر میں کتنے سال عطا کئے تھے ؟

ج : چالیس سال اور بعض کے بقول ساٹھ سال۔

(البدایہ والنہایہ جلد دوم ص ۱۶)

س : اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام پر کن چیزوں کو مسخر کر دیا تھا ؟

ج : پہاڑوں اور پرندوں کو

(قرآن مقدس سورہ ص)

س: حضرت داؤد علیہ السلام کی کتنی بیویاں تھیں؟

ج: سو بیویاں تھیں۔

(البدایہ والنہایہ جلد دوم ص ۱۵)

س: جب آپ کا وصال ہوا تو آپ کے جنازے کے ساتھ کتنے علماء تھے؟

ج: چالیس ہزار علماء رہبانین تھے۔

(البدایہ والنہایہ جلد دوم ص ۱۶)

س: حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے درمیان کتنے سال کا فاصلہ تھا؟

ج: پانچ سو تین سو سال کا۔

(صاوی جلد دوم ص ۲۰)

س: اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کیلئے کس چیز کو مسخر کر دیا تھا، اس کے ذریعے جہاں

چاہتے چلے جاتے تھے؟

ج: ہواؤں کو مسخر کر دیا تھا۔

(قرآن مقدس سورہ ص)

س: حضرت سلیمان علیہ السلام نے کتنے سال حکومت کی تھی؟

ج: چالیس سال۔

(خازن و معالم جلد پنجم ص ۲۳۵)

س: حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی میں کیا لکھا ہوا تھا؟

ج: لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ " منقش تھا۔

(مواہب لدنیہ جلد دوم ص ۴)

س: حضرت سلیمان علیہ السلام کس عمر میں تخت نشین ہوئے؟

ج: تیرہ سال کی عمر میں

(خازن و معالم پنجم ص ۲۳۵)

س: حضرت سلیمان علیہ السلام کی عورتیں کتنی تھیں؟

ج: ایک ہزار جن میں تین سو کنواریاں اور سات سو باندیاں تھیں۔

بعض کے بقول تین سو باندیاں اور سات سو آزاد بیویاں تھیں۔ ایک قول یہ ہے کہ چار سو

بیویاں اور چھ سو باندیاں تھیں۔

(البدایہ والنہایہ جلد دوم ص ۲۹)

س: حضرت یونس علیہ السلام کا لقب کیا ہے؟

ج: ذوالنون اور صاحب الموت۔

(صاوی جلد سوم ص ۴)

س: حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے شکم میں کتنے دن رہے؟

(حیات المیوان جلد دوم ص ۲۴۳)

ج: باختلاف روایات تین دن، یا ساڈن یا چودہ دن یا چالیس دن۔

(خازن و معالم جلد چہارم ص ۲۵۸)

س : حضرت یونس علیہ السلام نے مچھلی کے شکم میں کونسی دعا پڑھی تھی جس سے مچھلی کے شکم سے باہر نکل آئے ؟

ج : لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ

(قرآن مقدس سورہ انبیاء ص ۱۰۰)

س : وہ کون سے نبی ہیں جو بچپن میں انتقال ہونے کے بعد پھر ایک نبی کی دعا سے زندہ ہو گئے تھے ؟

ج : وہ حضرت یونس علیہ السلام ہیں جو بچپن میں وصال فرما گئے تھے پھر چودہ دن کے بعد

حضرت یاس علیہ السلام کی دعا سے زندہ ہو گئے۔ (صادی جلد ۱ ص ۱۰۰، قصص الانبیاء ص ۱۰۰)

س : وہ کون سے نبی ہیں جو خود تو چالیس سالہ جوان تھے مگر ان کے فرزند ایک سو بیس سال کے اوڑھے اور پوتے تو تیس سال کے بوڑھے ؟

ج : وہ حضرت عزیر علیہ السلام ہیں جو انتقال کے سو سال بعد دوبارہ زندہ کئے گئے تو جوان تھے مگر آپ کی اولاد بوڑھی ہو چکی تھی۔ (تفسیر نعیمی ج ۲ ص ۸۲)

س : وہ کون سے نبی ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے ہاتھوں سے دفن ہو چکی تھیں ؟

ج : وہ حضرت دانیال علیہ السلام ہیں کہ انھوں نے خدا کی بارگاہ میں دعا کی تھی کہ انھیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت دفن کرے۔ روایت میں ہے کہ جب حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے قلعہ تستر

فتح کیا تو انھوں نے حضرت دانیال علیہ السلام کو تابوت میں اس حال میں پایا کہ ان کے تمام جسم

اور گردن کی سب رگیں برابر چل رہی تھیں پھر آپ نے ان کو دفن کیا۔ حدیث شریف میں ہے

کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا جو حضرت دانیال علیہ السلام کا پتہ بتا دے

اس کو جنت کی خوشخبری دینا۔ (ابن ابی نعیم جلد دوم ص ۱۰۰، نزہۃ المجالس جلد دوم ص ۹۲)

س : حضرت زکریا علیہ السلام کب شہید کئے گئے ؟

ج : حضرت یحییٰ علیہ السلام کی شہادت کے ایک دن بعد۔ (تفسیر نعیمی جلد ہفتم ص ۶۵۵)

س : حضرت زکریا علیہ السلام کی شہادت کس طرح ہوئی ؟

ج : جب حضرت یحییٰ علیہ السلام کو ذبح کیا گیا تو اس کے جرم میں کچھ بنی اسرائیل من جانب اللہ

زمین میں دھنسا دیئے گئے ان لوگوں نے حضرت زکریا کو بھی شہید کرنا چاہا تو آپ ہاں

سے منتقل ہو کر ایک باغ میں پہنچ گئے۔ اس باغ میں ایک درخت نے آواز دے کر کہا کہ اے نبی اللہ مجھ میں چھپ جائیے۔ وہ درخت پھٹا اور آپ اس میں چھپ گئے۔ پھر درخت آپس میں مل گیا۔ ادھر شیطان لعین نے موقع غنیمت سمجھ کر آپ کے کپڑے کا ایک کونہ پکڑ کر درخت سے باہر رکھ دیا تھا اس سے اُن ظالموں نے جان لیا کہ اسمیں چھپے ہوئے ہیں۔ انھوں نے شیطان کے کہنے پر درخت کو آسے سے چیر دیا اور آپ کے دو ٹکڑے ہو گئے۔ فرشتوں نے آپ کو غسل دیکر نماز جنازہ ادا کی پھر دفن کر دیا۔

(قصص الانبیاء ص ۲۶۶)

س: وہ کون سے نبی ہیں جنکو پوری روئے زمین میں کوئی بُرا نہیں کہتا؟

ج: وہ حضرت یحییٰ علیہ السلام ہیں کہ انھوں نے خدا کی بارگاہ میں دعا کی تھی کہ اے اللہ مجھے ایسا کر دے کہ مجھے کوئی بُرا نہ کہے۔ ارشاد باری ہوا اے یحییٰ میں نے اپنے لئے تو کب نہیں کوئی میرا شریک بناتا ہے، کوئی فرشتوں کو میری بیٹیاں بتاتا ہے، کوئی کہتا ہے میرے لئے بیٹا ہے، لیکن نبی کی دعا خالی نہیں جاتی۔ یہی وجہ ہے کہ تمام انبیاء کرام کو بُرا کہنے والے موجود ہیں۔ لیکن حضرت یحییٰ کو کوئی بُرا نہیں کہتا۔ (ملفوظ حصہ دوم ص ۱۵)

س: حضرت یحییٰ علیہ السلام کس عمر میں شہید کئے گئے؟

ج: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر اٹھائے جانے سے چھ ماہ پیشتر۔ (تفسیر کبیر جلد ۱ ص ۴۴)

س: حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت یحییٰ علیہ السلام کے مابین کونسا رشتہ تھا؟

ج: حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت یحییٰ علیہ السلام کی خالہ زاد بہن کے لڑکے تھے۔ اس اعتبار سے دونوں میں ماموں بھانجے کا رشتہ تھا۔ (سیرۃ حبیبی جلد اول ص ۴۴)

س: حضرت یحییٰ علیہ السلام کی شہادت کس طرح ہوئی؟

ج: بادشاہ بنی اسرائیل اپنی لڑکی یا اپنے بھائی کی بیٹی پر عاشق تھا۔ اس نے حضرت یحییٰ سے اس سے شادی کے متعلق پوچھا۔ تو آپ نے جواب دیا وہ تیرے لئے حرام ہے۔ بادشاہ چونکہ آپ کی بہت زیادہ تعظیم و تکریم بجالاتا تھا اور آپ کے ہر حکم کی فرمانبرداری کرتا تھا۔ اس لئے محکم مان لیا۔ لیکن یہ بات جب لڑکی کی ماں تک پہنچی تو وہ غیض و

غضب میں بھڑک اٹھی وہ چاہتی تھی کہ بادشاہ کی اسکی لڑکی سے شادی ہو جائے
 پس اس کے دل میں اسی دن سے حضرت یحییٰ کی طرف سے کینہ پیدا ہو گیا اور درمیان
 سے حضرت یحییٰ کو ختم کرنے کی ٹھان لی۔ ایک دن اس نے اپنی لڑکی کو لباسِ فاخرہ
 اور زیور سے آراستہ کر کے بادشاہ کی خدمت میں بھیج دیا اور اس کو بتا دیا کہ پہلے بادشاہ
 کو شراب پلا کر بے ہوش کر دینا۔ پھر جب وہ تم سے اپنی خواہش کا اظہار کرے تو تم
 انکار کرنا اور کہنا کہ مجھے حضرت یحییٰ کا سر چاہئے۔ اس بد بخت نے ایسا ہی کیا۔ بادشاہ
 نے نشہ کی حالت میں چور ہو کر جلاؤ کو حکم دے دیا کہ حضرت یحییٰ کو ذبح کر کے فوراً اُن کا سر
 طشت میں رکھ کر حاضر کرو۔ جب ذبح کرنے کے بعد سر سامنے لایا گیا تو سر سے آواز
 آنے لگی کہ تیرے لئے حرام ہے حرام ہے۔ (خازن جلد چہارم ص ۱۲۳، ص ۱۲۴ جلد دوم ص ۲۸۵)

س : کیا حضرت خضر علیہ السلام نبی ہیں ؟

ج : ہاں جمہور کا قول ہے کہ نبی ہیں۔ (تفسیر کبیر جلد پنجم ص ۵، تکمیل ایمان ص ۱)

س : آپ کا اصل نام کیا ہے ؟

ج : بیابان ملک اور کنیت ابوالعباس ہے۔ (تکمیل ایمان ص ۱)

س : پھر آپ کا لقب خضر کیسے ہوا ؟

ج : آپ جہاں بیٹھتے یا نماز پڑھتے ہیں وہاں کی زمین خشک ہو تو سرسبز و شاداب ہو
 جاتی ہے اس لئے یہ آپ کا لقب ہوا۔ (خزان العرفان ص ۳۳۲)

س : حضرت خضر اور حضرت الیاس علیہما السلام جب دونوں زمین پہ زندہ ہیں تو کیا کھاتے پیتے ہیں ؟

ج : ہر سال دونوں حج و عمرہ کرتے ہیں۔ اور ختم حج پر زمزم شریف کے پاس ملتے ہیں اور
 آب زمزم پیتے ہیں کہ آئندہ سال تک کیلئے کافی ہوتا ہے۔ پھر کسی کھانے پینے
 کی حاجت نہیں رہتی۔ (فتاویٰ رضویہ جلد نہم ص ۱۰۸)

س : کیا یہ دونوں رمضان شریف کا روزہ بھی رکھتے ہیں ؟

ج : ہاں دونوں بیت المقدس میں رمضان شریف کا روزہ رکھتے ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ جلد پنجم ص ۲۵۴)

س : وہ کون سے نبی ہیں جنہوں نے پیدا ہوتے ہی لوگوں کے سوالات کا جواب دیا ؟

(قرآن مقدس سورہ مریم)

ج : حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔

س : آپ کا لقب کیا تھا؟

(شرح شفا جلد اول ص ۲۲۵)

ج : کلمۃ اللہ۔

س : حضرت موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام کے درمیان کتنے انبیاء تشریف لائے؟

(صاوی جلد اول ص ۲)

ج : ستر ہزار اور بقول بعض چار ہزار۔

س : حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے درمیان کتنے سالوں کا فاصلہ تھا؟

(صاوی جلد اول ص ۲)

ج : ایک ہزار نو سو پچتر سال کا۔

س : حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے زندگی میں کتنے مردوں کو زندہ فرمایا؟

ج : چار کو زندہ فرمایا (۱) عازر (۲) سام بن نوح جن کو وفات کے ہزاروں برس گزر چکے

تھے (۳) ایک بڑھیا کا لڑکا جس کا جنازہ آپ کے سامنے سے گزر رہا تھا، آپ نے

دُعا فرمائی وہ زندہ ہو کر نعلین برداروں کے کندھوں سے اتر پڑا اور کپڑے پہن کر گھر

آگیا۔ کافی دنوں زندہ رہا اس کی اولاد ہوئی پھر وفات ہوئی۔ (۴) ایک عاشق کی لڑکی

کہ شام کو مری تھی پھر آپ کی دُعا سے زندہ ہو گئی۔ (خز، کن العرفان ص ۸۲)

س : حضرت عیسیٰ علیہ السلام کس عمر میں آسمان پر اُٹھائے گئے؟

(زرقانی جلد اول ص ۳، جمل جلد اول ص ۲۸)

ج : ایک سو بیس سال کی عمر میں۔

س : حضرت عیسیٰ علیہ السلام کس آسمان پر ہیں؟

(مواہب مدنیہ جلد دوم ص ۲۳)

ج : دوسرے آسمان پر۔

س : حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان میں کیا کھاتے پیتے ہیں؟

ج : جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو آسمان پر اُٹھایا تو اُٹھانے سے پہلے بھوک پیاس نیند وغیرہ

تمام صفات بشریہ کو آپ سے سلب کر لیا۔ یہاں تک کہ آپ کا حال فرشتوں کی طرح

ہو گیا کہ کھانے پینے کے محتاج نہیں رہے۔ نزول فرمانے تک اسی طرح رہیں گے

(زرقانی جلد پنجم ص ۲۰۲، تفسیر کبیر جلد دوم ص ۲۵۵، تفسیر جمل جلد اول ص ۲۸)

س : کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام اب بھی روئے زمین پر چلتے ہیں؟

ج : ہاں۔ مگر پردہ غیب میں رہ کر حج و عمرہ بھی کرتے ہیں۔ (زرقانی جلد پنجم صفحہ ۲۵۷)
 س : کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نزول فرمائیں گے؟
 ج : ہاں قرب قیامت کے وقت نزول فرمائیں گے۔ (مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۴۸)
 س : پھر دنیا میں کتنے سال رہیں گے؟
 ج : باختلاف روایات سات سال۔ (مسلم شریف جلد دوم صفحہ ۴۳)

چالیس سال۔ (ابوداؤد جلد دوم صفحہ ۲۳۸، زرقانی جلد اول صفحہ ۳۵)
 پینتالیس سال۔ (اشتہ اللغات جلد پہلے صفحہ ۳۵۳)
 س : کیا آپ شادی بھی کریں گے؟

ج : ہاں قبیلہ جہنیہ کی ایک عورت سے شادی فرمائیں گے اور آپ کی اولاد ذکور بھی ہوگی۔
 س : وصال کے بعد کہاں دفن ہوں گے؟
 ج : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں۔ (زرقانی جلد ہشتم صفحہ ۲۹۶)

نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان

س : نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کی تاریخ پیدائش کیا ہے؟
 ج : ۲ ربیع الاول پیر کا دن۔ عام الفیل کے چالیس یا پچاس دن بعد۔ (امارت النبوة جلد اول صفحہ ۱۷)
 س : پیہ ہونے کے بعد اپنے کن عورتوں کا دودھ پیا؟
 ج : ۱۰ ماہ آمنہ، ابولہب کی باندی ثویبہ اور حلیمہ سعدیہ کا۔ (درج النبوة جلد اول صفحہ ۱۷)
 س : کیا یہ صحیح ہے کہ جس سال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی اس سال ونیا کی ساری عورتوں سے صرف لڑکا ہی پیدا ہوا کوئی لڑکی پیدا نہ ہوئی؟
 ج : ہاں خداوند قدوس نے تمام حاملہ عورتوں کیلئے ایسا ہی حکم دیا تھا۔ (ابولہب مدیر جلد اول صفحہ ۱۷)
 س : حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان کتنے سال کا وقفہ گذرا یعنی زمانہ قدرت کتنے سال رہا؟

ج : تقریباً چھ سو سال کا اس درمیان کوئی نبی بعوث نہیں ہوئے۔ (زرقانی جلد اول صفحہ ۱۷)

س : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب میں کتنے بی آتے ہیں ؟

ج : پچھ بی آتے ہیں۔ حضرت اسمعیل، حضرت ابراہیم، حضرت نوح، حضرت دریس، حضرت شیت، حضرت آدم علیہم السلام۔
(سیرۃ بن ہشام بعد ول صد ۲)

س : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کتنے ہیں ؟

ج : بیشمار نام ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء ہر جنس میں مختلف اور یہ طبقہ میں جدا گانہ ہیں۔ اب تک علماء کرام و ائمہ دین نے جو نام شمار کئے ہیں چودہ سو ہیں۔ (دکام شریعت صفحہ ۱۵۱)

س : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذاتی نام کیا کرنا یعنی یا محمد یا احمد کہنا کیسا ہے ؟

ج : یا محمد یا احمد کہنا حرام ہے، بلکہ یا نبی اللہ یا رسول اللہ کہنا جائز ہے۔ (شرح شفا بعد دوم صفحہ ۲)
س : نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سینہ مبارک کتنی بار چاک ہوا ؟

ج : چار بار چاک ہوا۔ پہلی مرتبہ جب آپ حلیمہ سعدیہ کے گھر تھے اور آپ کی عمر مبارک چار سال کی تھی۔ دوسری مرتبہ دس سال کی عمر میں۔ تیسری مرتبہ زمانہ بعثت کے قریب جب وحی آنے کا وقت نزدیک ہوا، چوتھی مرتبہ شب معراج میں۔ (نور البصائر صفحہ ۲۲، تفسیر غزالی صفحہ ۲۳)

س : کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فضلات شریفہ یعنی بول و برا نہ پاک ہیں ؟

ج : ہاں سب صیب و طہر ہیں۔
(فتاویٰ رضویہ بعد قول صفحہ ۱)

س : میرے بی کا وہ کون سا معجزہ ہے جو دائمی اور ابدی ہے فنا نہیں ہوگا ؟

ج : قرآن مقدس۔
(مواہب مدنیہ بعد ول صفحہ ۲)

س : نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد میں اپنے دستِ اقدس سے کتنے بدبختوں کو قتل کیا ؟

ج : صرف بنی بنی خلف کو قتل کیا۔
(ذکر نبی بعد دوم صفحہ ۵۶)

س : حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی عورتوں سے شادیاں کیں ؟

ج : گیارہ عورتوں سے۔ ۱۱ حضرت خدیجہ الکبریٰ ۱۲ حضرت سہیلہ بنت زید ۱۳ حضرت

عائشہ ۱۴ حضرت ام سلمہ ۱۵ حضرت حفصہ ۱۶ حضرت زینب خزیمہ ۱۷ حضرت زینب بنت جحش ۱۸ حضرت جویریہ بنت حارث ۱۹ حضرت صفیہ ۲۰ حضرت میمونہ

۲۱ حضرت ام حبیبہ بنت ابی سفیان۔ (مواہب مدنیہ بعد ول صفحہ ۲، تہذیب بعد ول صفحہ ۲، عمدۃ القاری بعد ول صفحہ ۲)

س : آپ کی کتنی اولادیں ہوئیں ؟

ج : سات۔ چار صاحبزادیاں اور تین صاحبزادے (۱) حضرت زینب (۲) حضرت رقیہ

(۳) حضرت ام کلثوم (۴) حضرت فاطمہ زہرا (۵) حضرت قاسم (۶) حضرت عبداللہ

(۷) حضرت ابراہیم۔ چھ اولادیں حضرت خدیجہ کے لطن سے ہوئیں، باقی حضرت ابراہیم

ماریہ قبطیہ کے لطن سے پیدا ہوئے۔ (مواہب لدنیہ جلد اول ص ۱۹۹، مدارج النبوة جلد دوم ص ۵۳۳)

س : یہ اولادیں کس ترتیب سے پیدا ہوئیں ؟

ج : سب سے پہلے حضرت قاسم، پھر حضرت زینب، پھر حضرت رقیہ، پھر حضرت فاطمہ، پھر

حضرت ام کلثوم، پھر حضرت عبداللہ۔ ان چھوٹوں کی ولادت مکہ میں ہوئی۔ پھر مدینہ میں

حضرت ابراہیم کی ولادت ہوئی۔ (مواہب لدنیہ جلد اول ص ۱۹۹، نور نبی ص ۱۲۱)

س : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وزیر کتنے ہیں ؟

ج : چار ہیں۔ دو آسمان میں اور دو زمین میں۔ آسمان میں حضرت جبریل و میکائیل علیہما السلام

اور زمین میں حضرت ابوبکر صدیق و عمر فاروق رضی اللہ عنہما۔ [جامع صغیر جلد اول ص ۸۱،

س : ہمارے نبی کو ابن الذبیحین کیوں کہا جاتا ہے ؟

ج : اس لئے کہ ایک ذبیح تو حضرت اسمعیل علیہ السلام جو ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آباؤ

کرام میں سے ہیں۔ اور دوسرے ذبیح خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والد گرامی حضرت

عبداللہ ہیں کہ جب حضرت عبدالمطلب نذر پوری کرنے کیلئے انھیں ذبیح کرنے چلے تو

سوا ونٹ کے فدیہ سے انکی جان بچی۔ اس لئے آپ ابن الذبیحین کہلائے۔ تفصیل

مدارج النبوة میں ملاحظہ کریں۔ (مدارج النبوة جلد دوم ص ۴۳)

سیرۃ حسنی جلد اول ص ۴۳)

انبیاء کرام علیہم السلام کی عمریں اور ان کے مزار کا بیان

س : حضرت آدم علیہ السلام کی عمر کتنی تھی ؟

ج : ایک ہزار سال۔ (زرقانی جلد اول ص ۶۳، طبقات ابن سعد جلد اول ص ۱۱)

س : آپ کا مزار پاک کہاں ہے ؟

ج : اس میں اختلاف ہے۔ منیٰ میں مسجد خیف سے متصل۔ (تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص ۱۶۲)

یا جبل ابی قبیس میں، یا سراندیپ میں۔ (زرقانی جلد اول ص ۶۵)

یا پھر بیت المقدس میں۔ (طبقات ابن سعد جلد اول ص ۲۳)

س : حضرت نوح علیہ السلام کی کل عمر کتنی تھی ؟

ج : ایک ہزار چھ سو برس۔ (عمدة القاری جلد ہفتم ص ۳۲، مسفوظ حصہ اول ص ۷۷)

س : آپ کا مزار شریف کہاں ہے ؟

ج : مکہ میں۔ (انبیاء والنہایہ جلد اول ص ۱۲)

(روح السببان جلد دوم ص ۹۶۸)

یا ملک شام کے مقام بکرک میں

س : حضرت شیت علیہ السلام کی عمر کتنی تھی ؟

ج : نو سو بارہ سال۔ (زرقانی جلد اول ص ۶۵)

س : آپ کا مزار شریف کہاں ہے ؟

ج : جبل ابی قبیس میں۔ (زرقانی جلد اول ص ۶۵)

اور کچھ لوگ ہندوستان کے شہر اجودھیا میں بتاتے ہیں۔ (تفسیر نعیمی پارہ سوم ص ۶۶۳)

س : حضرت ادریس علیہ السلام کس عمر میں آسمان پر اٹھائے گئے ؟

- ج : چار سو پچاس سال کی عمر میں۔
 س : حضرت ہود علیہ السلام کی عمر کتنی تھی ؟
 ج : چار سو چونسٹھ سال۔
 س : آپ کا مزار پاک کہاں ہے ؟
 ج : حضرموت میں یا مقام ابراہیم اور زمزم شریف کے درمیان۔ (خازن جلد دوم ص ۲۱)
 س : حضرت صالح علیہ السلام کی عمر کتنی تھی ؟
 ج : اٹھاون ساں انازن جلد دوم ص ۲۱ یا دو سو اسی سال۔ (اصب وی جلد دوم ص ۲۱)
 س : آپ کا مزار مبارک کہاں ہے ؟ ج : مقام ابراہیم اور زمزم شریف کے درمیان ان دن بدو ص ۲۱
 نوٹ : صرف حجر اسود اور زمزم شریف کے درمیان شہر ابراہیم کے مزارات ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ جلد دوم ص ۲۱)
 س : حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عمر کتنی تھی ؟
 ج : ایک سو پچتر سال اصدی جلد دوم ص ۲۱ یا دو سو سال۔ (فتاویٰ رضویہ جلد دوم ص ۲۱)
 س : آپ کا مزار کہاں ہے ؟
 ج : حبرون میں جو ملک فلسطین میں ہے۔
 س : حضرت اسماعیل علیہ السلام کی عمر کتنی تھی ؟
 ج : ایک سو میں برس۔
 س : آپ کا مزار شریف کہاں ہے ؟
 ج : سرزمین مکہ میں میزاب رحمت کے نیچے۔
 س : حضرت اسحاق علیہ السلام کی عمر کتنی تھی ؟
 ج : ایک سو اسی برس۔
 س : آپ کا مزار مبارک کہاں ہے ؟
 ج : حبرون میں اپنے والد کے قریب۔
 س : حضرت یعقوب علیہ السلام کی عمر کتنی تھی ؟
 ج : ایک سو پچتالیس سال۔

س : آپ کا مزار مبارک کہاں ہے ؟

(البدایہ والنہایہ جلد اول ص ۱۵۰)

ج : اپنے والد کے قریب۔

س : حضرت یوسف علیہ السلام کی عمر کتنی تھی ؟

(صادی جلد دوم ص ۲۴)

ج : ایک سو بیس سال۔

س : آپ کا مزار پاک کہاں ہے ؟

(خزائن ص ۳۵۸)

ج : حضرت یعقوب علیہ السلام کے پہلو میں۔

س : پہلے آپ کو کہاں دفن کیا گیا تھا ؟

ج : آپ کے وصال کے بعد بنی اسرائیل قبیلوں میں اختلاف پیدا ہوا۔ ہر قبیلہ چاہتا تھا کہ

اس کے محلہ میں دفن ہوتا کہ آپ سے فیضیاب ہوتا رہے۔ آخر اس اختلاف کا حل

یہ نکالا گیا کہ دریائے نیل میں دفن کئے جائیں تاکہ اس کے پانی سے سب فیضیاب ہوں،

نہ گوئوں نے پتھریاں مرمی کے صندوتق میں رکھ کر دریائے نیل میں دفن کر دیا۔ پھر حضرت

موسیٰ علیہ السلام نے تقریباً چار سو سال بعد وہاں سے اٹھا کر آپ کے والد کے پہلو میں دفن کیا۔

س : حضرت ایوب علیہ السلام کی عمر کتنی تھی ؟

ج : تریسٹھ سال۔ (صادی جلد دوم ص ۱۰۰) یا تیراویس سال۔ (عمدة القاری جلد دوم ص ۵)

س : آپ کا مزار پاک کہاں ہے ؟

(عمدة القاری جلد دوم ص ۵)

ج : ملک شام کے ایک گاؤں میں۔

س : حضرت شعیب علیہ السلام کی عمر کتنی تھی ؟

(عمدة القاری جلد ہفتم ص ۴۱۵)

ج : ایک سو چالیس سال۔

س : آپ کا مزار پاک کہاں ہے ؟

(عمدة القاری جلد ہفتم ص ۴۱۵)

ج : مکہ مکرمہ میں۔

س : حضرت موسیٰ علیہ السلام کی عمر کتنی تھی ؟

(صادی جلد اول ص ۲۹)

ج : ایک سو بیس سال۔

س : آپ کا مزار پاک کہاں ہے ؟

(عمدة القاری جلد چہارم ص ۶۶)

ج : میدانِ تیبہ میں جو ملکِ فلسطین میں ہے۔

س : حضرت ہارون علیہ السلام کی عمر کتنی تھی ؟

(تفسیر جہل جلد سوم ص ۶۷)

ج : تقریباً ایک سو چوبیس سال۔

س : آپ کا مزارِ پاک کہاں ہے ؟

(جذب القلوب ص ۵۵)

ج : میدانِ تیبہ میں (ذرقانی جلد دوم ص ۱۹) یا جبلِ احد میں

س : حضرت یوشع علیہ السلام کی عمر کتنی تھی ؟

(صادی جلد اول ص ۲۴۲)

ج : ایک سو چھتیس سال۔

س : آپ کا مزارِ پاک کہاں ہے ؟

(صادی جلد اول ص ۲۴۲)

ج : جن ابراہیم میں۔

س : حضرت داؤد علیہ السلام کی عمر کتنی تھی ؟

(صادی جلد دوم ص ۲۷)

ج : سو سال۔

س : آپ کا مزارِ اقدس کہاں ہے ؟

(قصص الانبیاء ص ۲۶۷)

ج : بیت المقدس میں۔

س : حضرت سلیمان علیہ السلام کی عمر کتنی تھی ؟

(عازن و معالم جلد ہفتم ص ۲۳۵)

ج : تریپن سال

س : حضرت یونس علیہ السلام کا مزارِ اقدس کہاں ہے ؟

(آئینہ تاریخ ص ۱۲۳)

ج : مقامِ نینوا میں۔

س : حضرت عزیر علیہ السلام کا مزارِ اقدس کہاں ہے ؟

(آئینہ تاریخ ص ۱۳۶)

ج : دمشق میں۔

س : نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر کتنی تھی ؟

(مسند امام عظیم ص ۱۱۲)

ج : تریسٹھ سال۔

س : آپ کا مزارِ اقدس کہاں ہے ؟

(عامہ کتب)

ج : مدینہ منورہ میں گنبدِ خضریٰ کے اندر۔

انبیاء کرام کے ذاتی مشاغل کا بیان

س : حضرت آدم علیہ السلام نے کون سے کام کئے ؟

ج : اپنے کھیتی باڑی کی ہے اور کپڑے بھی بنے ہیں۔

(تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص ۱، السہاۃ والنہب یہ جلد اول ص ۸)

نوٹ : مفسرین فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے صرف حضرت آدم علیہ السلام کو کاروبار کی ایکڑار صحتوں کی تعلیم دی تھی۔ (روح البیان جلد اول ص ۶۹)

س : حضرت ادریس علیہ السلام نے کون سے کام کئے ہیں ؟

(تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص ۱۴)

ج : اپنے کپڑے سینے کا کام کیا ہے۔

س : حضرت نوح علیہ السلام کیا کام کرتے تھے ؟

(تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص ۱۴)

ج : لکڑی کا کام۔

س : حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کون سے کام کئے ہیں ؟

(تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص ۱۴، الحجۃ المنیفہ ص ۱۴)

ج : کھیتی باڑی اور کپڑے کی تجارت۔

س : حضرت ہود علیہ السلام اور حضرت صالح علیہ السلام نے کون سے کام کئے ہیں ؟

(تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص ۱۴)

ج : تجارت۔

س : حضرت لوط علیہ السلام کیا کام کرتے تھے ؟

(تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص ۱۴)

ج : کھیتی باڑی۔

س : حضرت اسمعیل علیہ السلام کیا کام کرتے تھے ؟

(تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص ۱۴)

ج : تیروکمان سے حلال جانوروں کا شکار

س: حضرت اسحق علیہ السلام کیا کرتے تھے؟

ج: چوبانی۔ (آئینہ تاریخ ص ۸۳)

س: حضرت شعیب علیہ السلام کیا کام کرتے تھے؟

ج: مویشی پالتے تھے۔ (تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص ۱)

س: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کونسے کام کئے ہیں؟

ج: کچھ دنوں حضرت شعیب علیہ السلام کے گھر بکریاں چرائیں۔ (تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص ۱)

س: حضرت داؤد علیہ السلام کیا کام کرتے تھے؟

ج: زرہ سازی۔ (تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص ۱)

س: حضرت سلیمان علیہ السلام کیا کام کرتے تھے؟

ج: درخت کے پتوں سے زنبیل چٹائی، پنکھے بناتے تھے۔ (تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص ۱)

س: حضرت زکریا علیہ السلام کیا کام کرتے تھے؟

ج: لکڑی کا کام کرتے تھے۔ (ابداً والنبیہ جلد دوم ص ۸۹)

س: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کیا کرتے تھے؟

ج: سیاحی۔ (سورہ بقرہ تفسیر عزیزی ص ۱)

س: نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم نے کونسے کام کئے ہیں؟

ج: پہلے تجارت پھر جہاد۔ (تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص ۱)

آسمانی کتابوں کا بیان

س : آسمان سے کتنی کتابیں اور صحیفے نازل ہوئے ؟

ج : چار مقدس کتابیں اور سو صحیفے نازل ہوئے ۔ (خازن جلد اول ص ۱۶۹ ، تكمیل الایمان ص ۱)

س : کس نبی پر کونسی کتاب نازل ہوئی ؟

ج : توریت حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ، زبور حضرت داؤد علیہ السلام پر ، انجیل حضرت

عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئیں ۔ اور قرآن نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم پر

نازل ہوا ۔ (تكمیل الایمان صفحہ ۱)

س : کس نبی پر کتنے صحیفے نازل ہوئے ؟

ج : حضرت آدم علیہ السلام پر دس ، حضرت ابراہیم علیہ السلام پر دس ، حضرت ادریس

علیہ السلام پر تیس ، حضرت شیت علیہ السلام پر سچاس صحیفے نازل ہوئے ۔

(خازن جلد اول ص ۱۶۹ ، اشعۃ اللمعۃ ج ۱ ص ۱۷۱)

س : تورات شریف کس تاریخ میں نازل ہوئی ؟

ج : چھ رمضان کو نازل ہوئی (الافتان جلد اول ص ۴ ، فتاویٰ حدیثیہ ص ۱۶۹)

س : کس زبان میں نازل ہوئی ؟

ج : سریانی زبان میں (ذرقانی جلد اول ص ۲۱۳ ، المسفوظ حصہ چہارم ص ۱۳)

س : تورات شریف میں کتنی سورتیں تھیں ؟

ج : ایک ہزار سورتیں اور ہر سورۃ میں ایک ایک ہزار آیتیں تھیں ۔ (خزائن ص ۴۶)

س : تورات شریف کی ضخامت کیا تھی ؟

ج : ستر اونٹوں کے بوجھ کے برابر۔ اس کے ایک جز کی تلاوت ایک سال میں مکمل ہوتی تھی۔

(اشعتہ اللغات جلد ۱ ص ۹۹، خازن ومعجم لمجد دوم ص ۲۲۶)

س : کتنے حضرات ہیں جو تورات شریف کے حافظ ہوئے ؟

ج : صرف چار پیغمبر ہیں جو تورات شریف کے حافظ ہوئے اور یاد بھی رکھا۔

(۱) حضرت موسیٰ علیہ السلام (۲) حضرت یوشع بن نون (۳) حضرت عزیر علیہ السلام،

(۴) حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔ (صاوی جلد دوم ص ۲۲۶، خازن ومعجم لمجد ص ۲۲۶)

س : زبور کس تاریخ میں نازل ہوئی ؟

ج : اٹھارہ رمضان میں۔

(الاتقان جلد اول ص ۲۹، فتاویٰ مدنیہ ص ۲۹)

س : کس زبان میں نازل ہوئی ؟

ج : عبرانی زبان میں۔

(عمدة القاری جلد اول ص ۳۵)

س : زبور میں کتنی سورتیں تھیں ؟

ج : ایک سو پچاس سورتیں تھیں جن میں صرف دعار اور اللہ کی تحمید و تمجید تھی۔ نہ تو اس میں

حلال و حرام کا بیان تھا اور نہ قرآن فی حد و ذکر۔ (خازن جلد دوم ص ۲۹، الاتقان جلد اول ص ۳۵)

س : انجیل کس تاریخ میں نازل ہوئی ؟

ج : تیرہ رمضان میں۔

(الاتقان جلد اول ص ۳۵، فتاویٰ مدنیہ ص ۳۵)

س : کس زبان میں نازل ہوئی ؟

ج : عبرانی زبان میں۔

(زرقانی جلد اول ص ۲۱۳، ملفوظ حصہ چہارم ص ۲۱۳)

س : قرآن کس تاریخ میں نازل ہوا ؟

ج : لوح محفوظ سے آسمان دنیا کی طرف اس کا نزول رمضان شریف کی ستائیسویں تاریخ میں ہوا۔ پھر وہاں سے بقدر ضرورت تھوڑا تھوڑا نازل ہوتا رہا۔ (نزائیں ص ۸۷)

س : پھر آسمان دنیا سے کتنے سال میں اس کا نزول مکمل ہوا ؟ [روح البیان جلد ۳ ص ۶۸]

ج : بیسیس سال میں۔

(صاوی جلد اول ص ۳۵، خازن جلد اول ص ۳۵)

س : کیا قرآن کا نزول صرف بواسطہ جبریل ہوا یا دیگر فرشتوں کے ذریعہ بھی ہوا ؟

- ج : صرف بواسطہ جبریل ہوا۔ دوسرا کوئی فرشتہ قرآن لیکر نہیں اُترا۔ (مواہب مدنیہ جلد ۴ ص ۴۴)
- س : قرآن کے نزول کی ابتدا کس تاریخ سے ہوئی ؟
[(الاتقان جلد اول ص ۶۵)]
- ج : سترہ رمضان پیر کے دن سے۔
(ازرقانی جلد اول ص ۲۴، نورالانصار ص ۱)
- س : سب سے پہلے کونسی آیت اُتری ؟
- ج : اقراء باسم ربک
(الاتقان جلد اول ص ۲۳، صدیقی جلد اول ص ۳)
- س : سب سے آخری آیت کونسی اُتری ؟
- ج : و اتقوا یوماً ترجعون فیہ الی اللہ۔
(الاتقان جلد اول ص ۲۳، صدیقی جلد اول ص ۳)
- س : قرآن میں کتنی سورتیں ہیں ؟
- ج : یک سو چودہ سورتیں ہیں۔
(الاتقان جلد اول ص ۶۴)
- س : اس میں کتنی سورتیں مکی اور کتنی سورتیں مدنی ہیں ؟
- ج : تراہی سورتیں مکی اور اکتیس سورتیں مدنی ہیں۔
(صدیقی جلد اول ص ۳)
- س : انبیاء کے نام سے کتنی سورتیں ہیں ؟
- ج : چھ سورتیں ہیں (۱) سورہ یونس (۲) سورہ ہود (۳) سورہ یوسف (۴) سورہ ابراہیم (۵) سورہ نوح (۶) سورہ محمد۔
(قرآن مقدس)
- س : قرآن میں کتنی آیتیں ہیں ؟
- ج : اس سلسلہ میں مختلف اقوال ہیں۔ لیکن اس المفسرین حضرت عبداللہ ابن عباس سے مروی ہے چھ ہزار چھ سو سولہ آیتیں ہیں۔
(الاتقان جلد اول ص ۶۵)
- نوٹ : امام احمد رضا فاضل بریلوی نے کنز الایمان میں چھ ہزار دو سو چھتیس شمار کی ہیں۔
- س : قرآن میں کتنے کلمات ہیں ؟
- ج : ستہتر ہزار نو سو چھتیس (۷۷،۹۳۴)
- س : قرآن میں کتنے حروف ہیں ؟
- ج : تین لاکھ تیس ہزار چھ سو اکتیر۔ (۱۱،۶۲۳،۱۳)
- س : قرآن کی سورتوں میں یہ ترتیب کس نے دی ؟
- (الاتقان جلد اول ص ۶۵)

ج : یہ ترتیب توقیفی ہے۔ یعنی من جانب الشارع اور تعلیم رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے اور یہ بعینہ لوح محفوظ کے مطابق ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال رمضان شریف میں اسی ترتیب پر حضرت جبریل سے دور فرماتے تھے۔ (اتقان جلد اول ص ۶۲)
س : آیتوں میں یہ ترتیب کس نے دی؟
ج : یہ ترتیب بھی توقیفی ہے۔ یعنی وحی ربانی اور فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق آیتوں کی تدوین ہوئی۔ یہی ترتیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل متواتر کے ساتھ ثابت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کو آیتوں کے بارے میں حکم دیتے تھے کہ فلاں آیت فلاں جگہ لکھو۔ فلاں آیت فلاں جگہ لکھو۔ (اتقان جلد اول ص ۶۱، جمل جلد اول ص ۵، عمدۃ القاری جلد ۱ ص ۱۰۰)

س : قرآن مقدس میں اعراب کس نے لگائے؟

ج : ابوالاسود دؤلی نے لگائے۔ مگر اس وقت زبر زیر پیش وغیرہ کی شکلیں نہ تھیں جو آج ہیں۔ انہوں نے نقطوں ہی سے اعراب کا کام لیا۔ فرق یہ تھا کہ اعرابی نقطوں کیلئے اس رنگ کی روشنائی نہ ہوتی جس رنگ سے قرآن لکھا ہوتا بلکہ اس کیلئے مخالف رنگ کی روشنائی استعمال کرتے تھے۔ زبر کیلئے حرف کے اوپر ایک نقطہ، زیر کیلئے حرف کے نیچے ایک نقطہ، ضمہ کیلئے حرف کے اندر ایک نقطہ اور تشدید کیلئے دو نقطے مقرر کئے۔ پھر خلیل بن احمد فراہیدی نے تشدید، مد، وقف، جزم و صل اور حرکات کی علامتیں لگائیں۔ اور زبر زیر پیش کی صورتیں وضع کیں جو آج موجود ہیں۔

س : قرآن میں نقطے کس نے لگائے؟
ج : حجات بن یوسف ثقفی کے حکم سے نصر بن عاصم لیثی اور یحییٰ بن یعمر نے لگائے۔

(روح البیان جلد چہارم ص ۶۶، شرح شفا جلد دوم ص ۳۳۵)

س : نقطے کس سن میں لگائے گئے؟

ج : ۸۶ھ میں۔
(آئینہ تاریخ ص ۲۳)

س : حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے قرآن پاک کے کتنے نسخے تیار کرائے؟

ج : مشہور ہے کہ پانچ نسخے تیار کرائے۔ لیکن ابوداؤد فرماتے ہیں کہ میں نے ابوحکم سجستانی سے

سنا کہ سات نسخے تیار کرائے تھے جو مختلف علاقوں میں بھیجے گئے۔ ایک نسخہ مکہ شریف
ایک ملک شام، ایک یمن، ایک بحرین، ایک کوفہ، ایک بصرہ اور ایک نسخہ مدینہ شریف
ہی میں محفوظ رکھا گیا تھا۔ (اشعۃ اللمعات جلد دوم ص ۱۶۴، الاتقان جلد اول ص ۸)

س : قرآن مقدس کے کتنے نام ہیں ؟

ج : کل ناموں کی تعداد تو اللہ اور اس کا رسول جانے، البتہ امام فخر الدین رازی نے بیس نام
شمار کئے ہیں۔ (تفسیر کبیر جلد اول ص ۲۴۱)

س : قرآن پاک کا سب سے پہلے فارسی زبان میں ترجمہ کس نے کیا ؟

ج : شیخ سعدی نے (تیسرے تاریخ ص ۴۴)

س : قرآن پاک کا سب سے پہلے اردو زبان میں ترجمہ کس نے کیا ؟

ج : شاہ نسیم الدین نے ۱۳۷۷ء میں کیا۔ (تیسرے تاریخ ص ۴۴)

س : قرآن مقدس میں کتنی آیتیں ہیں جن سے مسائل کا استخراج ہوا ہے ؟

ج : تمام آیتوں کا تو علم نہیں البتہ علامہ ملا جیون نے اپنی کتاب تفسیر احمدی میں پانچ سو آیتوں کو
شمار کیا ہے۔ (تفسیر احمدی)

س : کیا قرآن عظیم کی طرح دوسری آسمانی کتابیں بھی معجزہ ہیں ؟

ج : ہاں اخبار بالغیب پر مشتمل ہونے کی وجہ سے معجزہ ہیں۔ البتہ ان کتابوں کی نظم و تالیف

قرآن کی طرح معجزہ نہیں برخلاف قرآن کہ نظم و تالیف کے اعتبار سے بھی معجزہ ہے۔

(عبدالقرآن ص ۲۳، تکمیل الایمان ص ۱۸)

س : کیا فرشتے بھی قرآن مقدس کی تلاوت کرتے ہیں ؟

ج : علامہ ملائکہ کو یہ فضیلت نہیں دی گئی۔ البتہ فرشتوں کو قرآن عظیم سننے کا بہت شوق ہے۔

جب کوئی مسلمان قرآن شریف پڑھتا ہے تو فرشتے اس کے منہ پر منہ رکھ کر تلاوت کی لذت

لیتے ہیں۔ (فتاویٰ مدنیہ ص ۴۵، احکام شریعت جلد اول ص ۱۱۹)

س : قرآن نے کتنی چیزوں کو احسن فرمایا ؟

ج : پانچ چیزوں کو۔ اولاً اپنے آپ کو، ثانیاً انسانی شکل و صورت کو، ثالثاً اذان کو، رابعاً دین

اسلام کو غامیٰ یوسف علیہ السلام کے قصے کو۔
(تفسیر فیضی، ج ۱۲ ص ۳۶۸)

س : حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار و مشرکین کو قرآن پاک سے کتنی بار چیلنج کیا ؟
ج : چار بار چیلنج کیا۔ اولاً پورے قرآن سے دیا جیسے یہ آیت قل من احمق الناس
و یحییٰ علی ان یا تو اب مثل هذا القرآن۔ ثانیاً دس سورۃ سے دیا جیسے قل فأتوا
بعشر سور مثله مفتریات ثالثاً صرف ایک سورۃ سے دیا فی تو اب سورۃ من
مثله۔ رابعاً قرآن جیسی کوئی ایک ہی بات لانے سے دیا فنیاً و اجدیت مثله۔
س : کیا قرآن میں ناسخ و منسوخ بھی ہیں ؟
(صداوی جلد اول ص ۷)

ج : ہاں دونوں ہیں۔ بعض آیات ناسخ اور بعض منسوخ جیسے سورۃ کافرون اور تمام
وہ آیات جن میں جنگ کرنے کی پہل سے روکا گیا ہے سب کے سب فاقتلوا
المشرکین حیث وجدتموہم سے منسوخ ہے
(تفسیر ممدی ص ۱۸)
س : قرآن میں ایسے کتنے سوالات ہیں جنہیں نبی آخر الزماں سے پوچھا گیا اور آپ کی
طرف سے رب نے جواب دیا ؟

ج : چودہ سوالات ہیں۔ آٹھ تو سورہ بقرہ میں اور چھ سوالات دوسری سورتوں میں یہ
(۱) رب کہاں ہے (۲) چاند کیوں گھٹتا بڑھتا ہے (۳) کیا خرچ کریں یعنی کس پر
کریں (۴) ماہ حرام میں لڑنے کا حکم کیا ہے؟ (۵) شراب اور جوئے کا حکم کیا ہے۔
(۶) کیا خرچ کریں یعنی کتنی مقدار خرچ کریں (۷) یتیموں کے مالوں کو اپنے مال سے
ملانے کا حکم کیا ہے؟ (۸) حیض کا حکم کیا ہے (۹) سورۃ مائدہ میں ہے کیا چیزیں
حلال ہیں (۱۰) سورۃ انفال میں ہے مال غنیمت کا مالک کون ہے۔ (۱۱) سورہ بنی اسرائیل
میں ہے کہ روح کیا چیز ہے۔ (۱۲) سورہ کہف میں ہے کہ ذوالقرنین کے حالات کیا
ہیں (۱۳) سورہ طہ میں ہے کہ قیامت کے دن پہاڑوں کا کیا حال ہوگا (۱۴) سورہ
نازعات میں ہے کہ قیامت کب کیلئے ٹھہری ہوئی ہے۔ (الاتقان جلد اول ص ۹۷)
س : وہ سورتیں یا آیات کون کون سی ہیں جن کو لے کر حضرت جبریل کے ساتھ اور فرشتے
بھی آئے ؟

ج : وہ یہ ہیں۔ (۱) سورہ النعام جس کو لیکر ستر ہزار فرشتے اترے۔ (۲) سورہ فاتحہ اس کے ساتھ اسی ہزار فرشتے اترے (۳) سورہ یونس اس کے ساتھ تیس ہزار فرشتے اترے (۴) واسطی من ارسلنا من قبلك من رسلنا اس کے ساتھ بیس ہزار فرشتے نازل ہوئے (۵) آیت الکرسی اس کے ساتھ تیس ہزار فرشتے نازل ہوئے (۶) سورہ کہف اس کو لیکر ستر ہزار فرشتے اترے۔ (کنز العمال جلد اول ص ۱۴۴، الاتقان جلد اول ص ۳۸۵)

س : وہ کونسی سورتیں ہیں جن کے بارے میں فرمایا گیا ہے کہ خزائن عرش سے نازل ہوئیں؟

ج : (۱) سورہ فاتحہ (۲) آیت الکرسی (۳) سورہ بقرہ کا آخر (۴) سورہ کوثر۔

(کنز العمال جلد اول ص ۱۴۵)

س : وہ دو سورتیں کونسی ہیں جنہیں نور کہا گیا ہے اور آپ سے پہلے کسی نبی پر نازل نہیں ہوئیں؟

ج : سورہ فی تمہ اور سورہ بقرہ کی آخری آیتیں۔

(الاتقان جلد دوم ص ۳۸)

س : قرآن میں لفظ محمد اور احمد کتنی جگہ ہے؟

ج : لفظ محمد چار جگہ اور احمد ایک جگہ ہے۔

(مشہد آن مقدس)

س : وہ کونسی عورت ہے جس کا نام قرآن میں صراحت کے ساتھ مذکور ہے؟

(صاوی جلد اول ص ۳۶)

ج : حضرت مریم۔

س : وہ کون سے صحابی ہیں جن کا نام قرآن میں صراحت مذکور ہے؟

ج : حضرت زید بن حارثہ۔ باقی ان کے علاوہ کسی صحابی یا صحابیہ کا نام صراحت کے ساتھ مذکور نہیں

(درقانی جلد سوم ص ۳۵)

س : وہ کون ایسا بد بخت ہے جس کا نام قرآن نے نہیں لیا بلکہ اس کی کنیت ذکر فرمائی؟

ج : ابولہب ہے کہ اس کے علاوہ قرآن میں کسی کی کنیت ذکر نہ فرمائی گئی۔ (الاتقان جلد دوم ص ۳۸)

س : کیا قرآن مقدس کا حفظ کرنا فرض ہے؟

(فتاویٰ رضویہ جلد دہم نصف اول ص ۱)

ج : ہاں فرض کفایہ ہے۔

وحی کا بیان

س: وحی کسے کہتے ہیں؟

ج: وحی اس کلام کو کہتے ہیں جو کسی نبی پر اللہ کی جانب سے نازل ہو۔ (عمدة القاری جلد دوم ص ۴۴)
س: وحی کس زبان میں نازل ہوتی تھی؟

ج: عربی زبان میں نازل ہوتی تھی، انبیاء کرام قوم کی زبان میں اس کا ترجمہ فرما دیا کرتے تھے۔ (اللائقہ جلد اول ص ۴۴)

س: حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کی ابتدا کس چیز سے ہوئی؟

ج: سچے اور اچھے خوابوں سے۔ (بخاری شریف جلد اول ص ۳۸)

س: آپ پر وحی کی ابتدا کس تاریخ سے ہوئی؟

ج: بروز دوشنبہ آٹھ یا تین ربیع الاول سے ہوئی۔ (مدارج النبوة جلد دوم ص ۳۸)

س: کیا قرآن کی طرح حدیث بھی وحی الہی ہے؟

ج: ہاں جس طرح حضرت جبریل قرآن لیکر نازل ہوتے تھے اسی طرح حدیث بھی لے کر اُترتے تھے۔ (مواہب لدنیہ جلد دوم ص ۶۹)

نوٹ: دونوں وحی میں فرق ہے۔ قرآن وحی متلو و جلی ہے اور حدیث وحی غیر متلو و خفی ہے۔

س: کیا غیر نبی کی طرف بھی وحی ہو سکتی ہے؟

ج: ہاں وحی بمعنی الہام ہو سکتی ہے جیسا کہ قرآن مقدس میں شہد کی مکھی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ماں کے باپ سے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہی طرف وحی کی۔ (تکمیل الایمان ص ۴۴) (عمدة القاری جلد اول ص ۴۴)

س : کاتبان وحی کتنے ہیں ؟

ج : تیرہ ہیں۔ خدفا رابعہ (۵) عامر بن فہیرہ (۶) عبداللہ بن ارقم (۷) ابی بن کعب

(۸) ثابت بن قیس (۹) خالد بن سعید (۱۰) حنظلہ بن ربیع (۱۱) زید بن ثابت

(۱۲) معویہ بن سفیان (۱۳) شرجیل بن حسنہ۔
(الناہیہ ص ۱۵)

س : وحی کی کتنی صورتیں ہیں ؟

ج : انبیاء کے حق میں وحی کی تین صورتیں ہیں (۱) بلا واسطہ ملک بذات خود باری تعالیٰ

کے کلام قدیم کا سننا، فرشتے کے توسط سے کلام ربانی کا آنا۔ (۳) انبیاء کرام کے

قلوب میں معنی کا القا ہونا۔ پھر یہ تینوں قسمیں سات صورتوں میں منحصر ہیں۔

(۱) وحی خواب میں ہو جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خواب میں حضرت اسمعیل

علیہ السلام کی قربانی کا حکم ہوا (۲) قلب میں القا ہو (۳) گھنٹی کی آواز کی صورت

میں آئے۔ (۴) فرشتہ کسی مرد کی شکل میں آکر کلام ربانی پیش کرے۔ جیسا کہ

حضرت جبریل امین حضرت دحیہ کلبی کی شکل میں حاضر ہوئے اور کلام پیش کرتے۔

(۵) حضرت جبریل امین اپنی ملوٹی شکل میں حاضر ہو کر کلام ربانی پیش کرتے۔

(۶) حضرت اسرافیل وحی لیکر حاضر ہوں (۷) بلا واسطہ ملک اللہ عزوجل کے کلام

قدیم کا سننا جیسے شب معراج میں ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور طور پر حضرت موسیٰ

علیہ السلام نے سنا۔
(عمدة القاری جلد اول ص ۱۲، زاد المعاد جلد اول ص ۱۲)

فرشتوں کا بیان

س : فرشتے کسے کہتے ہیں ؟

ج : فرشتے لطیف جسم رکھتے ہیں، نور سے پیدا کئے گئے ہیں۔ ان کو اللہ تعالیٰ نے یہ قدرت دی ہے کہ جو شکل چاہیں اختیار کر لیں۔ (تکمیل ایمان صف ۱)

س : فرشتے مرد ہیں یا عورت ؟

ج : نہ مرد ہیں نہ عورت۔ (تکمیل ایمان صف ۱)

س : کیا فرشتوں کی پیدائش آدمیوں کی طرح ہے ؟

ج : نہیں بلکہ فرشتے لفظ 'کن' سے پیدا کئے گئے ہیں۔ (ابہتدایہ صف ۱)

س : فرشتوں کی تعداد کتنی ہے ؟

ج : صحیح تعداد تو اللہ و رسول جانیں البتہ حدیث شریف میں ہے کہ آسمان و زمین میں کوئی ایک بالشت جگہ خالی نہیں جہاں فرشتوں نے سجدے میں پیشانی نہ رکھی ہو زمین سے مدرۃ المنتہیٰ تک پچاس ہزار برس کی راہ ہے، اس کے آگے مستوی اس کا بعد خدا جانے، اس سے آگے عرش اعظم کے ستر حجابات ہیں۔ ہر حجاب دو برس حجاب تک پانچ سو برس کا فاصلہ ہے اور اس سے آگے عرش، ان تمام سمعوتوں میں فرشتے بھرے ہیں۔ (مؤنب لدنیہ جلد دوم صف ۲۶، المفوظ حقہ چہارم صف ۹)

س : ساری مخلوقات میں کس کی تعداد زیادہ ہے ؟

ج : فرشتوں کی تعداد زیادہ ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ اگر ساری مخلوقات کو دس حصوں میں تقسیم کیا جائے تو نو حصے فرشتوں کے ہیں اور ایک حصہ ساری

مخلوقات کا۔

تکمیل ایمان ص ۹، تفسیر جمل جلد چہارم ص ۵۳۲

س : کیا سب فرشتے ایک ہی مرتبہ پیدا ہو گئے ؟ یا ان کی پیدائش کا سلسلہ جاری ہے ؟
ج : پیدائش کا سلسلہ جاری ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ عرش کی داہنی طرف نور کی ایک نہر ہے۔ ساتوں آسمان اور ساتوں زمین اور ساتوں سمندروں کے برابر اس میں ہر صبح حضرت جبریل علیہ السلام نہاتے ہیں جس سے اُن کے نور پر نور اور جمال پر جمال بڑھتا ہے۔ پھر پڑھاتے ہیں تو جو بوند گرتی ہے اللہ تعالیٰ اس سے اتنے اتنے ہزار فرشتے بناتا ہے۔ دوسری حدیث میں ہے کہ چوتھے آسمان میں ایک نہر ہے جسے نہر حیات کہتے ہیں۔ حضرت جبریل ہر روز اس میں نہا کر پڑھاتے ہیں جس سے ستر ہزار قطرے چھڑتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ہر قطرے سے ایک ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے۔

(مواہب لدنیہ جلد دوم ص ۲، الہدایۃ السب رکہ ص ۹)

س : کیا اس کے علاوہ اور بھی کوئی صورت ہے جس سے فرشتے پیدا ہوتے ہیں ؟
ج : ہاں ایک فرشتہ اور ہے جس کا نام روح ہے یہ فرشتہ آسمان اور زمین اور پہاڑوں سے بڑا ہے۔ قیامت کے دن تمام فرشتے ایک صف میں کھڑے ہوں گے اور یہ فرشتہ تنہا ایک صف میں کھڑا ہوگا تو ان سب کے برابر ہوگا۔ یہ فرشتہ چوتھے آسمان میں ہر روز بارہ ہزار تسبیحیں پڑھتا ہے اور ہر تسبیح سے ایک فرشتہ بنتا ہے۔ دوسری حدیث میں ہے کہ روح ایک فرشتہ ہے جس کے ستر ہزار سر ہیں اور ہر سر میں ستر ہزار چہرے اور ہر چہرے میں ستر ہزار دہن اور ہر دہن میں ستر ہزار زبانیں اور ہر زبان میں ستر ہزار لغت یہ اُن سب لغتوں سے اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتا ہے اور ہر تسبیح سے اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے۔ اسی طرح حدیث میں ہے کہ آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو مجھ پر میرے حق کی تعظیم کیلئے درود بھیجے اللہ تعالیٰ اس درود سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے۔ جس کا ایک پر مشرق اور دوسرا پر مغرب میں ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے فرماتا ہے درود بھیج میرے بندے پر جیسے اس نے میرے نبی پر درود بھیجا۔ پس وہ فرشتہ قیامت تک اس پر درود بھیجتا رہے گا،

اسی طرح نیک کلام اچھا کام فرشتہ بنکر آسمان کی جانب بلند ہوتا ہے۔

(تخازن و معالم جلد ۱۱ صفحہ ۱۶۹، عمدۃ القاری جلد ۱۱، اہلسنیۃ المبرکۃ جلد ۱۱)

س : کیا سارے فرشتوں کا مرتبہ یکساں ہے ؟

ج : نہیں بلکہ ان میں بھی بیشہ کی طرح عوام و خواص ہیں۔ اور خواص فرشتے رتبے میں عوام فرشتوں سے افضل ہیں۔

(مواہب لدنیہ جلد دوم صفحہ ۱۵۷)

س : خواص فرشتے کون کون ہیں ؟

ج : حضرت جبریل، حضرت میکائیل، حضرت اسرافیل، حضرت عزرائیل، حامدان غرضش، مقربین، کربوبین، روحانین،

(مواہب لدنیہ جلد دوم صفحہ ۱۵۷)

س : کیا ان خواص فرشتوں میں بھی بعض کو بعض پر فضیلت ہے ؟

ج : ہاں یہ چار فرشتے حضرت جبریل، حضرت میکائیل، حضرت اسرافیل، حضرت عزرائیل باقی تمام فرشتوں سے افضل ہیں۔

(مواہب لدنیہ جلد دوم صفحہ ۱۵۷، شمسیں جلد ۱ صفحہ ۱۵۷)

س : ان چار فرشتوں میں کون افضل ہیں ؟

ج : حضرت جبریل علیہ السلام۔

(مواہب لدنیہ جلد دوم صفحہ ۱۵۷)

س : انسان فرشتوں سے افضل ہے یا فرشتے انسان سے افضل ہیں ؟

ج : جمہور اہلسنت کے نزدیک خواص انسان یعنی انبیاء کرام خواص فرشتوں سے افضل ہیں۔

اور عام انسان یعنی اولیاء کرام عام فرشتوں سے افضل ہیں۔ اور خواص فرشتے عام انسانوں

سے افضل ہیں۔

(مواہب لدنیہ جلد دوم صفحہ ۱۵۷، تفسیر ندویہ جلد چہارم صفحہ ۱۵۷)

س : کیا فرشتوں کے پر ہوتے ہیں ؟

ج : ہاں دودو، تین تین، چار چار اور بعض فرشتوں کے تو اس سے بھی زائد ہوتے ہیں۔ جیسا کہ

حضرت جبریل علیہ السلام کے بارے میں ہے کہ اُن کے چھ سو پر ہیں۔ (شمسیں جلد ۱ صفحہ ۱۵۷)

س : کیا فرشتوں کو لوح محفوظ کا علم ہوتا ہے ؟

ج : ہاں خواص فرشتے لوح محفوظ پر مطلع ہیں، اور عام فرشتے اپنے خواص کے ذریعے لوح محفوظ کی

بعض باتوں پر مطلع ہوتے ہیں۔

(تفسیر نوری سورہ بقرہ صفحہ ۱۳)

س : کیا فرشتے انبیاء کرام سے زیادہ علم رکھتے ہیں؟
 ج : نہیں، انبیاء کرام ان سے زیادہ علم رکھتے ہیں۔ علم ہی نے حضرت آدم علیہ السلام کو مسجد ملائکہ بننے کا شرف بخشا۔
 (خازن جلد اول صفحہ ۲۷)

س : اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو کس قدر طاقت و قوت عطا فرمائی ہے؟
 ج : اس کی پوری حقیقت تو خدا جانے البتہ ایک روایت میں ہے کہ ایک فرشتہ اہل دنیا کو ہلاک کرنے کیلئے کافی ہے۔
 (شرح شفا جلد اول صفحہ ۴۳۵)

س : کیا فرشتے بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ہیں؟
 ج : ہاں امت ہیں۔ آپ ان کی طرف بھی رسول بنا کر بھیجے گئے۔
 (زرقانی جلد اول صفحہ ۱۶۵)
 س : فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السلام کو کس دن سجدہ کیا؟
 ج : جمعہ کے دن زوال سے لیکر عصر تک۔
 (مواہب لدنیہ جلد اول صفحہ ۶۸)

س : سب سے پہلے کس فرشتے نے سجدہ کیا؟
 ج : حضرت جبریل نے پھر میکائیل، پھر اسرافیل، پھر عزرائیل، پھر ملائکہ مقربین نے۔
 (مواہب لدنیہ جلد اول صفحہ ۷۱)

س : کیا فرشتوں کے پیر ہوتے ہیں جس طرح انسان اور جنات کیلئے پیر و مرشد ہوتے ہیں؟
 ج : ہاں حضور غوث اعظم فرماتے ہیں کہ میں آدمیوں اور جنوں اور فرشتوں سب کا پیر ہوں۔
 (بہجت الاسرار صفحہ ۲۳، فتاویٰ رضویہ جلد ہفتم صفحہ ۱۴۲)

س : کیا فرشتوں کو دیکھنا ممکن ہے؟
 ج : ہاں دیکھنا ممکن ہے۔
 (فتاویٰ حدیثیہ صفحہ ۱۴۵)

س : کیا کسی نے دیکھا بھی ہے؟
 ج : ہاں انبیاء کرام، صحابہ عظام اور اولیاء کرام اپنی بیداری میں فرشتوں کا مشاہدہ کرتے ہیں، لیکن ان کی صورتِ اصلیہ میں نہیں۔
 (زرقانی جلد اول صفحہ ۴۲۵، تفسیر عزیزی سورہ بقرہ صفحہ ۱۴۲)

س : حضرت جبریل حضرت میکائیل، حضرت اسرافیل، حضرت عزرائیل کا اصل نام اور کنیت کیا ہے؟
 ج : حضرت جبریل کا اصل نام عبد اللہ ہے لیکن امام سہیلی فرماتے ہیں کہ جبریل سریانی زبان کا

لفظ ہے جس کے معنی عبد الرحمن یا عبد العزیز کے ہیں۔ ایک قول یہ ہے کہ اصل نام عبد الجلیل اور کنیت ابو الفتح ہے۔ حضرت میکائیل کا اصل نام عبد الرزاق اور کنیت ابو لغناکم ہے حضرت اسرافیل کا اصل نام عبد الخالق اور کنیت ابو المنار فح ہے اور حضرت عزرائیل کا اصل نام عبد الجبار اور کنیت ابو یحییٰ ہے۔ (عمدة القاری جلد اول ص ۲۵، ص ۸۴)

س: کیا حضرت جبریل علیہ السلام کو ان کی اصلی صورت پر دیکھنا ممکن ہے؟

ج: ہاں ممکن ہے لیکن صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ دیکھا۔ ایک مرتبہ غار حرا میں، دوسری مرتبہ بدرۃ المنبتی پر۔ (صاوی جلد دوم ص ۵۷، زرقانی جلد اول ص ۵)

س: کیا نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی نبی نے نہ دیکھا؟

ج: ہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی نبی نے ان کو اصلی صورت پر نہیں دیکھا

(صاوی جلد چہارم ص ۱۱۵، سیرۃ طبری جلد دوم ص ۲۹۴)

س: حضرت جبریل علیہ السلام کن باتوں پر مامور ہیں؟

ج: ہوا چلانے، لشکروں کو فتح و شکست دینے، عذاب نازل کرنے، کفار و سرکش بادشاہوں کو ہلاک کرنے، بارگاہ الہی میں جا جتیں پیش کرنے، نبی اکرام کی بارگاہوں میں حاضر ہونے، وحی اور احکام الہی کے پہنچانے پر مامور ہیں۔ (تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص ۱۱۵)

س: حضرت جبریل علیہ السلام کی اصلی صورت کیسا ہے؟

ج: اصلی صورت یہ ہے کہ نوری جسم ہے۔ ان کے جسم میں چھ سو پر ہیں۔ اور ہر پر اس قدر کشادہ ہے کہ اس سے آسمان کا کنارہ چھپ جائے۔ اور ان سب پروں پر زبرد جڑ یا قوت و موتی حڑے ہوئے ہیں۔ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو دیکھا کہ سر آسمان میں ہے اور پاؤں زمین میں۔ اور مشرق و مغرب کا فاصلہ اس سے پُر ہو گیا،

(خازن ومعالم جلد ہفتم ص ۱۹۹، تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص ۲۸)

س: اللہ تعالیٰ نے حضرت جبریل علیہ السلام کو کس قدر قوت دی ہے؟

ج: اللہ تعالیٰ نے انھیں اتنی طاقت و قوت عطا فرمائی ہے کہ آسمان سے زمین تک باوجود اس قدر فاصلہ کے پلک مارنے کے وقفہ میں اُتر بھی آتے ہیں اور چڑھ بھی جاتے

ہیں۔ (خازن و معجم جلد ہفتم صفحہ ۱۶۹)

س : حضرت جبریل امین کس نبی کی بارگاہ میں کتنی مرتبہ حاضر ہوئے ؟

ج : حضرت آدم علیہ السلام کی بارگاہ میں بارہ مرتبہ، حضرت ادریس علیہ السلام کی خدمت میں چار مرتبہ، حضرت نوح علیہ السلام کی خدمت میں پچاس مرتبہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں، بیالیس مرتبہ حضرت یعقوب علیہ السلام کی خدمت میں، چار مرتبہ حضرت یوسف علیہ السلام کی خدمت میں، تین مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں۔ چار سو مرتبہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں دس مرتبہ اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چوبیس ہزار مرتبہ حاضر ہوئے۔ (مواہب لدنیہ جلد ۲۲، نزہۃ القانی جلد ۲۲)

س : کیا اب بھی حضرت جبریل علیہ السلام روئے زمین پر آتے ہیں ؟

ج : ہاں حدیث شریف میں ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام اس بندہ مومن کی موت کے وقت حاضر ہوتے ہیں جس کی وفات طہارت پر ہو۔ (تذوئی حدیثیہ صفحہ ۱۲۹)

س : حضرت اسرافیل علیہ السلام کن باتوں پر مامور ہیں ؟

ج : صور پھونکنے، انسانوں اور جانوروں میں رُوح پھونکنے اور لوح محفوظ پر مامور ہیں۔ اور حضرت جبریل و میکائیل و عزرائیل علیہم السلام کو احکام الہی بھی پہنچاتے ہیں۔ یوحنا و ایت میں ہے کہ رات کی بارہ ساعتوں میں بارہ اذانیں کہتے ہیں۔ ہر ساعت کی علیحدہ اذان ہے۔ ان کی اذانوں کو انسان و جنات کے علاوہ ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمین کے تمام فرشتے سنتے ہیں۔ (تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص ۳۱ پارہ ۳۰ ص ۲۶)

س : کیا حضرت اسرافیل علیہ السلام لوح محفوظ کی باتوں کو جانتے ہیں ؟

ج : ہاں حضرت اسرافیل علیہ السلام کو لوح محفوظ کی پوشیدہ باتوں پر بھی اطلاع ہے وہ صاحب لوح کہلاتے ہیں۔ ان کے متعلق یہ فضیلت وارد ہے کہ جب زمین و آسمان میں کسی چیز کے متعلق ارادہ الہی ہوتا ہے تو لوح محفوظ خود بلند ہو کر ان کے روبرو ہو جاتی ہے یا سوقت اس میں نظر کرتے ہیں اور اس مقدر بات میں غور کرتے ہیں۔ اگر وہ اعمال کی جنس سے ہوتی ہے تو حضرت جبریل علیہ السلام کو اس کا حکم فرماتے ہیں اور

اگر وہ حضرت میکائیل علیہ السلام کے کاموں سے تعلق رکھتی ہے تو اس پر حضرت میکائیل علیہ السلام کو مامور کر دیتے ہیں اور اگر حضرت عزرائیل علیہ السلام کی خدمت سے تعلق رکھتی ہے تو حضرت عزرائیل علیہ السلام کو اس پر باخبر کر دیتے ہیں۔ (تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص ۳۰)

س : حضرت اسرافیل علیہ السلام کا طول و عرض کس قدر ہے ؟

ج : اس کی حقیقت تو خدا جانے البتہ بعض روایات سے اس قدر ثابت ہوتا ہے کہ اُن کا ایک پر جانب مشرق میں ہے اور ایک پر جانب مغرب میں اور عرش اعظم اُن کے کاندھے پر ہے۔ لیکن کبھی عظمت الہی کی بجلی سے اتنے سمٹ جاتے ہیں کہ چھوٹی چڑیا کی مانند ہو جاتے ہیں۔ (تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص ۳۰)

س : کیا حضرت اسرافیل علیہ السلام بھی کسی نبی کی خدمت میں حاضر ہوئے ؟

ج : نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی نبی کی خدمت میں حاضر نہیں ہوئے اور نہ ہوں گے۔

(موسم بدیع جلد اول ص ۴۵)

س : حضرت اسرافیل علیہ السلام کس جگہ سے صور پھونکیں گے ؟

ج : بیت المقدس کی ایک چٹان پہ کھڑے ہو کر صور پھونکیں گے۔ (صاوی جلد سوم ص ۵۴)

س : حضرت میکائیل علیہ السلام کن باتوں پر مامور ہیں ؟

ج : بارش برسانے، زمین سے سبزہ اُگانے، حضرت جبریل علیہ السلام کی امداد و اعانت کرنے اور مخلوق کے ذرق معین کرنے پر مامور ہیں۔ (تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص ۳۰)

س : حضرت میکائیل علیہ السلام کے فضائل کیا ہیں ؟ [تکمیل ایمان ص ۴۵]

ج : حدیث شریف میں ہے کہ بیت مَمُور جو خانہ کعبہ کے اوپر ساتویں آسمان میں فرشتوں

کا قبلہ ہے آسمان کے فرشتے اس میں جمع ہو کر جماعت کا انتظار کرتے ہیں، حضرت

میکائیل علیہ السلام امام بنتے ہیں اور سب فرشتوں کو نماز پڑھاتے ہیں۔ (تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص ۳۰)

س : حضرت عزرائیل علیہ السلام کن باتوں پر مامور ہیں ؟

ج : روحوں کو قبض کرنے اور بیماریوں اور آفتوں پر مقرر ہیں۔ (تفسیر عزیزی جلد ۲، تکمیل ایمان ص ۴۵)

س : کیا حضرت عزرائیل علیہ السلام تنہا روحوں کو قبض فرماتے ہیں ؟

ج : بعض کی روح تنہا قبض کرتے ہیں، لیکن اکثر اپنے ماتحت فرشتوں کے ساتھ مل کر قبض کرتے ہیں ان کے ماتحت بہت سے فرشتے ہیں یہ ان کے سردار ہیں۔ (شرح الصدور ص ۲۲)

س : حضرت عزرائیل علیہ السلام ایک ہی آن میں کتنی روحوں قبض فرما سکتے ہیں ؟

ج : ایک لاکھ روحوں قبض کر لیتے ہیں۔ حضرت ملک الموت کی قدرت تمام اہل مشرق و مغرب اور تمام دریاؤں اور پہاؤں کے رہنے والوں پر ایسی ہے جیسے کسی شخص کے سامنے دسترخوان ہو۔ اب وہ جو چاہے اٹھالے نواہ مرنے والا مشرق میں ہو یا مغرب میں نیز اتنی روحوں کو قبض کرنے کے باوجود عبادت الہی میں بھی مشغول رہتے ہیں۔

س : کیا حضرت ملک الموت روح قبض کرنے کے بعد خود لیکر جاتے ہیں یا دوسرے فرشتوں کے حوالے کر دیتے ہیں ؟

ج : مومن کی روح فرشتہ رحمت اور کافر کی روح فرشتہ عذاب کے حوالے کر دیتے ہیں۔

س : حضرت ملک الموت کے ساتھ کتنے فرشتے ہوتے ہیں ؟

ج : چودہ فرشتے ہوتے ہیں۔ سات رحمت کے (اور سات عذاب کے)۔ (صادی جلد دوم ص ۱۹) اور بقول بعض پانچ سو ہوتے ہیں۔ (شرح الصدور ص ۲۳)

س : کیا حضرت ملک الموت صرف انسانوں کی روح قبض کرتے ہیں یا ہر جانور کی ؟

ج : حقیقت تو خدا کو معلوم البتہ حدیث شریف میں ہے کہ جانوروں اور کیڑوں مکوڑوں کی روحوں تسبیح میں ہیں۔ جب ان کی تسبیح ختم ہو جاتی ہے تو ان پر موت طاری ہو جاتی ہے۔ ان کی موت ملک الموت کے قبضے میں نہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ ان جانوروں کی زندگی بلا واسطہ ملک الموت ختم کر دیتا ہے۔ بعض روایت میں ہے کہ ملک الموت صرف انسانوں کی روح قبض کرتے ہیں۔ باقی ایک فرشتہ جنات کی اور ایک فرشتہ شیاطین کی اور ایک فرشتہ چرندوں، پرندوں، درندوں، مچھلیوں، کیڑوں مکوڑوں کی روح قبض کرنے پر مامور ہے۔ بعض روایت میں ہے کہ ملک الموت ہر

جاندار یعنی انسان و جن اور تمام بہائم کی روح قبض فرماتے ہیں۔

(شرح الصدور ص ۲، فتاویٰ مدنیہ ص ۲، زیوت فی حدود ص ۵)

س : کیا یہ روایت صحیح ہے کہ پہلے ملک الموت لوگوں کے پاس کھلم کھلا آتے تھے لیکن جب سے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آپکی آنکھ بھوپڑ دی تب سے مخفی ہو کر آنے لگے؟

ج : ہاں یہ روایت درست ہے۔ (شرح الصدور ص ۲، الاتحاف ص ۱)

س : حضرت عزرائیل علیہ السلام کو روح قبض کرنے پر مامور کرنے کی کیا وجہ ہے؟

ج : یہ اور فرشتوں کے اعتبار سے زیادہ سخت ہیں اس لئے انھیں کو روح قبض کرنے پر مامور کیا گیا۔ (خزان جلد اول ص ۵۹)

س : کرائما کا تبین کون سے فرشتے ہیں؟

ج : وہ فرشتے ہیں جو بنی آدم کے اقوال و افعال اور اچائی و برائی لکھتے ہیں۔ بندہ جب کوئی نیکی کرتا ہے تو دائینی طرف کا فرشتہ فوراً دس گنا کر کے لکھتا ہے اور یہ فرشتہ بائیں طرف کے بُرائی لکھنے والے فرشتہ پر امین بھی ہے۔ اور جب کوئی برائی کرتا ہے تو دہنی طرف والا فرشتہ بائیں طرف والے سے کہتا ہے ابھی نہ لکھ شاید کہ وہ بندہ تو بہ کرے اور اگر تو یہ نہیں کرتا ہے تو بائیں طرف والا فرشتہ اس کے نامہ اعمال میں ایک گناہ لکھ دیتا ہے۔ (خازن جلد اول ص ۵۹)

س : ہر آدمی کے ساتھ کتنے فرشتے ہوتے ہیں؟

ج : چار فرشتے ہوتے ہیں، دو فرشتے دن اور دو فرشتے رات میں رہتے ہیں اور رات و دن کے اعمال کے دفتر بھی علیحدہ علیحدہ ہوتے ہیں۔ (تفسیر عزیزی پارہ میں ص ۸۷)

س : کیا یہ فرشتے ہر وقت آدمی کے ساتھ رہتے ہیں یا کسی وقت جدا بھی ہوتے ہیں؟

ج : اصح قول یہ ہے کہ پیشاب پاخانہ اور عیبتی کے وقت دور ہو جاتے ہیں۔

(رد المحتار جلد اول ص ۲، خازن و معالم جلد ہفتم ص ۹۵)

س : کیا کرائما کا تبین ہمارے ساتھ مہربانی کرتے ہیں؟

ج : ہاں ان کی مہربانی اور ان کا کرم یہ ہے کہ انسان کے تمام بُرے اعمال و رپوشیدہ باتوں پر آگاہ اور واقف ہوتے ہیں لیکن کسی کے سامنے ظاہر نہیں کرتے ورنہ کسی

کو رسوا کرتے ہیں۔ اسی طرح اگر کوئی ایک نیکی کرتا ہے تو اس کا ثواب دس گنا لکھتے ہیں اور اگر کوئی نیکی کا ارادہ کرتا ہے مگر کسی رکاوٹ کی وجہ سے نہ کر سکا تو اس کے نامہ اعمال میں ایک نیکی کا ثواب لکھ دیتے ہیں اور اگر کوئی گناہ کا ارادہ کرتا ہے لیکن خوفِ خداوندی سے نہ کیا تو اسکو بھی نیکی کے حساب میں شمار کر کے ایک نیکی کا ثواب لکھتے ہیں۔ اسی طرح اگر کسی سے کوئی گناہ صادر ہوتا ہے تو چھ گھنٹے تک مہلت دیتے ہیں۔ نامہ اعمال میں کچھ نہیں لکھتے شاید کہ بندہ مادم ہو کر توبہ کر لے، یا کوئی ایسا نیک کام کر لے جو اس گناہ کو مٹا کر دے۔ اگر اتنی دیر تک بھی بندہ توبہ نہیں کرتا اور نہ ہی کوئی نیک کام کرتا ہے تو اس کے نامہ اعمال میں ایک گناہ لکھ دیتے ہیں۔ پھر جب کبھی وہ توبہ واستغفار کرتا ہے یا کوئی اچھا کام بجالاتا ہے تو اس مکتوبہ گناہ کو نامہ اعمال سے مٹا دیتے ہیں۔ (تفسیر عزیزی)

س : انسان کے مرنے کے بعد پھر وہ کرائیما کا تبین کہاں جاتے ہیں؟

ج : جب انسان مرجاتا ہے تو کرائیما کا تبین بارگاہِ خداوندی میں عرض کرتے ہیں اے رب ہمارے کام ختم ہو گیا، تیرا بندہ دارِ اعمال سے نکل گیا، اجازت دے کہ ہم آسمان پر آئیں اور تیری عبادت کریں۔ رب تبارک و تعالیٰ جواب دیتا ہے کہ میرا آسمان عبادت کرنے والوں سے بھرا ہے تمہاری کچھ حاجت نہیں۔ پھر عرض کرتے ہیں الہی ہمیں زمین میں جگہ دے، ارشاد ہوتا ہے میری زمین عبادت کرنے والوں سے بھری ہے تمہاری کچھ حاجت نہیں۔ عرض کرتے ہیں اے اللہ اب ہم کیا کریں۔ ارشاد ہوتا ہے میرے بندے کی قبر پر کھڑے ہو کر قیامت تک تسبیح و تہلیل اور تکبیر پڑھو اور اس کا ثواب میرے بندے کیلئے لکھتے رہو۔ اور کافر کے فرشتوں کو حکم ہوتا ہے کہ اس کی قبر پر واپس جاؤ اور قیامت تک اس پر لخت کرو۔ (رد المحتار جلد ۱۰ ص ۲۸۱، شریعت ص ۲۸۱)

س : حفظہ کون سے فرشتے ہیں؟

ج : وہ فرشتے ہیں جو بنی آدم کی جسمانی بلاؤں و آفتوں کی حفاظت کرتے ہیں اور ان کے رزق اور اعمال کی حفاظت کرتے ہیں۔ یہ فرشتے دن کے علیحدہ اور رات کے علیحدہ ہوتے ہیں۔ ان کا اجتماع نماز فجر اور نماز عصر میں ہوتا ہے۔ رات کے فرشتے نماز فجر تک

اپنا کام کرتے ہیں اور بعد نماز فجر چلے جاتے ہیں۔ اور دن کے فرشتے اس وقت سے نماز عصر تک محافظت کرتے ہیں اور بعد نماز عصر روانہ ہو جاتے ہیں۔ پھر رات کے فرشتے اس وقت سے نماز فجر تک نگہبانی کرتے ہیں۔ جب یہ فرشتے اوپر جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ باوجود اپنے علم ذاتی کے ان فرشتوں سے دریافت کرتا ہے تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا ہے، فرشتے جواب دیتے ہیں اے رب العالمین ہم نے ان کو نماز پڑھتے ہوئے چھوڑا ہے اور جب ہم ان کے پاس گئے تھے اس وقت بھی وہ نماز میں مشغول تھے۔

(خازن و معالم جلد چہارم ص ۷۰، زاد المعاد جلد دوم ص ۸۲)

س: ہر بندے کے ساتھ کتنے ہوتے ہیں؟

ج: اس سلسلے میں مختلف اقوال ہیں، دو، چار، پانچ، دس، ایک سو ساٹھ، تین سو ساٹھ۔

(رد المحتار جلد اول ص ۳، زاد المعاد جلد ششم ص ۸۲)

س: اتنے فرشتے کن کن چیزوں کی حفاظت کرتے ہیں؟

ج: دو فرشتے تو اعمال کی حفاظت کرتے ہیں جو کرائے کا تبین کہلاتے ہیں جن کا بیان گزریا۔ باقی ایک فرشتہ آنکھوں کی حفاظت کیلئے مقرر ہے کہ آنکھوں کو اذیت کی چیزوں سے بچاتا، اور ایک فرشتہ پیشانی کی نگرانی کرتا ہے کہ وہ اگر خدا کا ذکر کرے تو اسکو بلند کرے اور سر کی کرے تو اس کو جھکائے اور ایک فرشتہ منہ کی حفاظت کرتا ہے کہ اس میں تکلیف نہ آئے والا کوئی جانور داخل نہ ہو۔ اور ایک فرشتہ بندے کے سونے جانے میں جن والنس اور حیوانات سے حفاظت کرتا ہے۔ اور جو چیز تکلیف دینے کی آتی ہے تو یہ فرشتہ اس سے کہتا ہے پیچھے ہٹ۔ اور دو فرشتے دونوں ہونٹوں پر مقرر ہیں کہ جب انسان درود شریف پڑھتا ہے تو اسکی حفاظت کرتے ہیں۔ (تفسیر ابن جریر جلد ثالث ص ۷۰، زاد المعاد ص ۸۲)

س: زبانیہ کون سے فرشتے ہیں۔

ج: وہ فرشتے ہیں جنکو اللہ تعالیٰ نے دوزخیوں پر عذاب دینے کیلئے مقرر کیا ہے، یہ نہایت سخت اور قوی ہیں۔ ان میں خدا نے نرمی اور رحم پیدا ہی نہ کیا۔ ان میں سے ایک فرشتہ ستر ہزار دوزخیوں کو ایک دفعہ جہنم میں جھونک دے گا، ان کی

انیس ہے اور ان سب کے سردار مالک ہیں جو خازن نار ہیں پھر ہر ایک کے ماتحت اتنے فرشتے ہیں جن کا شمار اللہ ہی جانتا ہے۔

(خازن و معالم جلد ہفتم ص ۱۸، ذائقہ خوب ص ۳۶)

س : کروہین کون سے فرشتے ہیں؟

ج : یہ خواص فرشتوں میں سے ہیں، عرش بریں کے گرد اگر دصف بنائے ہوئے تسبیح و تکبیر میں مشغول ہیں، عرش اعظم کے گرد اگر فرشتوں کی ستر ہزار صفیں ہیں کچھ صف گئے اور کچھ صف پیچھے یہ عرش کا طواف کرتے ہیں۔ ایک صف آتی ہے تو دوسری جاتی ہے۔ جب آپس میں بعض سے بعض ملتے ہیں تو ایک صف والے لا الہ الا اللہ تو دوسری والے اللہ اکبر کہتے ہیں۔

(خازن و معالم جلد ششم ص ۵)

س : کیا کروہین و عرش اعظم کے اٹھانے والے فرشتے صرف ذکر الہی کرتے ہیں؟

ج : نہیں۔ ان کے متعلق یہ بھی وارد ہے کہ یہ مسلمانوں کیلئے استغفار چاہتے ہیں اور یہ دعائیں لگتے ہیں کہ اے ہمارے رب تیری رحمت و عفو میں ہر چیز سمائی ہے تو انھیں بخش دے جنہوں نے توبہ کی اور تیری راہ پر چلے اور انھیں عذاب دوزخ سے بچا اور جنت میں داخل کر جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے۔

(قرآن مقدس، سورہ المؤمن)

(خازن و معالم جلد ششم ص ۵)

صحابہ کا بیان

س : صحابی کسے کہتے ہیں۔

ج : ان حضرات کو کہتے ہیں جنہیں بحالتِ اسلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات کا شرف حاصل ہوا اور وہ اسلام ہی پر وفات پائے جیسے ورقہ بن نوفل،

یا شرفِ ملاقات زمانہ نبوت سے قبل حاصل ہوا اور زمانہ نبوت سے پہلے ہی ملتِ ابراہیمی پر انتقال فرما گئے جیسے زید بن عمرو بن نفیل یا بحالتِ اسلام شرفِ ملاقات حاصل ہونے کے بعد اسلام سے چھڑ گئے اور پھر زمانہ حیاتِ پاک ہی میں اسلام قبول کر لیا جیسے عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ، (رد مختار جلد اول ص ۱۰۰)

س : کل صحابہ کتنے ہیں ؟ [بشیر نقاری ص ۱۲، ص ۱۳]

ج : ایک لاکھ چوبیس ہزار۔ (زرغانی جلد ہفتم ص ۲۸۸، المفوض حصہ سوم ص ۵۹)

س : ایتک کتنے صحابہ کے نام معلوم ہو سکے ہیں ؟

ج : جن کے نام معلوم ہو سکے ہیں سات ہزار ہیں۔ (المفوض حصہ سوم ص ۵۹)

س : کیا صحابی ہونے کیلئے بلوغ شرط ہے ؟

ج : نہیں بلکہ غیر عاقل بچہ بھی صحابی ہو سکتا ہے اگر اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات

کا شرف حاصل ہو۔ جیسے امام حسن و امام حسین اور عبداللہ بن زبیر اور محمد بن ابوبکر

رضی اللہ عنہم صحابی ہیں۔ (بشیر نقاری ص ۲۱)

س : کیا انسان کی طرح جنات اور فرشتوں کو بھی صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے ؟

ج : ہاں یہ حضرات بھی صحابی کی تعریف میں داخل ہیں اور انھیں بھی صحابی ہونے کا شرف

حاصل ہے۔ ۱۔ زرقانی جلد اول ص ۲۲۰ جلد ہفتم ص ۲۸۰، تکمیل الایمان ص ۱۰، بشیر نقادی ص ۱۲۵

س : کیا کچھ پیغمبر بھی صحابی ہیں جن کو دیکھنے والے تابعی ہوں گے۔

ج : ہاں وہ انبیاء جنہوں نے اپنی ربوبی حیات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو زمین پر جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت الیاس علیہ السلام کہ انھوں نے بیت المقدس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا وہ صحابی ہیں اسی طرح حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم صحابی ہیں ان کو دیکھنے والے تابعی ہوں گے۔ (اصادی جلد سوم ص ۲۸۰)

س : تمام صحابہ میں سب سے افضل کون ہیں ؟ [الملفوظ حصہ چہارم ص ۱۲۸]

ج : حضرت ابوبکر صدیق، پھر عمر فاروق، پھر عثمان غنی، پھر علی مشکک رضی اللہ عنہم۔ (مواہب مدنی جلد اول ص ۱۲۸)

س : خلافت راشدہ کسے کہتے ہیں اور اس کے مصداق کون کون ہوئے ؟

ج : خلافت راشدہ اس خلافت کو کہتے ہیں جو منہاج نبوت پر ہو۔ جیسے شافعی اور امام حسن مجتبیٰ اور عمر بن عبدالعزیز کی خلافت اور انہ زمانہ میں حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہم ایسی خلافت قائم فرمائیں گے۔ (الملفوظ حصہ سوم ص ۵۹)

س : خلافت راشدہ کتنے سالوں تک رہی ؟

ج : پہلے تیس سال، پھر بعد میں حضرت عمر بن عبدالعزیز کی خلافت راشدہ ڈھائی سال تک رہی۔ (شرح فقہ کبیر علی قاری ص ۶۸، نہ س ص ۱۲۸)

س : خلفاء راشدین میں کن کی خلافت کتنے سال رہی ؟

ج : حضرت ابوبکر صدیق کی خلافت ڈھائی سال، حضرت عمر فاروق کی ساڑھے دس سال، حضرت عثمان غنی کی بارہ سال، حضرت علی کی خلافت چار سال نو ماہ رہی، پھر حضرت امام حسن چھ ماہ خلیفہ رہے۔ (شرح فقہ کبیر علی قاری ص ۶۸، نہ س ص ۱۲۸)

س : خلفاء راشدین میں سے کن کن کی عمر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر کے برابر ہوئی ؟

ج : حضرت ابوبکر صدیق، عمر فاروق اور علی رضی اللہ عنہم کی ہوئی۔

(مسند امام اعظم ص ۱۱۳، الملفوظ حصہ اول ص ۹)

س : وہ دس صحابی کون ہیں جن کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنتی ہونے کی بشارت دی ؟

ج : حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی، حضرت علی مرتضیٰ، حضرت زبیر، حضرت طلحہ، حضرت عبدالرحمن بن عوف، حضرت ابوعبیدہ بن الجراح، حضرت سعید بن زید، حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہم۔ (ابن ماجہ جلد اول ص ۱۸۱، شرح فقہ کبیر علی قاری ص ۱۹۱)

س : کیا جنتی ہونے کی بشارت انھیں کے ساتھ مخصوص ہے یا ان کے علاوہ بھی کسی کیلئے جنتی ہونے کی بشارت ہے ؟

ج : ہاں ان کے علاوہ بھی کچھ حضرات کیلئے جنتی ہونے کی بشارت ہے، جیسے حضرت فاطمہ زہرا، حضرت امام حسن و حسین، حضرت خدیجہ الکبریٰ، حضرت عائشہ صدیقہ، حضرت حمزہ، حضرت عباس، حضرت سلمان فارسی، حضرت صہیب رومی، حضرت عمار بن یاسر، حضرت جعفر طیار، محمد اہل بدر و اہل حدیبیہ اور اہلبیت رضوان۔

(تکمیل الایمان ص ۶۵، شرح فقہ کبیر علی قاری ص ۱۸۱)

س : وہ کون سے مقدس صحابی ہیں جن کے ہاتھ پر عشرہ مبشرہ میں سے پانچ صحابی ایمان لائے ؟

ج : حضرت ابوبکر صدیق ہیں جن کے ہاتھ پر حضرت عثمان، حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت سعد بن وقاص، حضرت عبدالرحمن بن عوف ایمان لائے۔ (سیرۃ نبوی ج ۱ ص ۱۸۱)

س : وہ کون سے صحابی ہیں جنکو اللہ تعالیٰ نے اپنا سلام کہلوا یا ؟

ج : حضرت ابوبکر صدیق۔ (تفسیر عزیزی پارہ تیس ص ۲۰۸)

س : حضرت ابوبکر صدیق کی ولادت کس سن میں ہوئی ؟

ج : عام الفیل کے تین سال بعد۔ (تاریخ خلفاء ص ۲۵)

س : وہ کون سے صحابی ہیں جن سے میدان محشر میں کوئی حساب نہیں لیا جائیگا ؟

ج : حضرت ابوبکر صدیق۔ (تواریخ ص ۱۸۱)

س : وہ کون سے صحابی ہیں جو اپنے ماں باپ کی زندگی میں خلیفہ بنے ؟

ج : حضرت ابو بکر صدیق۔ (تاریخ الخلفاء ص ۵۷)

س : وہ کون سے صحابی ہیں جو اس امت پر سب سے زیادہ مہربان ہیں ؟

ج : حضرت ابو بکر صدیق۔ (الشرف الموبد ص ۱۱۴)

س : وہ کون سے صحابی ہیں جنہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں لوگوں کو نمازیں پڑھائیں ؟

ج : حضرت ابو بکر صدیق ہیں کہ تین دن میں سترہ وقت کی نمازیں پڑھائیں۔

(مدارج النبوة جلد دوم ص ۵۷، نزہۃ القاری جلد سوم ص ۳۸)

س : وہ کون سے صحابی ہیں جن کے پیچھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازیں پڑھیں ؟

ج : حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں کہ مرض وفات میں نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ

وسلم نے ان کے پیچھے تین وقت کی نمازیں پڑھیں اور حالت سفر میں حضرت عبدالرحمن

بن عوف کے پیچھے فجر کی نماز پڑھی۔ (موسس مدنیہ جلد اول ص ۷۲)

س : آپ کی مثال کس سن میں ہوا ؟

ج : ستائیس برس۔ (تاریخ الخلفاء ص ۶۷)

س : آپ کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی ؟

ج : حضرت عمر نے۔ (تاریخ الخلفاء ص ۶۸)

س : وہ کون سے صحابی ہیں جو دین کے معاملے میں سب سے زیادہ سخت ہیں ؟

ج : حضرت عمر فاروق۔ (الشرف الموبد ص ۱۱۵)

س : وہ کون سے صحابی ہیں جن کے مسلمان ہونے پر آسمان کے فرشتوں میں خوشی کی لہر

دوڑ گئی ؟

ج : حضرت عمر فاروق۔ (زرقانی جلد اول ص ۲۷)

س : جس وقت حضرت عمر فاروق نے اسلام قبول کیا تو مسلمانوں کی تعداد کتنی پہنچ گئی تھی ؟

ج : اس وقت اتنا لیس مرد اور اکیس عورتیں اسلام لاپچی تھیں، حضرت عمر سے چالیس

مردوں کی تعداد پوری ہوئی۔ (زرقانی جلد اول ص ۲۷، تاریخ الخلفاء ص ۷۸)

س : آپکی ولادت کس سن میں ہوئی ؟

(تاریخ الخلفاء ص ۱۰)

ج : عام الفیل کے تیرہ سال بعد ۔

س : آپکو کس نے شہید کیا ؟

(تاریخ الخلفاء ص ۱۵)

ج : ابو لؤلؤ مجوسی نے ۔

س : آپکی نماز جنازہ کس نے پڑھائی ؟

(تاریخ الخلفاء ص ۱۹)

ج : حضرت صہیب رومی نے ۔

س : آپکی عمر مبارک کتنی ہوئی ؟

(تاریخ الخلفاء ص ۱۹)

ج : ترسیٹھ سال ۔

س : وہ کون سے صحابی ہیں جن کی سخاوت مشہور ہے ؟

(الشرق الموبد ص ۱۴)

ج : حضرت عثمان غنی ۔

س : وہ کون سے صحابی ہیں جنکی شفاعت سے ایسے ستر ہزار افراد بغیر حساب و کتاب جنت میں رہیں گے جو جہنم کے مستحق ہو چکے ہوں گے ؟

(زرقا فی حبد سوم ص ۵)

ج : حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ۔

س : آپکی ولادت کس سن میں ہوئی ؟

(تاریخ الخلفاء ص ۱۰)

ج : عام الفیل کے چھ سال بعد ۔

س : آپکی عمر کتنی ہوئی ؟

(تاریخ الخلفاء ص ۱۰)

ج : بیاسی سال ۔

س : آپکو کس نے شہید کیا ؟

(تاریخ الخلفاء ص ۱۰)

ج : مصر کے ایک آدمی نے جس کا نام حمزہ تھا ۔ یا اسود التجیبی نے ۔

[تبصرة الباری ص ۱۴]

س : آپکی نماز جنازہ کس نے پڑھائی ؟

(تاریخ الخلفاء ص ۱۹)

ج : حضرت زبیر نے ۔

س : آپکو کہاں دفن کیا گیا ؟

(تاریخ الخلفاء ص ۱۴)

ج : جنت البقیع شریف میں ۔

س : وہ کون سے صحابی ہیں جنکی طرف دیکھنا عبادت ہے ؟

ج : حضرت علی مرتضیٰ -
(اشرف الموبد ص ۱۱۱)

س : وہ کون سے صحابی ہیں جو سب سے بہتر فیصلہ کرنے والے ہیں ؟

ج : حضرت علی مشکلاکشا -
(اشرف الموبد ص ۱۱۱)

س : آپ کا لقب گرار کس نے رکھا اور کیوں رکھا -

ج : آپ کا یہ لقب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھا، کیونکہ گرار کے معنی بار بار حملہ کرنے والے

کے ہیں، اور حضرت علی بھی دشمن پر بار بار حملہ کرنے والے تھے، اس لئے آپ کا یہ لقب

رکھا گیا۔
(غیاث اللغات ص ۳۵۸)

س : آپ کی ولادت کب اور کہاں ہوئی ؟

ج : عام الفیل کے تیس سال بعد خانہ کعبہ میں ہوئی۔
(سیرۃ حلبی جلد اول ص ۱۶۵)

س : آپ کو کس نے شہید کیا ؟

ج : عبدالرحمن بن ملجم نے
(تاریخ الخلفاء ص ۱۲۳)

س : نماز جنازہ کس نے پڑھائی ؟

ج : حضرت حسن نے پڑھائی اور کوفہ کے دارالامارۃ میں دفن کئے گئے۔ (تاریخ الخلفاء ص ۱۲۳)

س : آپ کی عمر مبارک کتنی ہوئی ؟

ج : ترسیٹھ سال۔
(مسند امام اعظم ص ۱۱۳)

س : وہ کون کون سے صحابی ہیں جن کیلئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ماں باپ کو جمع

فرمایا، یعنی فداک ابی و اخی فرمایا ؟

ج : حضرت زبیر بن عوام، حضرت سعد بن وقاص اور حضرت طلحہ -

(ابن ماجہ جلد اول ص ۵۹، نزہۃ القاری جلد اول ص ۲۸۲)

س : وہ کون سے صحابی ہیں جنکی شکل میں حضرت جبرئیل تشریف لاتے تھے ؟

ج : حضرت وحیہ کلبی۔
(مدارج النبوة جلد دوم ص ۱۲)

س : وہ کون سے صحابی ہیں جنکو حضرت جبرئیل نے سلام کہا ؟

ج : حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ۔
(زرقانی جلد دوم ص ۳۸)

س : وہ کون سے صحابی ہیں جنکی تنہا گواہی دو مردوں کے برابر ہے ؟

ج : حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ۔
(بخاری شریف جلد اول ص ۳۹)

س : وہ کون سے مقدس صحابی ہیں جن کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا بیٹا بنا لیا تھا ؟

ج : حضرت زید بن حارثہ۔
(جدید شریف ص ۳۵)

س : وہ کون سے صحابی ہیں جنکو قیامت کے دن علماء کا امام بنایا جائیگا ؟

ج : حضرت معاذ بن جبل ہیں کہ قیامت کے دن سب علماء کے آگے ہوں گے۔ (کنز العمال)

س : وہ کون سے صحابی ہیں جن کے جنازے پر ستر ہزار فرشتے حاضر ہوئے ؟

ج : حضرت سعد ابن معاذ۔
(زرقانی جلد دوم ص ۳۹)

س : وہ کون سے صحابی ہیں جن کی عمر سب سے زیادہ لمبی ہوئی ؟

ج : حضرت سلمان فارسی ہیں کہ آپ کی عمر پڑھائی سو سال ہوئی اور بعض نے ساڑھے تین سو

سال بیان کی۔ حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ انھوں نے حضرت عیسیٰ

علیہ السلام کا زمانہ بھی پایا ہے۔
(مشکوٰۃ اسماء الرجال ص ۵۵)

س : وہ کون سے صحابی ہیں جن کا انتقال سب سے بعد میں ہوا ؟

ج : حضرت ابوالطفیل عامر بن واثلہ۔
(مشکوٰۃ اسماء الرجال ص ۵۵، بحوالہ فضیل بدیع ص ۲۲)

س : وہ کون سے تابعی ہیں جن کے ہاتھ پر صحابی مسلمان ہوئے ؟

ج : شہنشاہ حبشہ نجاشی ہیں جن کے ہاتھ پر عمرو بن عاص صحابی مسلمان ہوئے۔

س : وہ کون سی صحابیہ ہیں جنکو اللہ تعالیٰ نے اپنا سلام بھجوایا ؟

ج : حضرت خدیجۃ الکبریٰ۔
(شرح سفر سعادت ص ۳۴)

س : وہ کون سی صحابیہ ہیں جنکو حضرت جبریل نے سلام کہلوایا ؟

ج : حضرت عائشہ صدیقہ۔
(شرح سفر سعادت ص ۳۴)

س : وہ کون سی صحابیہ ہیں جنکی قبر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر کیلئے لیٹ گئے پھر اس صحابیہ کو اس میں دفن کیا گیا ؟

ج : فاطمہ بنت اسد والدہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہیں۔
(حبیب مستوب ص ۳۴)

تخلیق انسان کا بیان

س : انسان کی تخلیق کا طریقہ کیا ہے ؟
ج : حضرت آدم اور بنی آدم دونوں کی تخلیق کے طریقے مختلف ہیں۔

حضرت آدم کی تخلیق کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے مٹی کا خمیر ہوا، پھر صورت بنی، پھر اس میں رُح ڈالی گئی۔ اور بنی آدم کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے لطفہ تھا، پھر وہ خون کی بوند بنا، پھر گوشت کا ٹکڑا ہوا، پھر اعضا کی کلیاں بھوٹیں، پھر صورت بنی، پھر اس میں رُح ڈالی گئی۔
(ہدایۃ امبارکہ ص ۲)

س : آدم علیہ السلام کی تخلیق میں کتنا عرصہ لگا ؟

ج : اکیسویں سال۔ تفصیل یہ ہے کہ حضرت عزرائیل علیہ السلام پوری روئے زمین سے ایک مشت خاک اٹھا کر لے گئے۔ فرشتوں نے بحکم خداوندی اس مشت خاک میں پانی ملا کر گارا بنایا، وہ گارا چالیس سال تک یوں ہی رہا۔ پھر وہ بدبودار سیاہ ہو گیا۔ اور چالیس سال تک ایسا ہی رہا۔ اس کے بعد خداوند قدوس نے اپنے دست قدرت سے قالب آدم کو تیار کیا اور اسکی صورت بنائی۔ یہاں تک کہ وہ خشک ہو کر کھنکھانے لگی۔ پھر اس پر اتنا ایس سال غم کی بارش اور ایک سال راحت و سرور کی بارش ہوئی اس کے بعد اس میں روح ڈالی گئی تو وہ ایک انسان ہو گیا۔

(روح البیان جلد اول ص ۶۸، تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص ۱۴، خازن معالم جلد ہفتم ص ۱۵)

س : حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق کہاں ہوئی ؟

ج : اکثر مفسرین فرماتے ہیں کہ جنت عدن میں ہوئی۔
(روح البیان جلد اول ص ۶۸)

اور کچھ حضرات فرماتے ہیں کہ مکہ معظمہ اور طائف کے درمیان وادی نعمان میں ہوئی۔

(تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص ۴۶، اشعۃ اللمعات جلد چہام ص ۴۵)

س: حضرت حوّا کیسے اور کہاں پیدا ہوئیں؟

ج : اس سلسلے میں دو روایتیں ہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ دنیا ہی میں حضرت آدم کی بائیں پسلی سے پیدا ہوئیں۔ دوسری روایت یہ ہے کہ جنت عدن میں پیدا ہوئیں

(صاوی جلد سوم، تفسیر عزیزی، سوم، بقدر ص ۱۵۸)

مس: شکم مادر میں نطفہ قرار پانے کے کتنے دن بعد اس میں روح پھونکی جاتی ہے؟

ج : چار ماہ بعد ————— حدیث شریف میں ہے کہ مادہ پیدائش ماں کے شکم

میں چالیس روز تک لطفہ ہی رہتا ہے پھر اتنی ہی مدت بستہ خون کی طرح۔ پھر اتنی ہی مدت گوشت کے نوٹھڑے کی طرح۔ پھر اس میں روح ڈالی جاتی ہے۔

س: کیا بچے کی پیدائش مرد و عورت دونوں کی منی سے ہوتی ہے؟ [صاوی جلد سوم ص ۵۰]

ج : ہاں بچے کی تخلیق میں دو عورت دونوں کے لطف کی شمولیت ہوتی ہے؛

س : پھر بچہ کبھی باپ اور کبھی ماں کے مشابہ کس طرح ہوتا ہے ؟ [ذخیرہ جلد ہفتم ص ۵۷]

ج : ماں باپ میں سے جس کی منی غالب ہو یا جس کی منی رحم میں پہلے پہونچے بچہ اس کے

مشابہ ہو گا۔ یعنی یہ دونوں باتیں اگر مرد کی منی میں پائی جائیں تو بچہ باپ یا باپ کے

خاندان کے مشابہ ہو گا۔ اور اگر یہ دونوں باتیں عورت کی منی میں پائی جائیں تو بچہ

عورت یا عورت کے خاندان کے مشابہ ہوگا۔ (بخاری شریف جلد اول صفحہ ۲۶۹، تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ۵)

س: کیا بنی آدم کی تخلیق میں بھی مٹی کی آمیزش ہوتی ہے؟

ج : ہاں نطفہ جب شکمِ مادر میں قرار پاتا ہے تو جو فرشتہ جم پر موقوف ہے اسکی قبر کی مٹی

د یعنی جہاں اسکو دفن ہونا ہے، لا کر لطفہ پر چھڑکتا ہے پھر اس لطفہ اور مٹی سے سناں

کی تخلیق ہوتی ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ کوئی بچہ پیدا نہیں ہوتا جنکی ناف میں

وہاں کی مٹی نہ ہو جہاں وہ مرے گا۔ (حارث بن معمر جلد چہارم صفحہ ۲۲، فتاویٰ افریقیہ ۱۵)

س: کیا انبیاء کرام کی پیدائش اسی ناپاک لطف سے ہوتی؟

ج : نہیں انبیاء کرام کی تخلیق جن نطفوں سے ہوئی وہ نطفہ پاک ہے اور خور انبیاء کرام کے نطفے اور پیشاب بلکہ تمام فضلات پاک ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ جلد دوم ص ۱۶۱)

س : کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی حضرت مریم کے نطفہ سے پیدا ہوئے؟

ج : نہیں آپ صرف کلہ کُن سے پیدا ہوئے یعنی حضرت جبرئیل کے حضرت مریم کے گریبان یا بغل میں پھونک مارنے سے پیدا ہوئے۔ (خازن جلد اول ص ۳)

س : جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت مریم کے نطفہ سے نہیں تو پھر انھیں ابن مریم کیوں کہتے ہیں؟

ج : صرف اس لئے کہتے ہیں کہ ان کے شکم سے پیدا ہوئے اور ان کے ہمشکل تھے، نہ آپ کی تخلیق ان کے نطفہ سے ہوئی نہ ہی شکم مادر میں ماہواری کے خون سے پرورش ہوئی

س : حضرت عیسیٰ علیہ السلام شکم مادر میں کتنے دن رہے؟ [تفسیر نفی پارہ سوم ص ۵۶۳]

ج : آٹھ ماہ (تفسیر جمل جلد سوم ص ۵)

س : وہ کونسے بچے ہیں جو خانہ کعبہ میں پیدا ہوئے؟

ج : حکیم بن حزام اور حضرت علی۔ (شرح شفا جلد اول ص ۱۵)

س : حضرت خواکتنی بارحالمہ ہوئیں اور ان سے کتنے بچے پیدا ہوئے؟

ج : بیس بارحالمہ ہوئیں اور ہر بار میں جوڑے بچے پیدا ہو کر چالیس بچے ہوئے۔

(ذرقانی جلد اول ص ۶۳، صاوی جلد اول ص ۲۴۲)

س : حضرت آدم علیہ السلام کی وفات کے وقت ان کی اولاد کتنی تھی؟

ج : اس سلسلے میں مختلف روایتیں ہیں، بعضوں نے چالیس ہزار بتایا ہے۔ (طبقات ابن سعد

جلد اول ص ۱، خازن جلد دوم ص ۱۱) بعضوں نے ایک لاکھ سے زائد۔ (صاوی جلد اول ص ۱۶)

اور بعضوں نے کہا چار لاکھ۔ (البدایہ والنہایہ جلد اول ص ۹۶)

س : وہ کون سے انسان ہیں جو اولادِ آدم نہیں؟

ج : جنہیں اللہ تعالیٰ جنت پر کرنے کیلئے پیدا فرمایا کہ یہ انسان تو ہوں گے مگر اولادِ آدم

نہیں جیسے حضرت خواا انسان ہیں مگر اولادِ آدم نہیں۔ (مرآۃ المناجیح جلد ہفتم ص ۵۵)

س : طوفانِ نوح کے بعد پھر دنیا میں نسل انسانی کن سے چلی ؟

ج : حضرت نوح علیہ السلام کے بیٹے سام، حام، یافث سے۔ اس لئے اب پوری دنیا آپ ہی کی اولاد سے آباد ہے۔ اسی بنا پر حضرت نوح علیہ السلام کو آدم ثانی کہا جاتا ہے۔
س : کس بیٹے سے کونسی نسل چلی ؟ [رقاوی رضویہ جلد ششم ص ۲۵، خستائن ص ۲۵]

ج : عرب، فارس، روم، یہ سام کی اولاد ہیں۔ حبشی، سندھی اور ہندوستانی حام کی اولاد، یا جوج، ماجوج قوم ترک اور صقلاب یافت کی اولاد ہیں۔ (صادی جلد سوم ص ۲۳)

س : ظاہری شکل و صورت میں کتنے آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ پیدا ہوئے ؟

ج : ایک دس آدمی ایسے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ تھے۔ (۱) امام حسن،

(۲) امام حسین (۳) جعفر بن ابوطالب (۴) عبداللہ بن جعفر (۵) قثم بن عباس،

(۶) ابوسفیان بن حارث (۷) مسلم بن عقیل (۸) سائب بن یزید (۹) عبداللہ بن عمار

(۱۰) کلب بن ربیعہ اور آخر زمانہ میں حضرت امام مہدی سر سے پاؤں تک حضور صلی

اللہ علیہ وسلم کے مشابہ ہوں گے۔ (مواہب لدنیہ جلد دوم ص ۱۲۵، المفروضہ ص ۲۲)

س : وہ کون سے بچے ہیں جنہوں نے گہوارے میں کلام کیا ؟

ج : ایک گیارہ بچوں نے کلام کیا۔ (۱) حضرت ابراہیم علیہ السلام (۲) حضرت یحییٰ علیہ السلام

(۳) حضرت مریم (۴) حضرت عیسیٰ علیہ السلام (۵) نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم

(۶) حضرت یوسف علیہ السلام کی گواہی دینے والا بچہ (۷) حضرت جبرئیل علیہ السلام کی

گواہی دینے والا بچہ (۸) کھائی والوں کا بچہ (۹) اس لوٹری کا بچہ جس پر زمانہ بنی

اسرائیل میں زنا کی تہمت لگائی گئی تھی (۱۰) حضرت آسیہ کی خادمہ کا وہ بچہ جسے

کھولتے ہوئے تیل میں ڈالا گیا۔ (۱۱) یہود کا وہ بچہ جو اپنے ماں باپ کے ساتھ حضور

صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور حضور کو صلوة و سلام پیش کیا۔

(زرتانی جلد اول ص ۱۴، شرح شفا جلد اول ص ۲۲۶)

ختنہ کا بیان

س : ختنہ کرنا کیسا ہے ؟

ج : ختنہ کرنا سنت ہے اور یہ شعار اسلام ہے۔ (درمختار مع رد المحتار جلد چہم ص ۲۹۵)

س : ختنہ کا مستحب وقت کیا ہے ؟

ج : سات سال سے بارہ سال تک۔ بعض حضرات پیدائش کے ساتویں دن سنت کہتے ہیں
س : سب سے پہلے ختنہ کس نے کیا ؟ [عائیدی جلد چہم ص ۱۱۲، الکلام الاوضح ص ۱۳۸]

ج : حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کیا پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسحق علیہ السلام
کا اُن کی پیدائش کے ساتویں دن اور حضرت اسمعیل علیہ السلام کا تیرہویں برس میں۔
ختنہ کیا۔ سی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسنین کریمین کا اُن کی پیدائش
کے ساتویں دن ختنہ کیا۔ (تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص ۳۴، خازن جلد اول ص ۸۹)

س : حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کس عمر میں اپنا ختنہ کیا ؟

ج : اسی سال کی عمر میں۔ (خازن جلد اول ص ۸۹)

س : کیا اس سے پہلے ختنہ کا حکم نہیں تھا ؟

ج : نہیں۔ (خازن جلد اول ص ۸۹، تفسیر ابن جریر جلد اول ص ۴۲)

س : تو کیا حضرت ابراہیم علیہ السلام سے پہلے انبیاء کرام غیر مختون رہے ؟

ج : نہیں وہ ختنہ شدہ پیدا ہوئے تھے۔ (سیرۃ حلبی جلد اول ص ۶۳، تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص ۴۳)

س : کتنے انبیاء مختون پیدا ہوئے ؟

ج : سترہ انبیاء مختون پیدا ہوئے۔ (۱) حضرت آدم علیہ السلام (۲) حضرت شیث

(۲) حضرت ادریس (۴) حضرت نوح (۵) حضرت یوسف (۶) حضرت موسیٰ (۷) حضرت
 شعیب (۸) حضرت زکریا (۹) حضرت یحییٰ (۱۰) حضرت صالح (۱۱) حضرت لوط (۱۲) حضرت
 ہود (۱۳) حضرت سلیمان (۱۴) حضرت خنظلہ (۱۵) حضرت سام (۱۶) حضرت عیسیٰ علیہم
 الصلوٰۃ والسلام (۱۷) خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔

۱: زرقانی جلد اول صفحہ ۱۲۶، درختدار مع ردالمحتار جلد پنجم صفحہ ۲۹۶، سیرۃ حبیبی جلد اول صفحہ ۶۳۰

زبانوں کا بیان

س : تمام زبانوں میں کونسی زبان افضل ہے ؟

(عامگیری جلد چہارم صفحہ ۱۲۳)

ج : تمام زبانوں میں عربی زبان افضل ہے۔

س : جنت میں کونسی زبان بولی جائیگی ؟

(عامگیری جلد چہارم صفحہ ۱۲۳)

ج : عربی زبان۔

س : کتنے انبیاء کی زبان عربی تھی ؟

ج : صرف پانچ نبیوں کی زبان عربی تھی۔ (۱) حضرت اسمعیل علیہ السلام (۲) حضرت ہود

علیہ السلام (۳) حضرت صالح علیہ السلام (۴) حضرت شعیب علیہ السلام (۵) ہمارے

نبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ (بستان العارفین صفحہ ۱)

س : قبر میں منکر نکیر کا سوال کس زبان میں ہوگا ؟

(الا یز صفحہ ۱۲۸، ملفوظ حقہ چہارم صفحہ ۱)

ج : سریانی زبان میں ہوگا۔

(فتاویٰ حدیثیہ صفحہ ۱)

بعض لوگوں نے کہا ہے کہ عربی زبان میں ہوگا۔

س : مردے کس زبان میں جواب دیں گے ؟

ج : سریانی ہی زبان میں جواب دیں گے۔

س : عربی زبان کی ابتدا کس سے ہوئی ؟

ج : حضرت آدم علیہ السلام سے ہوئی وہ جنت میں عربی بولتے تھے، زمین پر تشریف لائے کے بعد سریانی بولنے لگے۔ پھر قبولِ توبہ کے بعد زبان عربی ہو گئی۔ اگرچہ عام طور پر مشہور یہ ہے کہ عربی زبان حضرت اسمعیل علیہ السلام سے ظاہر ہوئی۔ اور انھوں نے یہ زبان جرم اور اس کے بھائی قطور اسے سیکھی یہ حضرات عربی بولتے تھے۔

(تفسیر عریزی جلد اول ص ۱۶۴، البدایہ والنہایہ جلد اول ص ۲)

س : سریانی زبان کی ابتدا کس سے ہوئی ؟

ج : حضرت آدم علیہ السلام سے ہوئی۔ آپ کی اور آپ کی اولاد اور اکثر انبیاء کرام کی زبان سریانی ہی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو تمام چیزوں کے نام سریانی زبان ہی میں سکھائے تھے تاکہ فرشتے سمجھ نہ سکیں۔

(البریۃ ص ۲)

س : اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو کتنی زبانوں کا علم دیا تھا ؟

ج : سات لاکھ زبانوں کا علم دیا تھا، آپ تمام زبانیں جانتے تھے۔ مثلاً عربی، فارسی، رومی، سریانی، یونانی وغیرہ۔

(روح البیان جلد اول ص ۶۹)

س : طوفانِ نوح کے بعد پھر عربی زبان کی ابتدا کن سے ہوئی ؟

ج : سام بن نوح کی اولاد نے اللہ تعالیٰ کے الہام سے اس زبان کو ایجاد کیا، انھیں سے اس کی ابتدا ہوئی۔

(جذب القلوب ص ۵۸)

س : عبرانی زبان کی ابتدا کس سے ہوئی ؟

ج : حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ہوئی۔ واقعہ یہ ہوا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زبان سریانی تھی۔ جب آپ عمرود کے شہر کی وجہ سے بحکم الہی دریائے فرات پار کر کے ملک شام تشریف لائے تو عمرود نے حضرت کی تلاش میں سپاہی بھیج دیئے۔ کہ جو شخص بھی سریانی زبان میں کلام کرتا ہوا ملے اسے گرفتار کر لیں۔ جب عمرود کے آدمی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس پہنچے تو قدرتِ الہی سے آپ کی زبان بدل گئی اور آپ سریانی

کے بجائے عبرانی بولنے لگے۔ انھوں نے جب دیکھا کہ آپ عبرانی بول رہے ہیں تو کوئی تعرض نہ کیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اس زبان کی تعلیم چونکہ دریائے فرات عبور کرنے کے بعد ہوئی تھی اس لئے اسکو عبرانی کہتے ہیں۔ (شرح شفا جلد ۲۹ ص ۴۹، طبقات جلد ۲ ص ۲۸)

س : حضرت یوسف علیہ السلام کتنی زبان جانتے تھے ؟

ج : چھتیس سوزبانیں جانتے تھے۔ نو سوزمیں کی، نو سو آسمان کی، نو سو پرندوں کی اور نو سو کیڑوں مکوڑوں کی۔ (تفسیر نعیمی پ ۳۲۹ ص ۱)

س : اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کس زبان میں کلام فرمایا ؟

ج : پہلے تمام زبانوں میں کلام فرمایا۔ پھر حضرت موسیٰ نے عرض کیا میرے مولیٰ میں ن زبانوں کو نہیں سمجھتا۔ تب رب ذوالجلال نے اُن کی زبان میں کلام فرمایا۔ (تفسیر نعیمی پ ۳۲۹ ص ۹)

س : حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے کتنے کلمات سماعت کئے ؟

ج : بارہ سو کلمات اور اپنے ہمہ تن گوش ہو کر بدن کے ہر ہر ونکٹے سے یہ کلمات سماعت فرمائے۔ (خازن جلد ۲ ص ۲۱۴، تفسیر نعیمی پ ۳ ص ۱)

س : و ف رسی زبان کی ابتدا کس سے ہوئی ؟

ج : حضرت نوح علیہ السلام کے پر پوتے فارس بن عامور بن یافث بن نوح علیہ السلام سے اس کی ابتدا ہوئی۔ (عمدة القاری جلد ہفتم ص ۱۵۱)

نوٹ : طوفانِ نوح کے بعد آپ کی اولاد میں بہتر زبانیں بولی جاتی تھیں۔

(جذب التسلوب ص ۱۵)

س : اُردو زبان کی ابتدا کب سے ہوئی ؟

ج : ۱۰۲۶ء سے ہوئی، لاہور میں پیدا ہوئی، قدیم پنجابی زبان اسکی ماں ہے۔

(دراستان زبان اردو ص ۹۶)

بعضوں نے کہا ۱۱۰۰ء سے ہوئی۔

جنات کا بیان

س: جنات کی حقیقت کیا ہے؟

ج: وہ آگ سے پیدا کئے گئے ہیں۔ ان میں بعض کو یہ طاقت دی گئی ہے کہ جو شکل چاہیں اختیار کر لیں، انسان کی طرح ذی عقل اور ارواح و اجسام والے ہیں۔ ان میں تو والد و ناسل بھی ہوتا ہے، کھاتے، پیتے، مرتے، جیتے بھی ہیں۔ (فتاویٰ مدنیہ ص ۱۰۱)

س: کیا ان میں مومن و کافر دونوں ہوتے ہیں؟

ج: ہاں دونوں ہوتے ہیں۔ لیکن کفار کی تعداد زیادہ ہے۔ (بہار شریعت حقہ ص ۱۰۲)

: کیا ان میں بھی مختلف مذاہب کے ماننے والے ہوتے ہیں؟

ج: ہاں انسان کی طرح ان میں بھی مسلمان، یہودی، نصرانی، مجوسی، مشرک وغیرہ

ہوتے ہیں۔ اسی طرح سنی، رافضی، خارجی، جبریت، قدریہ، بدعتی وغیرہ بھی ہوتے

ہیں۔ (نماز جلد ششم ص ۱۰۳، جلد سابع ص ۱۰۴)

س: کیا جنوں میں بھی کوئی نبی ہوا ہے؟

ج: نہیں نبوت صرف بشر ہی کے ساتھ مختص ہے، کوئی جن نبی نہیں ہوا۔ (عمدة القاری جلد ۱ ص ۱۰۵)

س: کیا انسان کی طرح جن کو بھی صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے؟

ج: ہاں انسان کی طرح انھیں بھی صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے۔ (تکمیل الایمان ص ۹)

س: کیا جنات کو بھی جنت نصیب ہوگی؟

ج: اس سلسلے میں مختلف اقوال ہیں۔ امام اعظم فرماتے ہیں کہ نہیں، جنت صرف انسانوں

کیلئے ہے، صاحبین فرماتے ہیں کہ نصیب ہوگی۔ (شرح فقہ الکبریٰ للعلوم ص ۱۰۶، عمدة القاری جلد ہفتم ص ۱۰۷)

ایک قول یہ ہے کہ جنات میں سے جو مومن ہے وہ جنت کے آس پاس مکانوں میں

رہیں گے، جنت میں صرف سیر کو آیا کریں گے۔ (عمدة القاری جلد ہفتم ص ۱۰۷، المفرد حصہ پہلے ص ۱۰۸)

شیاطین کا بیان

س : شیاطین کی حقیقت کیا ہے ؟

ج : وہ آگ سے پیدا کئے گئے ہیں۔ ان کو اللہ تعالیٰ نے یہ قدرت دی ہے کہ جو شکل چاہیں اختیار کر لیں۔ شریر جنوں کو شیاطین کہتے ہیں۔
(خازن حبد دوم ص ۱۷)

س : کیا ابلیس قوم جن میں سے ہے ؟

ج : ہاں یہی مشہور اور حق ہے۔
س : ابلیس کا اصل نام کیا تھا ؟

ج : پہلے آسمان میں اس کا نام عابد، دوسرے میں زاہد، تیسرے میں عارف، چوتھے میں ولی، پانچویں میں تقی، چھٹے میں خازن، ساتویں میں عزادیل اور لوح محفوظ میں ابلیس تھا۔
(صاوی جلد اول ص ۲۱)

س : ابلیس جنت میں خزاچی کتنے سال رہا ؟

ج : چالیس ہزار سال۔
(صاوی جلد اول ص ۲۲)

س : ابلیس نے عرشِ اعظم کا طواف کتنے سال تک کیا ؟

ج : چودہ ہزار سال۔
(صاوی جلد اول ص ۲۲)

س : ابلیس فرشتوں کے ساتھ کتنے دنوں تک رہا ؟

ج : اسی ہزار سال — اور بیس ہزار سال تک ملائکہ کو وعظ و نصیحت کرتا رہا، اور تیس

ہزار سال تک ملائکہ کثرت و بین کا سردار رہا۔ اور ایک ہزار سال تک ملائکہ روحانین کا
سردار رہا۔ (صافی جلد اول ص ۲۲)

س : پھر ابلیس مردود بارگاہ کیوں ہوا جب کہ وہ معلّم الملکوت تھا ؟

ج : حضرت آدم کو سجدہ نہ کرنے کی وجہ سے۔ (خازن جلد دوم ص ۱۷۱)

س: ابلیس نے مردود بارگاہ ہونے سے قبل کتنے دنوں تک اللہ تعالیٰ کی عبادت و ریاضت کی؟

ج : پچاس ہزار سال تک _____ یہاں تک کہ اگر اس کے سجدوں کو پھیدا دیا جائے
تو زمین و آسمان میں کوئی جگہ باقی نہ رہے (زرقانی جلد اول ص ۵۹)

س: کیا ابلیس کی توبہ قبول ہو سکتی ہے؟

ج : ہاں اگر حضرت آدم کو سجدہ کر لے۔۔۔۔۔ روایت میں ہے کہ ایک دن ابلیس حضرت

موسیٰ علیہ السلام کے پاس آکر کہنے لگا کہ حضور میں بہت بڑا گنہگار ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو کلیم بنایا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ خدا کی بارگاہ میں توبہ کروں۔ آپ میرے لئے خدا کی بارگاہ میں سفارش کریں تاکہ اللہ تعالیٰ میری توبہ قبول فرمائے۔ حضرت موسیٰ نے دعا کی تو حق تعالیٰ کی طرف سے آواز آئی اے موسیٰ ابلیس کی توبہ تمہاری سفارش سے قبول کروں گا۔ لیکن شرط یہ ہے کہ ابلیس حضرت آدم کی قبر کو سجدہ کرے۔ ابلیس نے سن کر کہا جب آدم کی زندگی میں سجدہ نہ کیا تو اب مرنے کے بعد کیا سجدہ کروں۔

دوسری روایت میں ہے کہ ابلیس کے ایک لاکھ سال تک دوزخ میں جلنے کے بعد اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ سے نکالے گا۔ اور میدانِ قیامت میں حضرت آدم علیہ السلام کے سامنے کھڑا کرے گا۔ اور اس سے کہا جائیگا کہ حضرت آدم کو سجدہ کر لے، تیری خطا معاف ہے۔ تب بھی وہ سجدہ کرنے سے انکار کرے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دوزخ میں ڈال دے گا۔ (تفسیر عرنبی سورہ بقرہ ص ۱۷۰، روح البیان ج ۱ ص ۱۷۰)

س : کیا شیاطین اب بھی آسمان پر جاتے ہیں ؟

ج : نہیں۔ پہلے شیاطین آسمانوں میں داخل ہو جاتے تھے اور وہاں کی خبریں کاتبوں

کے پاس پہنچاتے تھے۔ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے تو تین آسمانوں پر جانے سے روک دیئے گئے۔ پھر جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش ہوئی تو سارے آسمانوں پر جانے سے روک دیئے گئے۔ (ماہب الدنیا جلد اول ص ۳۹)

س : کیا شیاطین آپس میں شادی بیاہ کرتے ہیں ؟

ج : ہاں شادی بیاہ کرتے ہیں اور ان میں توالد و تناسل کا سلسلہ بھی جاری ہے۔

(خازن جلد چہارم ص ۱۵۶، عمدۃ القاری جلد ہفتم ص ۲۴۱)

حیوانات کا بیان

س : اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے کس جانور کو پیدا کیا ؟

ج : سب سے پہلے مچھلی کو پیدا فرمایا۔ (حیاء حیوان جلد دوم ص ۲۵)

س : جانوروں میں بعض اہلی اور بعض وحشی کیسے ہوئے ؟

ج : جب حضرت آدم علیہ السلام تمام روئے زمین کے خلیفہ بنائے گئے تو حضرت جبریل علیہ السلام زمین پر تشریف لائے اور آپ نے تمام روئے زمین کے جانوروں کو آواز دی کہ اللہ نے تم پر خلیفہ مقرر کیا ہے۔ اُن کے حکم کی اطاعت و فرمانبرداری کرو۔ اس آواز پر تمام دریائے جانوروں نے اپنا اپنا سر پانی سے نکال کر اطاعت و فرمانبرداری کا اظہار کیا۔ اور خشکی کے تمام جانور حضرت آدم کے پاس جمع ہو گئے۔ پھر حضرت آدم نے ہر جانور کو قریب بلا کر اس پر اپنا ہاتھ رکھنا شروع کیا۔ جو جانور حضرت آدم کے قریب آئے اور ان پر آپ کا ہاتھ پہنچا وہ اہلی ہوئے جیسے گھوڑا، بکری، کتا، اونٹ، بلی وغیرہ۔ اور جو جانور دور رہے، ان پر آپ کا ہاتھ نہیں پہنچا وہ وحشی ہوئے۔ جیسے نیل گائے، ہرن، خمر گوش وغیرہ۔ (تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص ۱۴)

نوٹ: گھروں میں رہنے والے جانوروں کو اہلی اور آدمیوں سے دور بھاگنے والے جانوروں کو وحشی کہتے ہیں۔

س: کن جانوروں کی قربانی جائز ہے؟

ج: تین قسم کے جانوروں کی قربانی جائز ہے۔ (۱) اونٹ (۲) گائے (۳) بکری۔ بھینس گائے میں داخل۔ اور بھیڑ اور دنبہ بکری میں داخل ہیں۔ اُن کی بھی قربانی ہو سکتی ہے۔
(عالمگیری جلد چہارم ص ۸)

س: وہ کونسا جانور ہے جس کا گوشت کھانے کے بعد وضو کرنا مستحب ہے؟

ج: اونٹ، کہ اس کا گوشت کھانے کے بعد وضو کر لینا مستحب ہے۔ (رد مختار و رد المحتار جلد ۱ ص ۶۳)

س: جانوروں میں عادتِ حمل کی مدت کیا ہے؟

ج: ہتھی میں حمل کی مدت گیارہ ماہ اور اونٹ گھوڑے گدھے میں ایک سال اور گائے بھینس میں نو ماہ اور بکری میں پانچ ماہ، بلی میں دو ماہ، کتے میں چالیس دن اور تمام پرندوں کے لئے اکیس دن ہے۔
(رد المحتار، ص ۱۲۲)

س: کیا جانوروں کو بھی ماہواری کا خون آتا ہے؟

ج: ہاں تین جانوروں کو آتا ہے۔ خرگوش، بچو، چمگادڑ۔ (حیات الحيوان جلد اول ص ۸۱، مائیکرو انفرافونک)

س: کن جانوروں کا گوشت کھانا حرام و ممنوع ہے؟

ج: سب کی تفصیل تو دشوار ہے البتہ کچھ اصول بیان کئے جاتے ہیں جن سے جزئیات معلوم ہو سکتے ہیں۔

(۱) ہر وہ جانور جو کیلے سے شکار کرتا ہو اس کا کھانا حرام ہے

جیسے شیر، گیدڑ، لومڑی، بچو وغیرہ (۲) ہر وہ پرندہ جو پنجہ سے شکار کرتا ہو اس کا کھانا

حرام ہے۔ جیسے شکار، باز، چیل، حشرات الارض وغیرہ۔ (۳) اسی طرح وہ سارے

جانور حرام و ممنوع ہیں جن کے گوشت انسانی جسم کو ضرر پہنچے۔ یا وہ جانور ایسا ہو کہ خود

اُن کی غذا غلاظت و گندگی ہو اور شریف الطہار لکھ کو ان کے کھانے سے انقباض ہو۔ اس

اصول کے تحت تمام حشرات الارض، زہریلے جانور، غلیظ اور مردار خور چمندر و پرند سب

حرام و ممنوع ہیں۔ (۴) اسی طرح وہ جانور جو جسم میں کسی حسی خرابی کا سبب بنے۔

مگر وہ خبیث النفس اور موذی صفت ہیں۔ ان کے کھانے سے بھی منع کیا گیا ہے جیسے

سانپ، بچھو، کچھوا وغیرہ۔ (ابوداؤد شریف جلد دوم ص ۱۱، مشکوٰۃ شریف جلد دوم ص ۱۱، فتاویٰ رضویہ جلد ششم ص ۲۳۸)

س : جن جانوروں کو بتوں کے نام پر چھوڑا گیا ہو اس کا گوشت کھانا کیسا ہے ؟

ج : اگر اس کو مسلمان خرید کر ذبح کرے تو اس کا کھانا حلال ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ششم ص ۲۳۸)

س : وہ کونسا جانور ہے جس کے پالنے پر نامہ اعمال سے دس نیکیاں کم ہو جاتی ہیں ؟

ج : کتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے جو کتا پالے روز اس کی نیکیوں میں سے دو قیرط کم ہوں۔

صرف دو قسم کے کتوں کی اجازت ہے۔ ایک شرکاری کتا اس کیلئے جسے کھانے یا دوا

وغیرہ منافع صحیحہ کیلئے شرکاری حاجت ہو۔ دوسرا وہ کتا جو کھیتی یا گھر وغیرہ کی حفاظت

کیلئے ہو اور حفاظت کی واقعی حاجت بھی ہو۔ (مشکوٰۃ شریف جلد ششم ص ۱۱، فتاویٰ رضویہ جلد ششم ص ۲۳۸)

س : وہ کونسا جانور ہے جس کے مارنے پر ثواب ہے ؟

ج : چھپکلی یا گرگٹ ہے۔ حدیث شریف میں ہے جو شخص گرگٹ یا چھپکلی کو پہلی ضرب میں

مارے گا تو اس کے نامہ اعمال میں سو نیکیاں لکھی جائیں گی۔ اور دوسری ضرب میں اس

سے کم و تیسری ضرب میں اس سے بھی کم۔ (مسلم شریف جلد دوم ص ۲۵۸)

س : کن جانوروں کو مارنے سے منع کیا گیا ہے ؟

ج : چوہنٹی، شہد کی مکھی، میڈرک، لٹورا، ہر ہر، (ابوداؤد شریف جلد دوم ص ۱۱، مشکوٰۃ شریف جلد دوم ص ۱۱)

س : حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے جانوروں کو مارنے کی تاکید فرمائی ہے ؟

ج : چھ قسم کے جانوروں کو مارنے کی تاکید فرمائی ہے۔ (۱) کاٹ کھانے والا کُت ،

(۲) چوہا (۳) بچھو (۴) چیل (۵) کوّا (۶) سانپ۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ششم ص ۲۳۸)

س : کیا جانوروں میں بھی فاسق ہوتے ہیں ؟

ج : ہاں حدیث شریف میں کچھ جانوروں کو فاسق کہا گیا ہے۔ جیسے کوّا، چیل، چوہا ،

بچھو، کٹھناکتا، چھپکلی وغیرہ۔ (مسلم شریف جلد اول ص ۲۱۸)

س : وہ کونسا پرندہ ہے جس کی عمر ایک ہزار سال تک ہوتی ہے ؟

ج : گدھ۔ (حیات الحيوان جلد دوم ص ۲۳۹)

س : وہ کونسا جانور ہے جو آتش نمرود کو (جس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام ڈالے گئے تھے) اپنے منہ میں پانی لیکر بھار رہا تھا؟

ج : سینڈلک۔ (حیاء المیوان جلد دوم ص ۸۶)

س : وہ کونسا پرندہ ہے جو آتش نمرود میں اپنی چونچ سے پانی کا قطرہ ڈال رہا تھا تاکہ آگ بجھ جائے اور اللہ کے خلیل کو نقصان نہ پہنچے؟

ج : ہمد۔ (تفسیر نعیمی پارہ ہشتم ص ۱۹۹)

س : وہ کونسا پرندہ ہے جو زمین کے اندر کا پانی اوپر دیکھ کر بتا دیتا ہے کہ یہاں پانی اتنے فٹ پر نکلے گا؟

ج : ہمد۔ (قصص الانبیاء ص ۲۱۶)

س : وہ کونسا پرندہ ہے جو حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس خبر لایا تھا کہ یمن کی حکمران ایک عورت ہے؟

ج : ہمد۔ (قرآن مقدس سورہ نمل)

س : وہ کونسا جانور ہے جو آتش نمرود میں پھونک مار رہا تھا تاکہ اللہ کے خلیل کیلئے آگ بجھ جائے اور آپ کو تکلیف پہنچے؟

ج : وہ بوز گرگٹ یا چھپکلی ہے۔ (خازن جہد جہد ص ۲۴۴)

س : وہ کونسا پرندہ ہے جو آدمی کو نماز کیلئے بیدار کرتا ہے اور اللہ کے رسول نے اُسے بڑا کہنے سے منع فرمایا؟

ج : وہ پرندہ مرغ ہے۔ (مشکوٰۃ شریف جلد ۲ ص ۳۶)

س : وہ کونسا جانور ہے جو کبھی پانی نہیں پیتا؟

ج : شتر مرغ اور گوہ۔ (حیاء المیوان جلد ۲ ص ۳۵۶)

س : کونسا پرندہ اللہ کا شکر ہے؟

ج : طیدی اللہ کا شکر ہے۔ اس کے سینے پر یہ عبارت لکھی ہوئی ہے نحن جند اللہ الاعظم

(حیاء المیوان جلد اول ص ۲۳۳)

س : کیا جنت میں جانور بھی داخل ہوں گے ؟

ج : ہاں جنت میں دس جانور داخل ہوں گے۔ (۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا براق ۲۱ حضرت

صالح علیہ السلام کا ناقہ (۳) حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اُوسالہ ۳۴ حضرت اسمعیل

علیہ السلام کا مینڈھا (۵) حضرت موسیٰ علیہ السلام کی کائے ۴۱ حضرت یونس علیہ السلام

کی مچھلی (۷) حضرت عزیر علیہ السلام کا دراز گوش (۹) حضرت سلیمان علیہ السلام کی چوٹی

(۹) بلقیس کا بدبد (۱۰) اصحاب کہف کا کتا۔ (الاشیاء والنظار وحموی شرت الاشیاء ص ۵۷)

س : کیا ان جانوروں کے علاوہ بھی کچھ جانور جنت میں داخل ہوں گے ؟

ج : ہاں جیسے مور، گھوڑا اور وہ جانور جو دیکھنے میں خوبصورت ہے یا وہ پرندہ جس کی وز

شریلی اور اچھی ہے۔ یا وہ جانور جن کا گوشت بستیوں کو مرغوب ہوگا، اہل جنت کی غذا کے

واسطے جنت میں جائیں گے۔
(تفسیر ریزی پ ۲۳)

س : کیا کچھ جانور جہنم میں بھی جائیں گے ؟

ج : ہاں وہ جانور جو موزی ہیں جیسے سانپ بچھو وغیرہ جہنم میں کافروں کو عذاب دینے کے

جائیں گے۔ ان کو خود کوئی تکلیف نہ ہوگی جس طرح عذاب کے فشتوں کو کوئی تکلیف

ہوگی۔
(تفسیر ریزی پارہ ۲ ص ۲۳، محفوظ حصہ چہارم ص ۲۳)

س : باقی جانور کہاں جائیں گے ؟

ج : مٹی کر دیئے جائیں گے۔ ان کو مٹی ہوتا دیکھ کر کفار کہیں گے کاش ہم بھی انھیں کے مانند

مٹی ہو جاتے۔
(ساخوٹ حصہ چہارم ص ۲۳)

زمین کا بیان

س : سب سے پہلے زمین کا کون سا حصہ بنا ؟

ج : وہ حصہ بنا جہاں ابھی خانہ کعبہ ہے جسے خداوند قدّوس نے زمین کی تخلیق سے دو ہزار سال قبل بنایا پھر وہیں سے ساری زمین پھیلانی گئی۔ (نورین جلد اول ص ۹۴)

س : زمین کا وہ کون سا حصہ ہے جو ساری زمین سے افضل ہے ؟

ج : حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تربت اظہر یعنی زمین کا وہ حصہ جو آپ کے جسم النور سے متصل ہے، خانہ کعبہ بلکہ غر شمس اعظم سے بھی افضل ہے۔

(رد المحتار جلد دوم ص ۳۳۰، زرقانی جلد اول ص ۳۲، جذب القلوب ص ۱)

س : زمین و آسمان میں پہلے کس کی تخلیق ہوئی ؟

ج : زمین کی۔ (فتاویٰ مدنیہ ص ۱۱۱، زرقانی جلد اول ص ۳۱)

س : زمین و آسمان میں کون افضل ہے ؟

ج : زمین افضل ہے کیونکہ آسمان اگرچہ فرشتوں کا مسکن ہے اور گناہوں کا محل نہیں لیکن زمین حضرات انبیاء علیہم السلام خصوصاً ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مسکن اور مدفن ہے۔ (جذب القلوب ص ۱)

س : زمین و آسمان کی تخلیق کس دن ہوئی ؟

ج : اتوار کے دن زمین و آسمان کے مادے بنائے گئے۔ پیر کے دن ساتوں طبق زمین بنی، منگل کے دن پہاڑوں کی تخلیق ہوئی، دریا اور چشے جاری کئے گئے بدھ کے دن تمام درخت اور وحشی جانور بنائے گئے، پھر جمادات کے دن ساتوں

آسمان کی تخلیق ہوئی اور جمعہ کے دن چاند، سورج، ستارے بتاتے گئے اور جمعہ ہی کے دن ہر آسمان پر فرشتے بھی مقرر کئے گئے اسی دن عصر و مغرب کے درمیان حضرت آدم علیہ السلام کی بھی تخلیق ہوئی۔

تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص ۱۳۶، خازن جلد ششم ص ۸۸

بعض روایت میں ہے کہ خداوند قدوس نے اتوار اور پیر کے دن زمین کے مادے کو پیدا کیا پھر دو دن میں آسمان اور آسمان کی ساری چیزوں کو پیدا کیا پھر دو دن میں زمین کو پیدا کیا اور زمین کی ساری چیزیں پیدا کیں اس طرح کل چھ دن ہوئے۔ (جل جلدوں ص ۲، صادی جلد ۲ ص ۱)

س : زمین کے طبقات کتنے ہیں ؟

ج : سات ہیں۔ (خازن جلد ہفتم ص ۲۶)

س : کیا ان طبقات کے مابین فاصلہ ہے ؟

ج : نہیں بلکہ بعض بعض کے اوپر ہے ان کے درمیان کوئی فرقہ نہیں ہے۔ (غرائب القرآن ص ۹۵)

س : ہر طبقہ کی موٹائی کتنی ہے ؟

ج : پانچ سو برس کی راہ۔ (تفسیر ابن جریر ص ۹۹)

س : زمین کا پھیلاؤ کتنا ہے ؟

ج : کل روئے زمین کا پھیلاؤ پانچ سو سال کی مسافت ہے جسکے تین سو حصوں میں پانی ہی پانی ہے اور ایک سو نو حصوں میں یا جوج ماجوج آباد ہیں باقی ترہ گئے دس حصے جن کے سات حصوں میں حبشی لوگ آباد ہیں اور تین حصوں میں ان کے علاوہ باقی مخلوق آباد ہے۔ (صادی جلد سوم ص ۲۳)

س : کیا زمین متحرک ہے ؟

ج : نہیں زمین و آسمان دونوں ساکن ہیں البتہ ستارے متحرک ہیں (فتاویٰ جنویہ جلد ۱۰)

س : حضرت آدم علیہ السلام سے پہلے زمین میں کون سی مخلوق آباد تھی ؟

ج : جنات : (روح البیان جلد اول ص ۶، المفوظات جلد اول ص ۴۹)

س : یہ پیدائش آدم سے کتنے سال پہلے آباد تھے ؟
 ج : دو ہزار سال پہلے آباد تھے، جب انہوں نے زمین میں ناحق قتل و غارت گری شروع کی اور فتنہ و فساد پھیلانے لگے تو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کی ایک جماعت بھیجی جنہوں نے مار پیٹ کر انہیں پہاڑوں اور جزیروں کی طرف بھگا دیا۔
 (الہدایہ والنہایہ جلد اول ص ۱۰۰، خزائن العرفان ص ۱۰۰)

س : یہ کتنا غرصہ زمین پر رہے ؟

ج : ساٹھ ہزار برس۔
 (الملفوظ احصا اول ص ۱۰۰)

س : اب تک پوری زمین پر کتنے بادشاہوں نے حکومت کی ؟

ج : اب تک چار ایسے بادشاہ گزرے ہیں جو پوری دنیا پر حکمراں تھے، دو مومن حضرت ذوالقرنین اور حضرت سلیمان علیہ السلام۔ اور دو کافر نمرود اور بخت نصر، پھر عنقریب پانچویں بادشاہ اس امت میں ہونے والے ہیں جن کا نام امام مہدی ہے ان کی حکومت بھی تمام زمین پر ہوگی۔

(خازن جلد اول ص ۱۰۰، تکمیل الایمان ص ۱۰۰)

س : وہ حضرات کون ہیں جن کے مرنے کے بعد انہیں مٹی نہیں کھاتی ؟

ج : وہ آٹھ قسم کے لوگ ہیں :

(۱) انبیائے کرام۔ (۲) شہدائے عظام۔ (۳) عالم دین۔ (۴) اولیائے کرام
 (۵) حفاظ کرام بشرطیکہ قرآن کے مطابق عمل کرتے ہوں۔ (۶) وہ لوگ جو کثرت سے درود شریف پڑھتے رہے۔ (۷) وہ اجسام جو کبھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ کیے ہوں۔ (۸) وہ مؤذنین جو بلا اجرت اذان دیا کرتے ہوں ان کے بدن کو زمین نہیں کھاتی۔
 (الملفوظ حصہ چہارم ص ۱۰۰)

س : کیا وجہ ہے کہ زمین پانی، تیل اور سیال چیزوں کو جذب کر لیتی ہے لیکن خون

ج : کو جذب نہیں کرتی ؟

ایک روایت میں ہے کہ جب قابیل نے ہابیل کے قتل سے انکار کیا اور یہ کہا کہ

اگر ہم نے قتل کیا ہے تو اس کا خون کہاں ہے تو اس کے بعد ہی سے اللہ تعالیٰ نے زمین پر خون کا جذب کرنا حرام کر دیا تا کہ قاتل انکار نہ کر سکے۔ (روح البیان جلد ۵ ص ۵۶)

س : زمین میں زلزلہ کیسے ہوتا ہے ؟ [صاوی جلد ۲ ص ۲۴۲]

ج : جب زمین میں کثرت سے گناہ ہونے لگتے ہیں تو رب تعالیٰ غافل بندوں کو آگاہ کرنے کے لئے فرشتوں کو زمین میں حرکت دینے کا حکم دیتا ہے تو فرشتے تیز اور طاقتور ہوا زمین میں داخل کر دیتے ہیں جس کی حرکت سے زمین ہلنے لگتی ہے اُسی کو زلزلہ کہتے ہیں۔ (فتاویٰ عزیزی جلد دوم ص ۲۱)

اما اہلسنت فاصل برطوی فرماتے ہیں اصلی سبب گناہ ہے۔ پیدا یوں ہوتا ہے کہ ایک پہاڑ جس کا نام قاف ہے تمام زمین کو محیط ہے اور اس کے ریشے زمین کے اندر سب جگہ پھیلے ہوئے ہیں جیسے بڑے درخت کی جڑیں دور تک اندر اندر پھیلتی ہیں جس زمین میں زلزلہ کا حکم ہوتا ہے وہ پہاڑ اپنے اس جگہ کے ریشے کو جنبش دیتا ہے پھر زمین ہلنے لگتی ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد دوازدهم ص ۱۸۹)

پانی کا بیان

س : دُنیا کے تمام پانیوں میں افضل کون سا پانی ہے ؟
 ج : وہ پانی جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگشتِ مبارک سے نکلا وہ دُنیا کے تمام پانیوں سے افضل ہے۔ یہاں تک کہ آبِ زمزم اور آبِ کوثر سے بھی افضل ہے۔
 (الاشباہ والظلمات ص ۳۹۴، فتاویٰ رضویہ جلد اول ص ۵۹۳)

س : آبِ کوثر افضل ہے یا آبِ زمزم ؟

ج : آبِ کوثر۔ (فتاویٰ رضویہ جلد اول ص ۵۹۵)

س : وہ کون سا پانی ہے جسے منافق کبھی شکم سیر ہو کر نہیں پی سکتا ؟

ج : آبِ زمزم ہے جسے اللہ تعالیٰ نے مومن اور منافق کے درمیان علامت قرار دیا ہے کہ منافق کبھی شکم سیر ہو کر نہیں پی سکتا۔ (عمدة القاری جلد چہم ص ۶۴۶)

س : وہ کون سا پانی ہے جس سے گندگی دُور کرنا گناہ ہے ؟

ج : آبِ زمزم۔ (ردالمحتار جلد دوم ص ۲۶۳)

س : وہ کون سا پانی ہے جو قیامت کے دن نیکیوں کے پلے میں تولا جائے گا ؟

ج : وضو کا پانی۔ (ترمذی شریف جلد اول ص ۱۸)

س : پانی کا رنگ کیسا ہے ؟

ج : میلّا مائل بیک گونہ سوا و خفیف۔ (فتاویٰ رضویہ جلد اول ص ۵۹۳)

س : کیا انبیائے کرام کے وضو یا غسل جنابت کے پانی سے پاکی حاصل کرنا جائز ہے ؟

ج : ہاں ہمارے حق میں دونوں طاہر و مطہر ہیں ان سے وضو اور غسل دونوں ہو جائے گا۔

(فتاویٰ رضویہ جلد اول ص ۲۶۹)

س : کس پانی کو کھڑے ہو کر پینے کا حکم ہے ؟

۱۔ المتقین جلد اول ص ۹

ج : زمزم شریف اور وضو کا پچا ہوا پانی۔

س : وہ کون سا پانی ہے جو کھانے کی جگہ کھانا اور دوا کی جگہ دوا کا کام کرتا ہے ؟

ج : زمزم شریف ہے کہ اس کے پینے کے بعد نہ کسی غذا کی ضرورت نہ دوا کی

۱۔ عمدۃ القاری جلد پہلے ص ۶۵

س : سمندر کتنے ہیں ؟

ج : سات سمندر مشہور ہیں مگر ان میں پانچ زیادہ بڑے ہیں :

(۱) بحر ہند (۲) بحر اوقیانوس (۳) بحر شام (۴) بحر نیطس (۵) بحر جرجان۔

۱۔ تفسیر کبیر جلد دوم ص ۶

س : طوفانِ نوح کس جگہ آیا تھا ؟

۱۔ تفسیر نعیمی ص ۴۳

ج : تمام رُوتے زمین پر۔

س : اس طوفان میں پانی سطحِ زمین سے کتنا بلند تھا ؟

ج : زمین کے اونچے پہاڑ سے تیس گز بلند تھا۔ (المفوظ حفظہ اول ص ۶)

س : کیا سمندر کے نیچے آگ ہے ؟

ج : ہاں سمندر کے نیچے آگ ہے اس لئے بغیر حاجتِ صحیح سمندر میں سوار ہونا منع

۱۔ فتاویٰ رضویہ جلد اول ص ۴۲

س : کیا قیامت کے دن سمندر کو آگ بنا دیا جائے گا ؟

ج : ہاں روز قیامت اللہ تبارک و تعالیٰ تمام سمندروں کو آگ کر دے گا جس سے

جہنم کی آگ میں اور بھی زیادتی ہو جائے گی۔

(خزائن ص ۵۷)

آسمان کا بیان

س : آسمان کتنے ہیں ؟

ج : سات ہیں۔ (قرآن مقدس سورہ طلاق)

س : ان کے اوپر کیا ہے ؟

ج : ان کے اوپر کرسی اور کرسی کے اوپر عرش اعظم ہے۔ (خزائن ص ۶۳)

س : ہر آسمان کی موٹائی کتنی ہے ؟

ج : پانچ سو برس کی راہ۔ (شرح شفا جلد اول ص ۱۳۲)

س : کیا ہر دو آسمان کے درمیان فاصلہ ہے یا ایک دوسرے سے باہم متصل ہیں ؟

ج : نہیں ایک دوسرے سے علیحدہ ہیں اور ہر ایک کے درمیان پانچ سو برس کی مسافت

کا فاصلہ ہے۔ (شرح شفا جلد اول ص ۱۳۲)

س : آسمان کی شکل کیسی ہے ؟

ج : نیلگوں قبۃ کی طرح۔ (اسلام اور چاند کا سفر ص ۵)

س : کیا آسمان متحرک ہے ؟

ج : نہیں آسمان و زمین دونوں ساکن ہیں ان میں سے کوئی بھی متحرک نہیں۔

(قرآن مقدس سورہ فاطر)

س : زمین و آسمان کے درمیان کس قدر فاصلہ ہے۔

ج : پانچ سو برس کی مسافت کا فاصلہ ہے۔ (عمدة القاری جلد دوم ص ۲)

س : کیا زمین کی طرح آسمان میں بھی رات ہوتی ہے ؟

ج : نہیں، رات کا آغاز زمین والوں کے ساتھ خاص ہے۔ (فتاویٰ حدیثیہ ص ۱۹)

س : آسمان کو کس چیز سے بنایا گیا ؟

ج : بعض روایت میں ہے کہ آسمان کے پیدا ہونے سے قبل پانی موجود تھا اور ہوا بھی ۔
ہوا پانی سے ٹکرائی جس سے پانی میں دھواں نمودار ہوا اور وہ دھواں اوپر کی طرف
اُٹھا تو یہی آسمان کا مادہ بنا اور اسی سے ساتوں آسمان بنائے گئے ۔

(تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص ۱۳۶)

س : کیا یہ ساتوں آسمان نام اور بناوٹ کے اعتبار سے مختلف ہیں ؟

ج : ہاں مختلف ہیں ، پہلے آسمان کا نام رقیع ہے جو سبز زرد کا ہے ، دوسرے کا
نام ارقلون ہے جو سفید چاندی کا ہے ، تیسرے کا نام قیدوم ہے جو سرخ
یا قوت کا ہے ، چوتھے کا نام مائون ہے جو سفید موتیوں کا ہے ، پانچویں کا نام
وبقار ہے جو سرخ سونے کا ہے ، چھٹے کا نام وفار ہے جو زرد یا قوت کا ہے
ساتویں کا نام عروبار ہے جو نور سے چمک رہا ہے ۔

(روح البیان جلد اول ص ۶۲)

س : بجلی کیا شے ہے ؟

ج : اللہ تعالیٰ نے بادلوں کے چلانے پر ایک فرشتہ مقرر فرمایا ہے جس کا نام رعد ہے اس کا قد بہت
چھوٹا ہے اور اسکے ہاتھ میں ایک بہت بڑا کوڑا ہے جب وہ کوڑا بادل کو مارتا ہے تو اسکی
ترسی سے آگ جھڑتی ہے اس آگ کا نام بجلی ہے ۔ (فتاویٰ رضویہ جلد دوازدہم ص ۱۱۹)

س : بادل کیسے بنتا ہے ؟

ج : بادل بخارات سے بنتے ہیں جب رطوبت میں حرارت عمل کرتی ہے مہاپ پیدا ہوتی
ہے اللہ تعالیٰ ہوا کو بھیجتا ہے کہ وہ اسکو جمع کرتی ہے پھر تہہ بہ تہہ اس کے بادل بناتی ہے
پھر جہاں حکم ہوتا ہے اُسے لیجاتی ہے اور بحکم الہی حرارت کے عمل سے وہ گھل کر پانی ہو
کر گرتی ہے ۔ (فتاویٰ رضویہ جلد دوازدہم ص ۱۹۳)

چاند سورج اور ستاروں کا بیان

س : چاند اور سورج کہاں ہیں ؟
 ج : تحقیق یہ ہے کہ چاند اور سورج زمین و آسمان کے درمیان ایک گھیرے میں ہیں۔
 (تفسیر نسفی جلد سوم ص ۸۷، اسلام اور چاند کا سفر ص ۵۸)

س : ستارے کہاں ہیں ؟
 ج : زمین و آسمان کے درمیان نورانی زنجیروں میں ٹٹکی ہوئی قندیلوں کے اندر ہیں اور یہ زنجیریں فرشتوں کے ہاتھوں میں ہیں (تفسیر کبیر جلد ششم ص ۳۳۸، تفسیر عزیزی ص ۳۱)
 س : کیا چاند، سورج اور ستارے متحرک ہیں ؟
 ج : ہاں یہ تینوں متحرک ہیں ان تینوں کی حرکت نص قطعی سے ثابت ہے۔ ارشادِ ربانی ہے کل فی فلک یسبحون ہر ایک ایک گھیرے میں پیر رہا ہے۔ یہاں لفظ کل اپنے عموم کے اعتبار سے چاند سورج اور ستارے سب کو شامل ہے۔
 (جلالین شریف ص ۲۷۲)

س : کیا چاند اور سورج بالذات روشن ہیں ؟
 ج : سورج کی روشنی تو بالذات ہے اور وہ بذاتہ روشن ہے مگر چاند کی روشنی بالذات نہیں بلکہ چاند کی روشنی سورج کی روشنی سے مستفاد ہوتی ہے۔
 (صاوی جلد دوم ص ۱۵۲، فتاویٰ رضویہ جلد چہارم ص ۶۵)

س : چاند اور سورج کا رخ کس طرف ہے ؟
 ج : رخ آسمان کی طرف اور پیٹھ زمین کی طرف ہے۔
 (خازن و معالم جلد ہفتم ص ۱۲۹)

س : کیا چاند زمین سے بڑا ہے ؟

ج : نہیں بلکہ زمین چاند سے چوگنی بڑی ہے۔ (اسلام اور چاند کا سفر ص ۵۵)

س : کیا سورج زمین سے بڑا ہے ؟

ج : ہاں تقریباً تیرہ لاکھ گنا بڑا ہے۔ (اسلام اور چاند کا سفر ص ۵۵)

س : چاند زمین سے کتنی دوری پر ہے ؟

ج : دو لاکھ میل سے کچھ زائد پر ہے۔ (اسلام اور چاند کا سفر ص ۵۴)

س : سورج زمین سے کتنی دوری پر ہے ؟

ج : نو کروڑ تیس لاکھ میل کی دوری پر ہے۔ (اسلام اور چاند کا سفر ص ۵۵)

س : سورج کا ٹھہرنا یا لوٹنا کتنی مرتبہ ہوا ؟

ج : سات دفعہ ہوا چار مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور تین مرتبہ دیگر انبیاء کرام کیلئے۔

۱۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کیلئے جب آپ جہاد کیلئے گھوڑوں کا معائنہ فرما رہے تھے کہ سورج غروب ہو گیا اور نماز عصر قضا ہو گئی تو آپ نے دعا کی سورج لوٹ آیا پھر آپ نے نماز عصر ادا کی۔

۲۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کیلئے جب خداوند قدوس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بنی اسرائیل کو ساتھ لیکر چلنے کا حکم دیا تو یہ بھی فرمایا تھا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کا تابوت ہمراہ لیتے جائیں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل سے کہہ دیا کہ فجر کے وقت نکلیں گے اور تابوت کے تلاش کرنے میں لگ گئے۔ یہاں تک کہ فجر طلوع ہونے کے قریب ہو گیا لیکن تابوت کا پتہ نہ چلا تو آپ نے خدا کی بارگاہ میں دعا فرمائی کہ اے اللہ طلوع آفتاب کو مؤخر فرما دے اس لئے سورج آپ کے لئے ٹھہرا رہا۔ یہاں تک کہ تابوت حاصل ہو گیا۔

۳۔ حضرت یوشع بن نون کیلئے جب آپ بیت المقدس کے محاذ پر قوم بنی اسرائیل سے جہاد فرما رہے تھے جمعہ کا دن تھا ابھی جنگ فسخ ہونے میں تاخیر تھی یہاں تک کہ سورج ڈوبنے لگا اگلا دن ہفتہ کا تھا جس میں جنگ کرنا شریعت موسوی میں جائز نہ تھا آپ نے

دعا فرمائی اور سورج آپ کی دلع سے ٹھہر گیا جب جنگ فتح ہو گئی اور نعلین کو شکست ہوئی تو غروب ہو گیا۔

۴۔۔۔ جنگ خندق کے موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جب آپ کی نماز عصر قضا ہو گئی۔

۵۔۔۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار سورج کو حکم دیا تو تھوڑی دیر تک ٹھہرا رہا۔

۶۔۔۔ شب معراج کی واپسی میں اپنے اہل مکہ کو خبر دی تھی کہ تمہارا قافلہ جو تجارت کے لئے گیا ہوا ہے سورج نکلنے سے پہلے پہنچنے والا ہے حسن اتفاق کہ قافلہ پہنچنے میں تاخیر ہو گئی اور سورج نکلنے ہی والا تھا کہ اپنے دعا فرمائی اور سورج ٹھہر گیا۔

،۔۔۔ منزل صہبہ پر حضرت علی کیلئے آپ کے حکم سے سورج لوٹ آیا

(روح البیان جلد سوم ص ۳۴، سیرۃ طیبی جلد اول ص ۴۲۲ تا ص ۴۲۶، عمدۃ القاری جلد ہفتم ص ۴۶، الامم والعلی ص ۱۰۳)

سدرۃ المنتہیٰ اور مسمو کا بیان

س : سدرۃ المنتہیٰ کیا چیز ہے ؟

ج : ایک درخت ہے جس کی جڑ چھٹے آسمان میں اور اس کی شاخیں ساتویں آسمان میں پھیلی ہوئی ہیں اور بلند سی ساتویں آسمان سے بھی زیادہ ہے اس کے پھل مٹکے کی طرح اڑتے ہاتھی کے کان کی طرح ہیں اس میں رنگ برنگ کے پھل ہیں اس پر نہایت زیب و زینت ہے اس کا ایک پتہ اگر زمین پر رکھ دیا جائے تو پورے اہل زمین کو روشن کر دے۔ اور اس کے ہر پتہ پر ایک فرشتہ ہے۔ خازن و معالم جلد ششم ص ۲۱۵، اشوتہ اللغات جلد چہارم ص ۴۱۵

س : سدرۃ المنتہیٰ کتنا بڑا درخت ہے ؟

ج : اتنا بڑا درخت ہے کہ سوار اس کی ٹہنی کے سائے میں سو برس تک چلے یا اس کا سایہ ایک لاکھ سواروں کو کفایت کرے۔ خازن و معالم جلد ششم ص ۲۱۵

س : اس کو سدرۃ المنتہیٰ کیوں کہتے ہیں ؟

ج : اس لئے کہتے ہیں کہ اعمالِ عباد اور مخلوقات کے علوم وہاں تک منتہی ہو جاتے ہیں جو چیز نیچے سے چڑھتی ہے اس کا یہ منتہی ہے اور جو چیز اوپر سے اترتی ہے اس کا بھی منتہی ہے اور فرشتے بھی یہیں ٹھہر جاتے ہیں اس لئے سدرۃ المنتہیٰ کہتے ہیں۔

مواہب لدنیہ جلد دوم ص ۲۵، خازن و معالم جلد ششم ص ۲۱۵

س : کیا اس سے اوپر کوئی جاسکتا ہے ؟

ج : ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کوئی نہ جاسکا۔ مواہب لدنیہ جلد دوم ص ۲۵

س : زمین سے سدرۃ المنتہیٰ تک کتنی دوری ہے ؟

ج : پچاس ہزار برس کی راہ۔

المفہوم حصہ چہارم ص ۹

س : بیت معمور کہاں ہے ؟

ج : ساتویں آسمان میں عرشِ اعظم کے سامنے کعبہ شریف کے خاص محاذی فرشتوں کی مخصوص عبادت گاہ اور اُن کا قبلہ ہے ہر روز اس میں ایسے ستر ہزار فرشتے طواف و نماز کیلئے حاضر ہوتے ہیں کہ پیراں نہیں دوبارہ طواف و نماز کا موقع نہیں ملتا۔

(عمدة القاری جلد دوم ص ۲۰، خازن و معالم جلد ششم ص ۲۰)

س : کیا فرشتے اس میں اذان و جماعت کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں ؟

ج : ہاں حضرت اسرافیل علیہ السلام اذان دیتے ہیں جن کی آواز ساتویں آسمان اور ساتویں زمین کے فرشتے سُن لیتے ہیں اور حضرت میکائیل علیہ السلام سب کے امام ہوتے ہیں۔

(تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص ۳۱)

س : کیا بیت معمور میں فرشتوں کے علاوہ بھی کسی نے نماز پڑھی ہے ؟

ج : ہاں شبِ معراج تمام انبیاء اور امتِ مرجمہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی اور آپ نے سب کی امامت فرمائی۔ (الملفوظ حصہ چہارم ص ۲۱)

عرش و کرسی کا بیان

س : کیا عرش اعظم کوئی جسم ہے؟
 ج : ہاں مخلوقات میں سب سے بڑا جسم ہے جو حرکت و سکون قبول کرتا ہے۔ موہب بنی جلد اول^{۱۸}
 س : اس کی وسعت کتنی ہے؟

ج : حدیث شریف میں ہے کہ ساتوں آسمان وزمین کرسی کے آگے اس طرح ہیں جیسے ایک لٹ
 ووق میدان میں ایک چھلا پڑا ہوا اور کرسی عرش کے کنارے ایسی ہے جیسے ایک لٹ ووق
 میدان میں ایک چھلا پڑا ہو۔ (خازن جلد اول ص ۲۳۸، المفوظ حصہ چہارم ص ۶)

س : کیا عرش بھی اللہ تعالیٰ سے خوف کھاتا ہے؟

ج : ہاں تمام مخلوقات سے زیادہ خوف کھاتا ہے یہاں تک کہ جب اللہ نے اسکو پیدا کیا تو اس
 کی عظمت و جلال سے کانپتا تھا۔ پھر جب قدرت نے اس پر لا الہ الا اللہ لکھ دیا تو اس
 اسم شریف کی ہیبت سے اور زیادہ لرزنے لگا پھر جب اس پر محمد رسول اللہ لکھا تو اس
 اسم مبارک کی برکت سے اس کو سکون حاصل ہوا اور لرزنا بند ہو گیا۔ موہب بنی جلد اول ص ۳۳

س : عرش اعظم کی کیا شان ہے آیا رکھا ہوا ہے یا اس کو کوئی اٹھائے ہوئے ہے؟

ج : اسوقت تو چار فرشتے اس کو کندھوں پر اٹھائے ہوئے ہیں اور قیامت کے دن آٹھ
 فرشتے اٹھائیں گے۔ (زرقانی جلد ششم ص ۸۶، المفوظ حصہ چہارم ص ۶۳)

دوسری روایت میں ہے کہ اسوقت آٹھ فرشتے اٹھائے ہوئے ہیں خازن جلد اول ص ۱۲۸

س : عرش کے اٹھانے والے فرشتے کیسے ہیں؟

ج : پہاڑی بکروں کی شکل میں ہیں ان کے پاؤں کے نیچے سے گھٹنے تک پانچ سو برس کی
 راہ ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ کان کی لو اور کندھوں کے درمیان سات سو برس کی فاصلہ

ہے۔ بعض روایت میں ہے کہ کوئی انسان کی شکل، کوئی گدھ کی شکل، کوئی بیل کی شکل اور کوئی شیر کی شکل میں ہے۔
(خازن جلد ہفتم ص ۱۲)

س : کرسی کیا ہے ؟

ج : کرسی سے مراد یا تو علم و قدرت ہے یا خود نفس کرسی جو ساتویں آسمان کے اوپر ہے جسے چار فرشتے اٹھائے ہوئے ہیں۔
(صادی جلد اول ص ۱)

س : کرسی کے اوپر کیا ہے ؟

ج : عرشِ اعظم۔
(خزائن ص ۶۳)

س : ساتویں آسمان سے کرسی تک کتنا فاصلہ ہے ؟

ج : پانچ سو برس کی راہ۔
(خازن جلد ہفتم ص ۱۲)

س : عرش و کرسی کے درمیان کس قدر فاصلہ ہے ؟

ج : عرش کے اٹھانے والے فرشتوں اور کرسی کے اٹھانے والے فرشتوں کے درمیان میں

ستر حجابات ظلمت کے اور ستر حجابات نور کے ہیں اور ہر حجاب کی موٹائی پانچ سو برس

کی راہ ہے اور اگر اس قدر فاصلہ نہ ہوتا تو کرسی کے اٹھانے والے فرشتے عرش کے اٹھانے

والے فرشتوں کے نور سے جل جلتے۔
(خازن جلد اول ص ۲۲۸)

س : کرسی کے اٹھانے والے فرشتے کیسے ہیں ؟

ج : ان فرشتوں میں سے ہر ایک کے چار منہ ہیں اور ان کے قدم اس پتھر پر ہیں جو ساتویں

زمین کے نیچے ہے۔ ایک فرشتہ حضرت آدم کی شکل میں ہے وہ ایک سال سے دوسرے

سال تک بنی آدم کے لئے رزق اور بارش کا سوال کرتا ہے۔ اور ایک فرشتہ گدھ کے

مشابہ ہے جو پرندوں کیلئے ایک سال سے دوسرے سال تک رزق کا سوال کرتا ہے اور

ایک فرشتہ بیل کی شکل میں ہے جو چوپایوں کیلئے ایک سال سے دوسرے سال تک

رزق کا سوال کرتا ہے۔ اور ایک فرشتہ شیر کے مشابہ ہے وہ وحشیوں کیلئے ایک سال

سے دوسرے سال تک رزق کا سوال کرتا ہے۔
(خازن جلد اول ص ۲۲۸)

لوح محفوظ اور مسلم کا بیان

س : لوح محفوظ کس چیز کا ہے ؟

ج : سفید موتی کا ہے اس کے دونوں کنارے موتی اور یاقوت کے ہیں اور سکے دونوں جانب سُرخ یاقوت کے ہیں۔
(خازن و معالم جلد ہفتم ص ۱۲۳)

س : لوح محفوظ کہاں ہے ؟

ج : عرش کی داہنی جانب اوپر کا حصہ عرش سے ملا ہوا ہے اور نیچے کا حصہ یک فرشتہ کی گود میں ہے۔
(خازن و معالم جلد ہفتم ص ۹۳)

س : لوح محفوظ کتنا بڑا ہے ؟

ج : اتنا بڑا ہے جتنا زمین و آسمان کے درمیان فاصلہ ہے۔ یعنی پانچ سو برس کی مسافت اور اس کا عرض اس قدر ہے جتنا مشرق و مغرب کے درمیان فاصلہ ہے۔
(خازن و معالم جلد ہفتم ص ۱۹۳)

س : لوح محفوظ کو لوح محفوظ کیوں کہا جاتا ہے ؟

ج : اس لئے کہتے ہیں کہ زیادتی و نقصان اور شیطانی تصرفات سے پاک ہے۔
س : لوح محفوظ میں کیا لکھا ہے ؟

ج : اس کے شروع میں لکھا ہے لا الہ الا اللہ وحدہ دینہ الاسلام و محمد عہدہ

ورسولہ فمن امن باللہ عزوجل وصدق بوعده واتبع رسوله ادخلہ

الجنة اللہ وحدہ کے سوا کوئی معبود نہیں اللہ کا دین اسلام ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اس کے خاص بندے اور رسول ہیں تو جو اللہ عزوجل پر ایمان لائے اور اس کے وعدے

کو قبول کیا اور اس کے رسولوں کی پیروی کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل

فرمائے گا۔ (خازن و معالم جلد ہفتم ص ۱۹۳، تفسیر عزیزی نپا ص ۱۳۳)

س : اس کے علاوہ اور اس میں کیا لکھا ہے ؟
ج : اس میں ساری مخلوقات کا حال ہے ہر شئی کی تفصیل ہے، ہر چھوٹی بڑی چیز لکھی گئی ہے ابتداء آفرینش سے قیامت تک جو کچھ ہو گیا اور جو کچھ ہو رہا ہے اور جو کچھ ہونے والا ہے سب آسمان و زمین کی تخلیق سے پہلے لکھ دیا گیا ہے۔

(خازن جلد دوم ص ۱۹۵، جلد سوم ص ۷۳، جمل جلد دوم ص ۳۹)

س : کیا لوح محفوظ کی لکھی ہوئی باتوں میں تغیر و تبدل ممکن ہے ؟
ج : صحیح یہ ہے کہ لوح تغیر سے محفوظ ہے تغیر صرف دفتین اور صحف ملائکہ میں ہے۔
(احکام شریعت جلد دوم ص ۲۵۳)

س : کیا لوح محفوظ کا علم خدا کے سوا کسی اور کو بھی حاصل ہے ؟
ج : باب اللہ تعالیٰ کی تعلیم اور اس کی اطلاع سے غیر خدا کو بھی حاصل ہے۔ جیسے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء و ائمہ مقررین کو حاصل ہے بلکہ لوح و قلم کے تمام علوم، کان و مایکون حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم سبے مثال کا یک قطرہ ہے۔
(المحفوظ حصہ اول ص ۶۶)

س : کیا لوح محفوظ کا علم اولیاء کرام کو بھی حاصل ہے ؟
ج : باب اولیاء کرام کو بھی عطا کیا جاتا ہے۔ حضرت غوث اعظم فرماتے ہیں عینی فی اللوح المحفوظ (میری آنکھ لوح محفوظ میں لگی رہتی ہے) (بہتہ الاسرار ص ۲۲)

مولانا روم فرماتے ہیں۔
لوح محفوظ است پیش اولیاء
ہر چہ محفوظ است محفوظ از خطا

س : قلم کس چیز کا ہے ؟

ج : نور کا ہے
(خازن و معالم جلد ہفتم ص ۱۰۱)

س : قلم کی لمبائی کتنی ہے ؟

ج : جتنی زمین و آسمان کے درمیان فاصلہ ہے۔ (خازن و معالم جلد ہفتم ص ۱۰۱)

س : قلم نے سب سے پہلے کیا لکھا ؟

(روح البیان جلد اول ص ۵)

ج : بسم اللہ شریف۔

س : کس چیز پر لکھا ؟

(الاتحاف ص ۱)

ج : لوح محفوظ پر۔

س : پھر قلم نے کیا لکھا

ج : اللہ تعالیٰ کا ذکر اور اس کی توحید کو لکھا اور قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے

سب کچھ تفصیل کے ساتھ لکھ دیا۔ حدیث شریف میں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے قلم کو پیدا

فرمایا تو اس کو حکم دیا لکھ : قلم اس خطاب کی ہیبت سے ہزار برس تک کانپتا

رہا پھر عرض کیا کہ اے پروردگار میں کیا لکھوں رب نے فرمایا کہ میری توحید لکھ قلم

نے لوح محفوظ پر لا الہ الا اللہ لکھا۔ پھر ارشاد ہوا کہ قیامت تک جو کچھ ہونے والا

ہے ہر ایک کی مقدار لکھ دے۔ (خازن و معالم جلد ہفتم ص ۱) ہواہب مذہب جلد دوم ص ۲

الکلام الاوضح ص ۱۰۰ ، الاتحاف ص ۱

س : کیا دنیا کی طرح لوح و قلم اور عرش و کرسی سب فنا ہو جائیں گے ؟

ج : نہیں ، سات چیزیں ہیں جنہیں فنا نہیں ہے۔ عرش ، کرسی ، لوح ، قلم ، روح ،

جنت اور اس میں رہنے والے ، دوزخ اور اس میں رہنے والے۔

یہ سب چیزیں کل شئی ہالک سے مستثنیٰ ہیں۔

(شرح فقہ اکبر بحر العلوم ص ۱۰۰ ، شرح لحدود ص ۳۳)

وضو کا بیان

س : وضو کہاں فرض ہوا ؟

ج : مکہ میں ۔ (طحاوی علی مراقی الفلاح ص ۳۳)

س : کن کن صورتوں میں وضو کرنا فرض ہے ؟

ج : محدث کو ہر قسم کی نماز، نماز جنازہ، سجدۂ تلاوت اور قرآن مقدس چھونے کے لئے وضو کرنا فرض ہے۔ (بحر الرائق جلد اول ص ۱۶، فتاویٰ رضویہ جلد اول ص ۲۰۶)

س : کس صورت میں وضو کرنا واجب ہے ؟

ج : خانہ کعبہ کا طواف کرنے کیلئے وضو کرنا واجب ہے۔ (بحر الرائق جلد اول ص ۱۶)

س : کن صورتوں میں وضو کرنا سنت ہے ؟

ج : اذان و اقامت، خطبہ جمعہ و عیدین اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارکہ کی زیارت و وقوف عرفہ اور صفا و مروہ کے درمیان سعی وغیرہ کیلئے وضو کرنا سنت ہے۔ (بہار شریعت حصہ دوم ص ۲۳)

س : کن صورتوں میں وضو کرنا مستحب ہے ؟

ج : سونے کیلئے اور سونے کے بعد، میت کو نہلانے کیلئے، ہمبستری سے پہلے، زبانی قرآن مجید پڑھنے کیلئے، حدیث اور علم دین پڑھنے پڑھانے کیلئے، حالت جنابت میں کھانے پینے کیلئے وضو کرنا مستحب ہے۔ (بہار شریعت حصہ دوم ص ۲۳)

س : کن صورتوں میں تجدید وضو مستحب ہے ؟

ج : قبضہ لگانے، غیبت کرنے، چغلی کھانے، کسی کو گالی دینے، کوئی فحش لفظ زبان سے نکلنے، جھوٹی بات صادر ہونے، کوئی دنیاوی شعر پڑھنے، غصہ آنے، غیر محرکات

کے حسن پر نظر کرنے، کسی کافر سے بدن مَس ہونے (اگرچہ وہ کلمہ پڑھتا ہو اور اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہو) ذکر کو چھو لینے سے تجدید وضو مستحب ہے۔ دراصل ضابطہ یہ ہے کہ جس بات سے کسی اور امام مجتہد کے مذہب میں وضو جاتا رہے اس کے وقوع سے ہمارے مذہب میں اعادہ وضو مستحب ہے۔

فتاویٰ رضویہ جلد اول ص ۲۰۸

س : کیا وضو سے گناہ صغائر و کبائر دونوں دھل جاتے ہیں ؟

ج : ہاں صغائر و کبائر دونوں دھل جاتے ہیں فتاویٰ رضویہ جلد اول ص ۱۶۷

س : وہ کون لوگ ہیں جن کی نیند ناقض وضو نہیں ؟

ج : انبیاء کرام ہیں۔ درمختار مع ردالمختار جلد اول ص ۱۱۱

س : وضو کے فرائض کتنے ہیں ؟

ج : چار ہیں۔ (۱) مونہ دھونا (۲) کہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں کا دھونا (۳) چوتھائی سر

کا مسح کرنا (۴) ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں کا دھونا۔ (بہار شریعت حصہ دوم ص ۱۳)

س : وضو میں سنتیں کتنی ہیں ؟

ج : پندرہ سنتیں ہیں (۱) نیت کرنا (۲) بسم اللہ الرحمن الرحیم سے شروع کرنا (۳) دونوں ہاتھوں

کو گٹھن تک تین بار دھونا (۴) مسواک کرنا (۵) دہنے ہاتھ سے تین کلیاں کرنا (۶)

دہنے ہاتھ سے تین بار ناک میں پانی چڑھانا (۷) بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرنا،

(۸) دائرہ خلل کرنا (۹) ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کا خلل کرنا (۱۰) ہر عضو کو تین تین بار دھونا،

(۱۱) پورے سر کا ایک بار مسح کرنا (۱۲) کانوں کا مسح کرنا (۱۳) ترتیب سے وضو کرنا (۱۴) دائرہ

کے جو بال مونہ کے دائرے کے نیچے ہیں ان کا مسح کرنا (۱۵) اعضا کو پے درپے دھونا۔

(بہار شریعت حصہ دوم ص ۱۶ تا ص ۹)

س : مسواک کرنا وضو کی سنت ہے یا نماز کی ؟

ج : وضو کی سنت ہے۔ لہذا جو ایک وضو سے چند نمازیں پڑھے ہر نماز کیلئے اس سے مسواک کا مطالبہ

نہیں، جب تک مونہ میں کسی وجہ سے تغیر نہ آگیا ہو۔ (فتاویٰ رضویہ جلد اول ص ۱۳۶)

اذان کا بیان

س : اذان کی مشروعیت کہاں ہوئی ؟

ج : ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں۔
(ردالمحتار جلد اول ص ۲۶۸)

س : مشروعیت کس طرح ہوئی ؟

ج : مشہور یہ ہے کہ تعین وقت کے سلسلے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے

مشورہ فرمایا کہ کوئی صورت اختیار کی جائے کہ لوگ نماز کیلئے جمع ہو جائیں کسی نے

کہا کہ ناقوس بجایا جائے کسی نے کہا سنگ پھونکا جائے کسی نے کہا بلند جگہ آگ

روشن کی جائے۔ ابھی صحابہ کرام کسی رائے پر متفق بھی نہ ہونے پائے تھے کہ حضرت عبداللہ

ابن زید نے خواب میں دیکھا کہ ایک مرد آسمان سے نیچے آیا اس کے ہاتھ میں ناقوس

ہے۔ عبداللہ بن زید نے اس سے کہا اے بندہ خدا کیا اس ناقوس کو فروخت کرو گے

اس نے کہا تم خرید کر کیا کرو گے۔ انھوں نے جواب دیا اس سے لوگوں کو نماز کے لئے

بلاؤں گا۔ اس نے کہا میں تم کو اس سے بہتر چیز سکھاتا ہوں کہ جب نماز کا وقت ہوگا

تو ان کلمات کو ادا کرو پس اس نے آخر تک اذان ایک مخصوص کیفیت کیساتھ سکھائی۔

پھر تھوڑی دیر بعد اقامت کا طریقہ بتایا۔ جب صبح ہوئی تو عبداللہ بن زید نے اپنا خواب

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا۔ آپ نے سن کر فرمایا یہ خواب حق ہے۔ جاؤ حضرت

بلال کو بتاؤ۔ حضرت عبداللہ بن زید کہتے ہیں کہ ہم حضرت بلال کو بتا رہے تھے اور وہ

بلند آواز سے اذان دے رہے تھے۔ حضرت فاروق اعظم نے جب اذان کی آواز سنی تو

فوراً اپنی چادر گھسیٹتے ہوئے بارگاہ مصطفیٰ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا رسول اللہ میں

نے بھی یہی خواب دیکھا جو انھوں نے کہا۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ الحمد۔ بعض روایت میں ہے کہ اس سلسلے میں آپ پر وحی بھی آگئی تھی۔ [درج النبؤ جلد ۳۹۴]

س : اسلام میں سب سے پہلے اذان کس نے پڑھی ؟

ج : حضرت ہلال حبشی نے (الجواب للفتیہ جلد اول ص ۲۳)

س : کیا اس سے پہلے بھی کسی نے اذان پڑھی ؟

ج : ہاں حضرت جبریل نے پڑھی۔ حدیث شریف میں ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام زمین ہند میں اترے تو آپ پر تنہائی کی وجہ سے وحشت طاری ہوئی تو حضرت جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور اذان پڑھی جس سے آپ کی وحشت دور ہو گئی۔

(مواہب لدنیہ جلد دوم ص ۴۴، تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص ۳۸)

س : کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کبھی اذان پڑھی ؟

ج : ہاں ایک مرتبہ حالت سفر میں ظہر کی اذان پڑھی اور آپ نے اشدھان محمدنا

رسول اللہ کی جگہ اَشْهَدُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ پڑھا۔ (درمختار مع ردالمحتار جلد اول ص ۲۱۵)

س : اذان کیلئے سب سے پہلے منارہ کس نے بنوایا ؟

[جدالمختار علی ردالمختار جلد ۲ ص ۲۱۲]

ج : حضرت امیر معاویہ نے۔ (ردالمختار جلد اول ص ۲۴)

س : منارہ پر سب سے پہلے اذان کس نے دی ؟

ج : شرجیل بن حسنہ نے۔ (ردالمختار جلد اول ص ۲۴)

س : اذان کے بعد تثنویب یعنی الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ پڑھنا کب سے

راج ہوا ؟

ج : ماہ ربیع الآخر ۳۸ھ سے رائج ہوا۔ (درمختار مع ردالمختار جلد اول ص ۲۴)

س : اذان دینا کب سنت ہے ؟

ج : نماز پنجگانہ و جمعہ کیلئے جب جماعت مستحبہ کے ساتھ مسجد میں وقت پرا داکیلئے

توان کے لئے اذان دینا سنت مؤکدہ ہے

(بہار شریعت حصہ سوم ص ۳۱)

س : کن صورتوں میں اذان کہنا مستحب ہے ؟

ج : بچے اور مغموم کے کان میں اور مرگی والے اور غضبناک و بد مزاج آدمی یا جانور کے کان میں اسی طرح جنگ کی شدت اور آتش زدگی کے وقت، بعد دفن میت اور جنابت کی سرکشی کے وقت، مسافر کے پیچھے اور جنگل میں جب راستہ بھول جائے اور کوئی بتانے والا نہ ہو، اسی طرح و بار کے زمانہ میں اذان کہنا مستحب ہے۔ (بہار شریعت حصہ سوم ص ۳)

س : نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مخصوص مؤذن کتنے تھے ؟

ج : چار تھے (۱) حضرت بلال حبشی (۲) حضرت عبداللہ بن مکتوم مدینہ منورہ میں مسجد نبوی کے مؤذن تھے (۳) حضرت سعد بن عائد مسجد تبایک کے مؤذن تھے (۴) حضرت ابو محذورہ مکہ مکرمہ میں مسجد حرام کے مؤذن تھے۔ (زرقانی جلد سوم ص ۳۶۹ تا ص ۳۷۰، نور الابصار ص ۴۹)

س : کیا اذان وقامت کا حکم صرف اسی امت کے ساتھ خاص ہے ؟

ج : ہاں، اسی امت کے ساتھ خاص ہے۔ (زرقانی جلد پنجم ص ۳)

نماز کا بیان

س : کون سی نماز کس نبی نے سب سے پہلے پڑھی ؟

ج : سب سے پہلے فجر کی نماز حضرت آدم علیہ السلام، ظہر کی نماز حضرت داؤد علیہ السلام عصر کی نماز حضرت سلیمان علیہ السلام، مغرب کی نماز حضرت یعقوب علیہ السلام اور عشاء کی نماز حضرت یونس علیہ السلام نے پڑھی۔ (سیرۃ علی جلد اول ص ۴۵، فتاویٰ رضویہ جلد دوم ص ۲۸)

س : نزول وحی کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی نماز کس دن پڑھی ؟

ج : پیر کے روز اول حصہ میں پڑھی۔ (زرقانی جلد اول ص ۲۴۱، فتاویٰ رضویہ جلد دوم ص ۲۱۵)

س : اس امت میں سب سے پہلے نماز کس نے پڑھی ؟

ج : حضرت خدیجہ الکبریٰ نے پڑھی پھر علی مرتضیٰ نے۔ (زرقانی جلد اول ص ۲۴۱)

س : نماز پنجگانہ فرض ہونے سے پہلے بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام نماز پڑھتے تھے ؟

ج : ہاں قبل معراج حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام نمازیں پڑھا کرتے تھے نماز شب

کی فرضیت تو خود سورہ مزمل سے ثابت اور اس کے سوا اوقات میں بھی نماز پڑھنا وارد

عام ازیں کہ فرض ہو یا نفل حدیث شریف میں ہے کہ نماز پنجگانہ کی فرضیت سے پہلے

مسلمان چاشت اور عصر پڑھا کرتے تھے۔ (زرقانی جلد اول ص ۲۳۵، فتاویٰ رضویہ جلد دوم ص ۲۱۳)

س : یہ نمازیں کس طرح ادا فرماتے تھے کیا ان میں بھی شرائط و ارکان کا التزام فرماتے تھے؟

ج : ہاں شرائط و ارکان کا التزام فرماتے تھے۔ البتہ رکوع میں اختلاف ہے۔

س : کیا یہ نماز پنجگانہ مجموعی طور پر کسی اور نبی پر بھی فرض ہوئی؟ (فتاویٰ رضویہ جلد ۳ ص ۲۱۶)

ج : نہیں یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص ہے۔ (مخطوطی ص ۹۸)

س : حضور صلی اللہ علیہ وسلم مکہ شریف میں کس جانب رخ کر کے نماز پڑھتے تھے؟

ج : قبل معراج اپنے کشف سے خلاء کعبہ کی جانب رخ کر کے پڑھتے تھے۔ اور بعد معراج

جب تک مکہ میں قیام رہا بیت المقدس کی جانب رخ کر کے اس طرح پڑھتے کہ کعبہ معظمہ

بھی سامنے ہوتا۔ (تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص ۴۳۳، زرقانی جلد اول ص ۴۴)

س : کیا نبی کی اقتدا میں نماز پڑھنے سے گناہ کبیرہ بھی معاف ہو جاتا ہے؟

ج : ہاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا میں نماز پڑھنے سے گناہ کبیرہ معاف ہو جاتا ہے۔

(اشعۃ اللمعات جلد اول ص ۲۷)

س : وہ کون سی نماز ہے کہ آدمی نماز سے نکل جائے اور گفتگو بھی کرے پھر بھی نماز باطل

نہیں ہوتی؟

ج : وہ نماز ہے کہ نمازی رسول کی پکار کا جواب دے حاضر بارگاہ ہو گفتگو کرے اور حکم بھی

بجالائے پھر بھی نماز باطل نہیں ہوتی۔ (مواہب لدنیہ جلد اول ص ۱۴۱، عمدۃ القاری جلد سوم ص ۱۶)

س : وہ کون سی نماز ہے جس میں امام کے بائیں جانب کھڑے ہونے میں زیادہ فضیلت ہے؟

ج : جو نماز مسجد نبوی میں ادا کی جائے کہ وہاں امام کے بائیں جانب کھڑے ہونے میں زیادہ

فضیلت ہے کہ روضہ مقدسہ بائیں ہی جانب ہے۔ (اشعۃ اللمعات جلد اول ص ۴۷)

س : کیا یہ درست ہے کہ انبیاء کرام اپنی اپنی قبروں میں نماز پڑھتے ہیں؟

ج : ہاں سبھی انبیاء کرام پڑھتے ہیں (مواہب لدنیہ جلد اول ص ۴۲)

س : کیا یہ نماز اذان و اقامت کے ساتھ ہوتی ہے؟

ج : ہاں اذان و اقامت کے ساتھ ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ بعض صحابہ کرام نے نماز کی وقت

روضہ مقدسہ سے اذان و اقامت کی آوازیں بھی سُنیں۔ (مواہب لدنیہ جلد اول ص ۴۲)

س : شبِ معراج بیت المقدس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انبیاء کرام کو کتنی رکعت نماز

پڑھائی؟

ج : دو رکعت۔ (مسلم شریف جلد اول ص ۹۱)

س : اس میں کتنی صفیں تھیں؟

ج : سات صفیں تھیں۔ تین میں رسل عظام اور چار صفوں میں باقی انبیاء کرام تھے۔ نبی

آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کے پشت کے قریب حضرت ابراہیم علیہ السلام کھڑے تھے

وہابی جانب حضرت اسمعیل علیہ السلام، بانیں جانب حضرت اسحاق علیہ السلام، پھر

حضرت موسیٰ علیہ السلام پھر تمام انبیاء و رسل علیہم السلام۔ (تفسیر جمل جلد چہارم ص ۸)

س : دنیا کی وہ کونسی جگہ ہے جہاں نماز پڑھنے کا ثواب سب سے زیادہ ہے؟

ج : مسجدِ حرام ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ مسجدِ حرام میں ایک نماز دوسری مسجدوں کی

لاکھ نماز سے افضل ہے۔ (جذب القلوب ص ۱۹)

س : کیا اس کے علاوہ بھی کوئی ایسی جگہ ہے جہاں نماز پڑھنا مسجدِ حرام میں نماز پڑھنے

سے افضل ہو؟

ج : ہاں ایامِ منیٰ میں منیٰ کا اندر، یومِ عرفہ میں عرفات کے اندر شبِ مزدلفہ میں مزدلفہ کے

اندر نماز پڑھنا مسجدِ حرام میں نماز پڑھنے سے افضل ہے۔ (جذب القلوب ص ۱۹، فتاویٰ حدیثیہ ص ۴۹)

س : کیا تہجد کی نماز پہلے سب پر فرض تھی؟

ج : ہاں سب پر فرض تھی۔ بعد میں امت سے اسکی فرضیت منسوخ ہو گئی اور حضور صلی اللہ علیہ

وسلم پر آخر عمر تک فرض رہی۔ (اشعۃ اللمعات جلد اول ص ۵۶)

س : کسی نماز میں دو رکعت کسی میں تین کسی میں چار فرض ہونے کی کیا حکمت ہے؟

ج : اسکی پوری حکمت تو خدا کو معلوم ہے۔ البتہ بعض روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے شبِ معراج بعض ملائکہ کو دیکھا کہ بعض دو پر بعض تین اور بعض چار پڑے ہوئے تھے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی ہدیت کو نماز کی شکل میں نمودار فرمایا۔ تاکہ نمازی بھی ان کے ذریعہ ملائکہ کے موافق ہو جائے اور درجاتِ عالیہ کی طرف پرواز کر کے قربِ خداوندی حاصل کرے۔
روح البیان جلد اول ص ۲۷

س : کیا پہلے انبیاء کرام کی امت پر بھی جمعہ فرض تھا؟
ج : نہیں جمعہ کی فرضیت اس امت کے ساتھ خاص ہے۔ مواہب مدنیہ جلد اول ص ۲۸
س : کیا کچھ صحابہ فرضیتِ جمعہ سے پہلے بھی جمعہ پڑھتے تھے؟
ج : ہاں جیسے حضرت اسعد بن زرارہ وغیرہ انصار اہل مدینہ رضی اللہ عنہم کا فرضیتِ جمعہ سے قبل جمعہ پڑھنا ثابت ہے۔ فتاویٰ رضویہ جلد چہارم ص ۳۵

س : کن لوگوں کے لئے جماعت میں تاخیر کرنا جائز ہے؟
ج : امام معین، عالم دین، عالم اسلام، پابند جماعت اگر بعض وقت عذر کی وجہ سے تاخیر ہو جائے، سربراہ آوردہ شریعت جس کا انتظار نہ کرنے سے ایذا کا اندیشہ ہو۔
س : سجدہ مشروعہ کی کتنی قسمیں ہیں؟
ج : چار قسمیں ہیں۔ (۱) سجدہ نماز (۲) سجدہ تلاوت (۳) سجدہ شکر (۴) سجدہ سہو۔
(فتاویٰ رضویہ جلد دوم ص ۴۳۳)

المسفوظ حصہ اول ص ۹۹

س : کون سا سجدہ حرام اور کون سا سجدہ کفر ہے؟
ج : سجدہ عبادت غیر خدا کے لئے کفر اور سجدہ تحیت حرام و گناہ کبیرہ ہے۔
فتاویٰ رضویہ جلد دوازدہم ص ۲۹۲

بسم اللہ کا بیان

س : بسم اللہ پڑھنا کب فرض ہے ؟
 ج : جانور ذبح کرتے وقت بسم اللہ پڑھنا فرض ہے۔ اگرچہ لفظ الرحمن الرحیم پڑھنا فرض نہیں۔
 (طحاوی ص ۱۷۱)

س : بسم اللہ پڑھنا کب سنت ہے ؟
 ج : وضو کے شروع میں اور بیرون نماز کسی صورت کے آغاز تلاوت کے وقت اور ہر اہم کام کرتے وقت جیسے کھانے پینے اور بیوی سے مباشرت کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا سنت ہے۔ اسی طرح نماز کی ہر رکعت کے اڈل میں بسم اللہ پڑھنا مسنون ہے۔ (طحاوی ص ۱۷۱)
 س : بسم اللہ پڑھنا کب مستحب ہے ؟
 [بہار شریعت حصہ سوم ص ۱۷۱]

ج : خارج نماز در بیان سورت سے تلاوت کی ابتدا کے وقت بسم اللہ پڑھنا مستحب۔
 (بہار شریعت حصہ سوم ص ۱۷۱)

س : بسم اللہ پڑھنا کب کفر ہے ؟
 ج : شراب پینے، زنا کرنے، چوری کرنے، جوا کھیلنے کے وقت بسم اللہ پڑھنا کفر ہے۔ جب کہ پڑھنے کو حال سمجھے۔
 عالمگیری جلد دوم ص ۱۷۱، شرح فقہ اکبر حسنی قاری ص ۱۷۱

س : بسم اللہ پڑھنا کب حرام ہے ؟
 ج : حرام قطعی کا ارتکاب اور چوری وغیرہ کا ناجائز مال استعمال کرنے کے وقت بسم اللہ پڑھنا حرام ہے اسی طرح زنا کرتے وقت اور شراب پینے اور حائضہ عورت سے ہمبستری کرتے وقت بھی بسم اللہ پڑھنا حرام ہے۔ جبکہ پڑھنے کو حال نہ سمجھے ورنہ کافر ہو جائے گا۔
 (طحاوی ص ۱۷۱)

س : بسم اللہ پڑھنا کب مکروہ ہے؟

ج : سورہ برأت کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا مکروہ ہے جبکہ سورہ انفال سے ملا کر پڑھے اسی طرح حقہ بٹری سگریٹ پینے اور لہسن و پیاز جیسی چیز کھانے کے وقت، نجاست کی جگہوں میں اور شرمگاہ کھولنے کے وقت بسم اللہ پڑھنا مکروہ ہے۔

طحاوی ص ۱، رد المحتار جلد اول ص ۱

س : بسم اللہ پڑھنا کب جائز و مستحسن ہے؟

ج : اٹھتے بیٹھتے اور نماز میں سورہ فاتحہ اور سورت کے درمیان میں بسم اللہ پڑھنا جائز و مستحسن ہے۔

طحاوی ص ۱

س : بسم اللہ شریف سب سے پہلے کس نبی پر نازل ہوئی؟

ج : حضرت سلیمان علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ کنز العمال جلد اول ص ۴۹۳

س : کیا ان کے علاوہ کسی اور نبی پر نازل نہیں ہوئی؟

ج : حضرت سلیمان علیہ السلام کے علاوہ کسی نبی پر نازل نہیں ہوئی۔ پھر بعد میں نبی خزانہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی۔ کنز العمال جلد اول ص ۵۵۶

س : اسلام میں بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھنے کا دستور کب سے رائج ہوا؟

ج : صدر اسلام میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم قریش کے مطابق باسمک اللہ صمد لکھتے تھے جب قرآن کی آیت ارکبوا فیہا باسم اللہ مقرر ہوا و مرسھا نازل ہوئی تو آپ نے بسم اللہ لکھنا شروع کیا۔ پھر جب آیت قل ادعوا اللہ اوادعوا الرحمن نازل ہوئی تو آپ نے بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھنا شروع کیا۔ پھر جب آیت انہ من سلیمان و انہ بسم اللہ الرحمن الرحیم نازل ہوئی تو آپ نے بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھنا شروع کیا۔ طبقات ابن سعد جلد دوم ص ۲۸

درود شریف کا بیان

س : حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنے کی کتنی صورتیں ہیں ؟

ج : چھ صورتیں ہیں۔ فرض، واجب، سنت، مستحب، مکروہ، حرام، (طحاوی ص ۱۵۷)

س : کس صورت میں درود پڑھنا فرض ہے ؟

ج : پوری زندگی میں ایک بار پڑھنا فرض ہے۔ (طحاوی ص ۱۵۷)

س : کس صورت میں درود پڑھنا واجب ہے ؟

ج : علامہ طحاوی کے نزدیک جب جب حضور کا نام لیا جائے ہر بار پڑھنا واجب لیکن اصح قول یہ ہے کہ ایک بار واجب اور ہر بار مستحب ہے (طحاوی ص ۱۵۷، رد المحتار جلد اول ص ۳۶۳)

س : کیا پورا درود شریف پڑھنا واجب ہے ؟

ج : نہیں صرف اللھم صل علی محمد تک واجب ہے۔ اس پر زیادہ کرنا سنت ہے۔ (خازن جلد پنجم ص ۲۲۵)

س : کن صورتوں میں درود شریف پڑھنا سنت ہے ؟

ج : نماز کے قعدہ اخیرہ میں اور نماز جنازہ کی دوسری تکبیر کے بعد درود شریف پڑھنا سنت ہے۔ (طحاوی ص ۱۵۷، رد المحتار جلد اول ص ۳۶۳)

س : کن صورتوں میں درود پڑھنا مستحب ہے ؟

ج : روز و شب میں جب جب موقع ملے پڑھنا مستحب ہے۔ اسی طرح روز جمعہ، شب جمعہ، مسجد میں جاتے وقت یا مسجد سے نکلتے وقت، دعا، قنوت کے بعد، وضو کرتے وقت درود پڑھنا مستحب ہے۔ (رد المحتار جلد اول ص ۳۶۳)

س : کن صورتوں میں درود پڑھنا مکروہ ہے ؟

ج : قعدہ اخیرہ اور وعائے قنوت کے علاوہ نماز کے کسی رکن میں درود پڑھنا مکروہ ہے اسی طرح تاجر کا خریدار کو سامان دکھاتے وقت اس غرض سے درود شریف پڑھنا کہ اس چیز کی اچھائی خریدار پر ظاہر ہو درود پڑھنا مکروہ ہے۔

س : کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اپنے اوپر درود بھیجنا واجب تھا؟
ج : نہیں۔
طحاوی ص ۱۵۸

س : تمام درودوں میں افضل کون سا درود ہے؟
ج : سب درودوں میں افضل درود وہ ہے جسے نماز میں مقرر کیا گیا ہے یعنی درود ابراہیمی
فتاویٰ رضویہ جلد سوم ص ۷۷

س : درود شریف کی جگہ صلعم یا عم یا ۴ لکھنا کیسا ہے؟
ج : ناجائز و سخت حرام ہے۔ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ”پہلا وہ شخص جس نے درود شریف کا ایسا اختصار کیا اس کا ہاتھ کاٹا گیا۔“

فتاویٰ افریقیہ ص ۱۲۵

مساجد کا بیان

س : دنیا کی تمام مساجد میں سب سے افضل کونسی مسجد ہے ؟

ج : سب مسجدوں سے افضل مسجد حرام ہے، پھر مسجد نبوی، پھر مسجد اقصیٰ، پھر مسجد قبا، پھر مسجد جامع، پھر مسجد محلہ، پھر مسجد شارع۔
(در مختار و رد المحتار جلد اول ص ۴۶۲)

س : مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ میں نماز پڑھنے کا کتنا ثواب ہے ؟

ج : مسجد حرام میں ایک نماز لاکھ نماز کے برابر اور مسجد نبوی میں ایک نماز ہزار نماز کے برابر، اور مسجد اقصیٰ میں ایک نماز پانچ سو نماز کے برابر ہے۔ (جذب القلوب ص ۱۲۸)

س : سب سے پہلے روئے زمین پر کس مسجد کی تعمیر ہوئی ؟

ج : مسجد حرام کی۔
(بخاری شریف جلد اول ص ۴۴)

س : پھر اس کے بعد کس مسجد کی تعمیر ہوئی ؟

ج : مسجد اقصیٰ کی۔
(بخاری شریف جلد اول ص ۴۴)

س : مسجد حرام کی تعمیر کس نے کی ؟

ج : فرشتوں نے یا حضرت آدم علیہ السلام نے۔ (عمدة القاری جلد اول ص ۶۱۵، تفسیر عزیز سورہ بقرہ ص ۳۹۹)

س : مسجد اقصیٰ کی تعمیر کس نے کی ؟

ج : بنیاد حضرت داؤد علیہ السلام نے رکھی پھر اسکی تکمیل حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمائی۔

(جذب القلوب ص ۱۱۵)

س : اسلام میں سب سے پہلے کس مسجد کی تعمیر ہوئی ؟

ج : مسجد قبا کی
(سواہب لدنیہ جلد اول ص ۶۴)

س : وہ کونسی مسجدیں ہیں جن میں نماز پڑھنے کیلئے سفر کرنا جائز ہے ؟

ج : تین مسجدیں ہیں جن میں نماز پڑھنے کیلئے سفر کرنا جائز ہے۔ مسجد حرام، مسجد نبوی، مسجد اقصیٰ۔
(بخاری شریف جلد اول ص ۲۱۵)

قبلتین کا بیان

مس : خانہ کعبہ کی تعمیر کتنی بار ہوئی؟ اور کس کس نے کرائی؟
ج : مشہور یہ ہے کہ دس بار ہوئی۔

- (۱) سب سے پہلے فرشتوں نے کی، حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے دو ہزار سال قبل۔
- (۲) دوسری مرتبہ حضرت آدم علیہ السلام نے کی۔
- (۳) تیسری مرتبہ حضرت شیث علیہ السلام نے کی۔
- (۴) چوتھی مرتبہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کی۔
- (۵) پانچویں مرتبہ قوم عمالقہ نے کی۔
- (۶) چھٹی مرتبہ قبیاء جرہم نے کی۔

- (۷) ساتویں مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جد اعلیٰ قصی بن کلاب نے کی۔
- (۸) آٹھویں بار قریش نے تعمیر کی جس میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی شرکت فرمائی۔
- (۹) نویں مرتبہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں تعمیر کی جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تجویز کردہ نقشہ کے مطابق تھی۔ یعنی اپنے حطیم کو خانہ کعبہ میں داخل کر دیا اور اس کے دو دروازے بنائے ایک مشرق کی جانب اور دوسرا مغرب کی جانب۔
- (۱۰) دسویں مرتبہ حجاج بن یوسف ثقفی نے کی۔ (ماوی جلد سوم ص ۳۲، زرقانی جلد اول ص ۲۱)
- روح البیان جلد اول ص ۱۵۴، خازن جلد اول ص ۳۲، جس جلد اول ص ۲۱

لیکن علامہ عینی شارح بخاری فرماتے ہیں کہ خانہ کعبہ کی تعمیر صرف پانچ مرتبہ ہوئی
 (۱) فرشتوں نے کی (۲) حضرت ابراہیم علیہ السلام نے (۳) قریش نے کی (۴) حضرت عبداللہ
 بن زبیر نے کی (۵) حجاج بن یوسف نے کی۔ عمدۃ القاری جلد اول ص ۶۱۵

اس پر ترقی کرتے ہوئے علامہ حلی اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ درحقیقت خانہ کعبہ
 کی تعمیر جدید صرف تین بار ہوئی (۱) حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تعمیر (۲) زمانہ جاہلیت میں
 قریش کی تعمیر۔ ان دونوں تعمیر میں دو ہزار سات سو پینتیس برس کا فاصلہ رہا۔ (۳) حضرت
 عبداللہ بن زبیر کی تعمیر جو قریش کی تعمیر کے بیاسی سال بعد ہوئی۔ باقی ملائکہ اور حضرت
 آدم علیہ السلام اور ان کے فرزندوں کی تعمیر۔ یہ صحیح روایتوں سے ثابت نہیں۔ اور ان
 کے علاوہ دوسروں نے صرف ٹوٹ پھوٹ کی مرمت کرائی یا معمولی ترمیم کی۔ از سر نو تعمیر
 نہیں کی۔ ۱ سیرۃ حلی جلد اول ص ۲۰۴

س : خانہ کعبہ کی تعمیر کتنے پہاڑوں کے پتھروں سے ہوئی ؟

ج : پانچ پہاڑوں کے پتھروں سے ہوئی۔ (۱) طور سینا (۲) طور زیتا (۳) جودی (۴) لبنان
 (۵) حراء۔ (سیرۃ حلی جلد اول ص ۸۸)

س : خانہ کعبہ کی تعمیر کیوں کی گئی ؟

ج : حقیقت حال تو خدا ہی کو معلوم البتہ ایک روایت میں ہے کہ جب خداوند قدوس نے
 فرشتوں سے فرمایا کہ میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں تو فرشتوں نے کہا ایسے
 کو نائب بنائے گا جو زمین میں فساد پھیلانے کا اور خونریزی کرے گا ہم تو تیری تسبیح و
 تہلیل و تقدیس بیان کرتے ہیں، فرشتوں کی اس بات سے رب تعالیٰ کو جلال آگیا تو
 فرشتوں نے رب تعالیٰ کو راضی کرنے کیلئے عرشِ اعظم کا طواف کرنا شروع کر دیا یہاں تک کہ
 سات پھرے لگائے۔ رب تعالیٰ کو فرشتوں کی یہ ادائیں آگئی تو حکم دیا زمین میں میرے
 لئے ایک مکان بناؤ تاکہ وہ بندے جن سے میں ناراض ہو جاؤں وہ اگر اس مکان کی پناہ
 لیں اور اس کا طواف کرے تو میں راضی ہو جاؤں۔ جیسا کہ تم نے عرشِ اعظم کا طواف کر کے
 مجھے راضی کیا ہے۔ پھر فرشتوں نے خانہ کعبہ کی تعمیر کی۔ (شیخ زادہ جلد اول ص ۴۲)

س : کیا خانہ کعبہ کی تعمیر میں حضرت جبریل علیہ السلام نے بھی کچھ خدمت انجام دی ؟
 ج : ہاں جب حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت اسماعیل علیہ السلام کی مدد سے خانہ کعبہ تعمیر فرما رہے تھے تو حضرت جبریل علیہ السلام نے انجینئرنگ کی خدمت انجام دی ۔ (خازن جلد اول ص ۳۲۲)
 س : کعبہ شریف میں سب سے پہلے بت کس نے رکھا ؟

ج : عمرو بن لہی نے ۔ (ازروت فی جہد اول ص ۱۹۳)

س : خانہ کعبہ کتنے سالوں تک بت خانہ رہا ؟

ج : ایک ہزار سال تک ۔ (اروت نبیان جلد چہارم ص ۴۹۳)

س : اس کے ارد گرد کتنے بت نصب کئے گئے تھے ؟

ج : تین سو ساٹھ ۔ (ازروت فی جلد دوم ص ۳۳۵)

س : کیا یہ بات درست ہے کہ کعبہ شریف کے اوپر سے اگر بیمار پرندہ گزر جائے تو اسے شفا مل جاتی ہے ؟

ج : ہاں ہاں کی ہوا سے اسکی بیماری دور ہو جاتی ہے ۔ (صاوتی جہد دوم ص ۱۵۰)

س : بیت المقدس کی تعمیر کس نے کی ؟

ج : بنیاد حضرت داؤد علیہ السلام نے رکھی پھر اس کی تکمیل حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمائی ۔

(جذبہ نقوش ص ۱۱۵ ، نقاری رضویہ جلد دوم ص ۲۰۹)

س : حضرت داؤد علیہ السلام نے بیت المقدس کی بنیاد کس جگہ رکھی ؟

ج : جہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا خیر نصیب کیا گیا تھا ۔ (نزہۃ نقاری جلد ہفتم ص ۵۵۵)

س : حضرت سلیمان علیہ السلام نے بیت المقدس کی تعمیر کن لوگوں سے کرائی ؟

ج : جنات اور شیاطین سے ۔ (خازن دمعالم بلدینم ص ۲۳۳)

س : بیت المقدس کب سے کب تک قبلہ رہا ؟

ج : حضرت موسیٰ علیہ السلام سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک ۔ (تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص ۴۲۳)

ایک روایت میں ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک قبلہ رہا ۔

باقی تمام انبیاء بنی اسرائیل وغیر بنی اسرائیل سب کا قبلہ خانہ کعبہ رہا (تفسیر نفیسی پارہ ۱ ص ۴۷)

س : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے کب تک قبلہ رہا ؟

ج : تقریباً ساڑھے سولہ ماہ۔
تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص ۲۳۳

س : پچھ آپ کیلئے تحویل قبلہ کا حکم کہاں ہوا ؟

ج : مدینہ میں براجمد آپ بیت المقدس کی طرف رخ کر کے دو رکعت نماز ظہر ادا کر چکے تھے

س : کیا ہر ایک کی زندگی کیلئے قبۃ عینہ و علیہ رہے ؟
[فاز ہلد اول ص ۱۰۸]

ج : ہاں بلکہ قبریں کا قبلہ عرش اعظم، روحانین کا قبلہ کرتی، کربوین کا قبلہ بیت محمود، ملائکہ

زمین کا قبلہ مسجد اقصیٰ، کثر انبیاء بنی اسرائیل کا قبلہ بیت المقدس، حضرت آدم و حضرت

ابراہیم و حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی امت کا قبلہ کعبہ معظمہ، احواح مومنین کا قبلہ

سدرۃ المنتہی ہے۔
تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص ۲۵۵

س : روضہ اقدس، فicus ہے یا کعبہ معظمہ ؟

ج : روضہ اقدس بلکہ تمام انبیاء کرام کی تربتیں۔
زوت فی جلد اول ص ۳۲۴

روزہ کا بیان

س : رمضان شریف کا روزہ کس سن میں فرض ہوا ؟

ج : دس شوال ۲۱ھ میں فرض ہوا۔
خسرات ص ۲۲

س : اس امت پر سب سے پہلے کون سا روزہ فرض ہوا ؟

ج : یوم عاشورہ کا روزہ فرض ہوا۔ پھر اسکی فرضیت ایام بیض کے روزے کی فرضیت سے

منسوخ ہو گئی۔ پھر جب رمضان کا روزہ فرض ہوا تو اسکی فرضیت نے ایام بیض کے

روزے کی فرضیت کو منسوخ کر دیا۔
تفسیر احمدی ص ۵

س : کیا پچھلے انبیاء کرام بھی روزہ رکھتے تھے ؟

ج : ہاں ہر نبی کا روزہ مختلف ایام میں تھا۔ حضرت آدم علیہ السلام ایام بیض کا روزہ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام عاشورہ کا روزہ رکھتے تھے۔ تفسیر احمدی ص ۵۵

حضرت ادریس علیہ السلام ہمیشہ روزہ رکھتے تھے۔ خازن جدید ص ۲۸
حضرت نوح علیہ السلام یوم فطر اور یوم اضحیٰ کو چھوڑ کر ہمیشہ روزہ رہتے تھے
حضرت دود علیہ السلام ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے تھے۔
اور حضرت ابراہیم علیہ السلام ہر ماہ میں تین دن روزہ رکھتے تھے۔ اہدایہ انبیاء جلد اول ص ۱۸
حضرت ذوالکفل علیہ السلام تمام دن روزہ اور پوری رات عبادت کرتے تھے۔

جمل جدید سوم ص ۴۲

حضرت سلیمان علیہ السلام ہر ماہ کے شروع میں تین دن اور درمیان میں تین دن اور آخر میں تین دن روزہ رکھتے تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہمیشہ روزہ رہتے تھے۔

س : روزہ کی کتنی قسمیں ہیں ؟

ج : روزہ کی آٹھ قسمیں ہیں (۱) فرض معین جیسے رمضان کے ادا روزے ۲۱ : فرض غیر معین جیسے رمضان کے قضا روزے (۳) واجب معین جیسے نذر معین کے روزے۔ (۴) واجب غیر معین جیسے نذر مطلق کے روزے (۵) نفل مسنون جیسے نویں تاریخ کے ساتھ عاشورہ کا روزہ (۶) نفل مستحب جیسے ایام بیض اور عرفہ کے دن کا روزہ۔ (۷) مکروہ تنزیہی جیسے ہفتہ کے دن کا روزہ یا صوم دہر یا صوم وصال کہ روزہ رکھ کر افطار نہ کرے۔ پھر دوسرے دن رکھے (۸) مکروہ تحریمی جیسے عید و ایام تشریق کے روزے۔ (در مختار و رد المحتار جلد دوم ص ۸۵ تا ۸۶)

س : تمام نفلی روزوں میں کون سا روزہ سب سے بہتر ہے ؟

ج : عرفہ کے دن کا روزہ۔ فتاویٰ رضویہ جلد ہشتم ص ۴۴۲

حج کا بیان

س : حج کس سن میں فرض ہوا ؟

ج : سہ کے آخر میں فرض ہوا۔
در مختار و رد المحتار جلد دوم ص ۱۴۳

س : نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کس سن میں حج ادا فرمایا ؟

ج : سہ میں ادا فرمایا۔
در مختار و رد المحتار جلد دوم ص ۱۴۳

س : حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی بار حج ادا فرمایا ؟

ج : قبل ہجرت دو یا تین حج ادا فرمائے اور بعد ہجرت مدینہ منورہ سے صرف ایک حج ادا فرمایا
تو حجت و داع کے نام سے مشہور ہے۔ حج کے علاوہ اپنے چار عمرے بھی ادا کئے۔

س : کیا حج کی فرضیت اسی امت کے ساتھ خاص ہے ؟ [ارشاد الساری ص ۱۱۰]

ج : ہاں اسی امت کے ساتھ خاص ہے کسی اور نبی کی امت پر فرض نہیں ہوا۔

سیرۃ حلبی جلد اول ص ۱۹، شرح المسک المتقسط ص ۳

س : کیا پچھلے نبیاء کرام پر بھی حج کرنا فرض تھا ؟

ج : ملا علی قاری کی کتاب المسک المتقسط اور علامہ حلبی کی کتاب "سیرۃ حلبی" کی ظاہر

عبارت سے پتہ چلتا ہے کہ انبیاء کرام پر بھی حج کرنا فرض تھا۔ سیرۃ حلبی ص ۹، شرح المسک المتقسط

لیکن علامہ حضرت فاضل بریلوی فرماتے ہیں کہ فرضیت کا حال تو خدا جانتے البتہ انبیاء کرام

حج کرتے رہے۔ المسفوظ حصہ اول ص ۴

س : کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی حج کرنا فرض تھا ؟

ج : حقیقت حال تو خدا کو معلوم البتہ علامہ شامی اور ملا علی قاری کی ظاہری عبارت سے معلوم

ہوتا ہے کہ آپ پر بھی حج کی فرضیت نازل ہوئی۔ رد المحتار جلد ۲ ص ۱۴۳، شرح المسک المتقسط ص ۳

س : کسی کو ایک حج یا چند حج میسر ہوتے ہیں اور کسی کو بالکل نہیں اسکی کیا وجہ ہے ؟
 ج : حقیقت حال کا علم تو خدا کو ہے البتہ روایت میں ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے
 خانہ کعبہ کی تعمیر فرمائی تو رب العزت نے حضرت ابراہیم سے فرمایا کہ اسے ابراہیم آواز دو
 کہ تمہارے رب کا گھر تعمیر ہو گیا ہے اس گھر کی زیارت و طواف کیلئے چلے آؤ۔ حضرت
 ابراہیم علیہ السلام نے آواز دی تو رب العزت نے حضرت ابراہیم کی اس آواز کو سارے
 جہاں کے لوگوں تک اور جو نسلیں قیامت تک مال کے ارحام اور باپ کے اصل بیت میں
 تھیں ان میں بھی روح ڈال کر آواز پہنچائی گئی۔ اس آواز پر جس نے جتنی مرتبہ لبیک
 کہا اسکو اتنے ہی حج میسر ہوئے۔ کسی نے ایک مرتبہ کسی دوسری نے تین مرتبہ کہا مگر
 اور جس نے بالکل نہیں کہا اسکو کوئی حج میسر نہیں ہوا۔

تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص ۲۸۵، عمدۃ القاری جلد چہارم

س : حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آواز پر سب سے پہلے لبیک کن لوگوں نے کہا ؟
 ج : اہل یمن نے کہا۔
 صاوی جلد سوم ص ۸۳

س : حج واجب ہونے کی کتنی شرطیں ہیں ؟

ج : آٹھ شرطیں ہیں۔ (۱) اسلام (۲) دار الحرب میں ہو تو یہ بھی ضروری ہے

کہ جانتا ہو حج اسلام کے فرائض میں سے ہے (۳) بلوغ ہونا (۴) عاقل ہونا

(۵) آزاد ہونا (۶) تندرست ہو کہ حج کو جاسکے، اعضا سلامت ہوں، انگھیلا ہو،

ایمان اور فالج والے اور جسکے پاؤں کٹے ہوں اور بوڑھے پر کہ سواری پر خود نہ بیٹھ

سکتا ہو حج فرض نہیں (۷) سفر خرچ کا مالک ہو (۸) وقت یعنی حج کے مہینوں میں

تمام شرائط پائے جائیں۔ (بہار شریعت صفحہ ششم ص ۱۳)

س : حج میں کتنی چیزیں فرض ہیں ؟ ج : سات چیزیں فرض ہیں (۱) احرام،

(۲) وقوف یعنی نویں ذی الحجہ کے آفتاب دھلنے سے دسویں کی صبح صادق سے پیشتر کسی

وقت عرفات میں ٹھہرنا (۳) طواف زیارت کا اکثر حصہ یعنی چار پھرے (۴) نیت (۵) ترتیب

یعنی پہلے احرام باندھنا پھر وقوف پھر طواف (۶) ہر فرض کا اپنے وقت پر ہونا (۷) مکان

(بہار شریعت صفحہ ششم ص ۱۳) (بہار شریعت صفحہ ششم ص ۱۳)

زکوٰۃ کا بیان

س : زکوٰۃ کسے کہتے ہیں ؟

ج : مال کے ایک مخصوص حصہ کا جو شرع نے مقرر کیا ہے اللہ کیلئے کسی مسلمان فقیر کو مالک بنانا بشرطیکہ وہ فقیر ہاشمی نہ ہو زکوٰۃ کہلاتا ہے۔ (درمختار مع ردالمحتار جلد دوم ص ۱۰۱)

س : زکوٰۃ کس سن میں فرض ہوئی ؟

ج : ۱۰ھ میں فرض ہوئی۔ (درمختار مع ردالمحتار جلد دوم ص ۱۰۱ طحاوی علی مرقی افلاح ص ۴۱)

س : زکوٰۃ کن پر فرض ہے ؟

ج : چند شرطوں کے ساتھ مالدار مسلمانوں پر فرض ہے۔ (عائتہ کتب)

س : وہ چند شرطیں کیا ہیں ؟

ج : (۱) بالغ ہونا (۲) عاقل ہونا (۳) آزاد ہونا (۴) نصاب کا مالک ہونا (۵) نصاب کا قرض سے فارغ ہونا (۶) نصاب کا حاجت اصلیہ سے فاضل ہونا (۷) مال کا نامی ہونا (۸) مال پر سال گزرنا وغیرہ۔ (درمختار مع ردالمحتار جلد دوم ص ۱۰۱ تا ص ۱۰۲)

س : صاحب نصاب کون ہے ؟

ج : جو آدمی ساڑھے باون تولہ چاندی (۵۲ ۱/۲) یا ساڑھے سات تولہ سونا (۱۶) یا ان دونوں میں سے کسی ایک کی قیمت کے برابر روپیہ پیسہ یا سامان تجارت کا مالک ہو۔ وہ صاحب نصاب ہے۔ (درمختار مع ردالمحتار جلد دوم ص ۱۰۲ تا ص ۱۰۳)

س : کیا انبیاء کرام پر بھی زکوٰۃ فرض ہے ؟

ج : انبیاء کرام پر زکوٰۃ بالاجماع فرض نہیں (درمختار مع ردالمحتار جلد دوم ص ۱۰۳)

س : انبیاء کرام کے مال پر زکوٰۃ فرض کیوں نہیں ؟

ج : انبیاء کرام کے پاس جو کچھ ہوتا ہے وہ مال امانت ہے۔ اور مال امانت میں زکوٰۃ فرض نہیں۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ زکوٰۃ کے معنی ہیں صاحب زکوٰۃ کا گناہوں سے پاک ہونا اور انبیاء کرام گناہوں سے پاک ہوتے ہیں۔ اس لئے ان پر زکوٰۃ فرض نہیں
(رد المحتار جلد دوم ص ۲، طحاوی ص ۴۱۴)

نکاح کا بیان

س : کن عورتوں سے نکاح کرنا بہتر ہے ؟
ج : کنواری عورت سے اور جس سے اولاد زیادہ ہونے کی امید ہو ان سے نکاح کرنا بہتر ہے۔
س : نکاح کیلئے کون سا دن مبارک اور باعث برکت ہے ؟ [رد المحتار جلد دوم ص ۲۶۹]
ج : جمعہ کا دن، حضرت آدم کا نکاح حوا سے، حضرت یوسف علیہ السلام کا نکاح یحییٰ سے، حضرت موسیٰ علیہ السلام کا نکاح صفورا سے، حضرت سلیمان علیہ السلام کا نکاح بلقیس سے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح خدیجۃ الکبریٰ اور حضرت عائشہ سے جمعہ ہی کے دن ہوا۔
س : کیا نکاح کیلئے گواہ کا ہونا ضروری ہے ؟ [تفسیر فیسی پارہ ۱ ص ۱۶]
ج : ہاں ضروری ہے بغیر گواہ نکاح نہیں ہوگا۔ (عامہ مکتب)
س : کیا کوئی نکاح بغیر گواہ کے ہو سکتا ہے ؟
ج : ہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح بغیر گواہ اور بغیر دین مہر کے جائز ہے۔ یہ آپ کی خصوصیات سے ہے۔ (خصائص لکبری جلد دوم ص ۲۳۵، زرقانی جلد پنجم ص ۲۳۱)

س : حضرت آدم و حوا کا نکاح کس کے سامنے ہوا ؟
ج : فرشتوں کے سامنے ہوا اور فرشتے ہی گواہ بنے۔ (تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص ۱۵۹)
س : کیا دنیا میں بھی انبیاء کرام نے نکاح فرمایا ؟

ج : ہاں اب تک جتنے انبیاء کرام دنیا سے پردہ فرما گئے ہیں، سبھی نے نکاح کیا۔ ان میں کوئی ایسا نہیں جس نے نکاح نہ کیا ہو۔ یہاں تک کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام کے باپ سے میں بھی سہا کہ آپ نے نکاح تو کیا لیکن مباشرت نہ فرمائی۔ کیونکہ آپ کی شریعت میں مباشرت نہ کرنا عزیمت تھی۔ سی شرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب آسمان سے نزول فرمائیں گے تو قبیلہ بھینیہ کی ایک عورت سے شادی فرمائیں گے اور آپ کی اولاد بھی ہوگی۔ (روح البیان جلد ۱ ص ۲۹)

س : حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی عورتوں سے نکاح فرمایا ؟ [شرح شفاء جلد ۱ ص ۲۹]
 ج : گیارہ عورتوں سے نکاح فرمایا۔ ان کے علاوہ چار باندیاں بھی تھیں شرح فقہ کبریٰ قری۔
 س : یہ شادیاں یک ہی وقت میں ہوئیں یا علیحدہ علیحدہ ؟ [شرح شفاء جلد ۱ ص ۲۹، زرقانی جلد ۱ ص ۲۹]
 ج : سب سے پہلے آپ کا نکاح حضرت خدیجہ الکبریٰ بنت خویلد سے ہوا۔ ان کے وصال کے بعد حضرت سودہ بنت زمعہ سے نکاح ہوا۔ پھر سہ میں حضرت عائشہ بنت حفصہ ابو بکر رضی اللہ عنہا ہو کر خدمت اقدس میں پہنچیں۔ پھر ہجرت کے تیسرے یا چوتھے سال میں حضرت ام سلمہ بنت ابی امیہ، حضرت حفصہ بنت عمر بن خطاب، حضرت زینب بنت خزیمہ سے نکاح ہوا۔ پھر پانچویں سال حضرت زینب بنت جحش سے عقد فرمایا۔ پھر چھٹے سال حضرت جویریہ بنت حارث خزاعیہ سے نکاح ہوا۔ پھر ساتویں سال حضرت صفیہ بنت جحش، حضرت میمونہ بنت حارث ہلانیہ اور حضرت ام حبیبہ بنت ابی سفیان سے عقد فرمایا۔ (ابو ہبیدہ جلد ۱ ص ۲۹، عمدۃ القاری جلد ۱ ص ۳۱)
 س : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ کونسی بیوی ہے جس سے آپ کا نکاح آسمان پر ہوا اور حضرت جبریل اس کے گواہ بنے ؟

ج : حضرت زینب بنت جحش۔ (جل جلد سوم ص ۴۳، زرقانی جلد سوم ص ۲۴)

س : مرد کے نکاح کرنے کی کتنی حالتیں ہیں ؟

ج : چھ حالتیں ہیں ۱۱ فرض ۱۲ واجب ۱۳ سنت مؤکدہ ۱۴ مباح ۱۵ حرام ۱۶ مکروہ
 ۱۱ جو شخص مہر و نفقہ کی قدرت رکھتا ہو اور اسے یہ یقین ہو کہ نکاح نہ کرنے کی حالت میں زنا واقع ہو جائیگا تو اس پر نکاح کرنا فرض ہے۔

۱۲ جو شخص مہر و نفقہ کی قدرت رکھتا ہو اور اسے شہوت کا غلبہ اتنا ہو کہ نکاح نہ کرنے

کی صورت میں اندیشہ زنا ہے تو اس پر نکاح کرنا واجب ہے۔

(۳) جب اعتدال کی حالت ہو یعنی نہ شہوت کا بہت زیادہ غلبہ ہو اور نہ عنین ہو اور وہ مہر و نفقہ پر قدرت بھی رکھتا ہو تو ایسی حالت میں نکاح کرنا سنت مؤکدہ ہے کہ نکاح نہ کرنے پر مصر رہنا گناہ ہے اس صورت میں اگر حرام سے بچنے یا اتباع سنت یا اولاد حاصل کرنے کی نیت کرے تو ثواب بھی پائے گا۔

(۴) جو شخص محض لذت حاصل کرنے کی نیت سے شادی کرے تو اس کیلئے نکاح کرنا مباح ہے۔

(۵) جس آدمی کو یہ یقین ہو کہ نکاح کرے گا تو نان و نفقہ نہ دے سکے گا یا جو ضروری حقوق ہیں ان کو پورا نہ کر سکے تو اس کیلئے نکاح کرنا حرام ہے۔

(۶) جس آدمی کو یہ اندیشہ ہو کہ نکاح کرے گا تو نان و نفقہ نہ دے سکے گا یا جو ضروری حقوق ہیں ان کو پورا نہ کر سکے گا تو اس صورت میں نکاح کرنا مکروہ ہے۔ درخت و درخت بد ص ۲۶۸

س : عورتوں کے نکاح کرنے کی کتنی صورتیں ہیں ؟
ج : چھ صورتیں ہیں (۱) مکروہ (۲) حرام (۳) واجب (۴) فرض (۵) سنت (۶) مباح
(۱) جس عورت کو اپنے نفس سے خوف ہو کہ غالباً اس سے شوہر کی اطاعت اور اس کے حقوق واجبہ ادا نہ ہو سکیں گے تو اسے نکاح کرنا ممنوع و ناجائز ہے۔ اگر کرے گی تو گنہگار ہوگی۔ یہ صورت کراہت تحریمی کی ہے۔

(۲) اگر یہ خوف مرتبہ ظن سے تجاوز کر کے یقین تک پہنچے تو اس صورت میں اسے نکاح کرنا حرام ہے۔

(۳) جس عورت کو اپنے نفس سے ایسا خوف نہ ہو لیکن نکاح کی حاجت شدید ہے کہ بے نکاح کئے معاذ اللہ گناہ میں مبتلا ہونے کا ظن غالب ہے تو ایسی صورت میں نکاح کرنا واجب ہے۔

(۴) جس عورت کو بے نکاح کئے معاذ اللہ وقوع حرام کا یقین ہو تو اس حالت میں نکاح کرنا فرض ہے۔ یعنی جب کہ کثرت روزہ وغیرہ معاملات سے تسکین متوقع نہ ہو۔

(۵۱) اگر عورت کی حاجت اعتدال پر ہو یعنی نہ نکاح سے بالکل بے پرواہی نہ اس شدت کا شوق کہ بے نکاح وقوع گناہ کا ظن بالیقین ہو ایسی حالت میں نکاح کرنا سنت ہے مگر بشرطیکہ عورت اپنے پر اطمینان کافی رکھتی ہو کہ اس سے ترک اطاعت اور حقوق شوہر کی اضاعت اصلاً واقع نہ ہوگی۔

(۶) اگر عورت کو ذرا بھی اس کا اندیشہ ہو تو اس کے حق میں نکاح سنت نہ رہے گا صرف مباح ہوگا بشرطیکہ اندیشہ حد ظن تک نہ پہنچے ورنہ اباحت تو دور کی بات سرے سے نکاح ممنوع و ناجائز ہوگا۔ فتاویٰ رضویہ جلد پنجم ص ۲۸۹

س : جو عورت قبل نکاح مر جائے تو کیا آخرت میں اس کا نکاح ہوگا؟

ج : ہاں کسی جنتی آدمی سے اس کا نکاح کر دیا جائیگا۔ تفسیر نعیمی پارہ سوم ص ۳۵۶

س : کیا ہر مومن کو جنت میں اسکی دنیوی بیوی ملے گی؟

ج : ہاں بلکہ دنیوی بیوی حورو غلمان سے بھی زیادہ حسین و جمیل ہوگی۔ صادی جداول ص ۱

س : جنت میں حور افضل ہوگی یا دنیوی عورت؟

ج : دنیوی عورت افضل ہوگی۔ صادی جلد چہارم ص ۵۶

س : جس عورت کو اس کے شوہر نے طلاق دیدی وہ روز قیامت کس کے نکاح میں رہے گی؟

ج : اگر وہ عورت نکاح ثانی نہ کرے تو روز قیامت اپنے شوہر کو ملے گی جبکہ دونوں ایمان پر وفات پائے ہوں۔ اور اگر دوسرا شوہر کر لے اور اسی کے نکاح میں مر جائے تو

دوسرے شوہر کو بشرط ایمان ملے گی اور اگر اس سے بھی بیوہ ہوگئی غرض کسی کے نکاح

میں نہ مری تو اسے روز قیامت اختیار دیا جائیگا کہ ان شوہروں میں جسے چاہے پسند

کر لے۔ فتاویٰ رضویہ جلد دہم نصف اول ص ۱

س : کیا حضرت مریم کا بھی آخرت میں کسی سے نکاح ہوگا؟

ج : ہاں حضرت مریم بنت عمران، کلثوم اخت موسیٰ، آسیہ زوجہ فرعون حضور صلی اللہ علیہ

وسم کی ازواج مطہرات میں ہوں گی۔ نور الابصار ص ۱۳

روح کا بیان

س : روح کیا چیز ہے ؟

ج : اسکی پوری حقیقت تو خدا کو معلوم البتہ کتابوں میں ہے کہ روح ایک لطیف جسم ہے جو اجسام کثیف کیساتھ اس طرح خلط ہے جس طرح سبز لکڑی میں پانی شریح ص ۱۲۲

س : روحیں کب پیدا کی گئیں ؟

ج : مختلف روایتیں ہیں۔ جسم سے دو ہزار سال پہلے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد نہم ص ۶)

چار ہزار سال پہلے عازن جلد اول ص ۲۱۰ پانچ ہزار سال پہلے (شرح فقہ اکبر بحر علوم ص ۷۸)

س : کیا نفس و روح دونوں ایک ہی چیز ہیں ؟

ج : نہیں، اصل میں تینوں چیزیں علیحدہ علیحدہ ہیں۔ (۱) نفس (۲) روح (۳) قلب

روح بمنزلہ بادشاہ کے ہے اور نفس و قلب اس کے دو وزیر ہیں۔ نفس کا مرکز زیر ناف

ہے اور قلب کا مرکز وہ گوشت کا ٹکڑا ہے جو سینے کے بائیں جانب ہے۔ (المفرد حصہ ص ۶)

س : شکم مادر میں نطفہ قرار پانے کے کتنے دن بعد اس میں روح پھونکی جاتی ہے ؟

ج : چار ماہ کے بعد ہی روح پھونک دیا جاتی ہے۔ صاوی جلد سوم ص ۷

س : انسان کے جسموں میں کتنی بار روح داخل ہوئی اور داخل ہوگی ؟

ج : چھ بار۔ (۱) یوم میثاق میں داخل ہوئی جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی

پشت سے ان کی ذریت نکالی اور سب سے اپنی ربوبیت کا اقرار لیا۔

(۲) جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خانہ کعبہ کی تعمیر کی تو رب اعزت نے حضرت

ابراہیم سے فرمایا کہ اے ابراہیم مقام ابراہیم میں کھڑے ہو کر آواز دو کہ تمہارا رب کا

گھر تیار ہو گیا ہے اس گھر کی زیارت اور طواف کیلئے چلے آؤ۔ حضرت ابراہیم نے

آواز دی تو رب العزت نے حضرت ابراہیم کی اس آواز کو سارے جہاں کے لوگوں تک پہنچا دیا اور جواں کے ارحام اور باپ کے اصلاب میں سٹھے ان میں بھی روح ڈال کر یہ آواز پہنچائی گئی۔

(۳) جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے تورات شریف میں امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت و کمال کا ذکر پایا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے رب تعالیٰ سے خواہش ظاہر کی کہ مجھے امت محمدیہ کا دیدار اور ان کی آواز سُنوائی جائے۔ تو خداوند قدوس نے امت محمدیہ کی آواز کو ان کے باپوں کے اصلاب میں روح ڈال کر سُنوایا۔

(۴) ماں کے شکم میں داخل ہوتی ہے پھر موت کے وقت نکال لی جاتی ہے۔

(۵) قبر میں منکر نکیر کے سوال و جواب کے وقت داخل ہوتی ہے۔

(۶) میدانِ محشر میں جمع کرنے کیلئے حضرت اسرافیل علیہ السلام کے صور بھونکنے کے

وقت داخل کی جائیگی۔ (فتاویٰ حدیثیہ ص ۸۹، تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص ۲۸۶، تفسیر نعیمی ص ۳۸۶)

س : کیا نیند کی حالت میں روح نکال لی جاتی ہے ؟

ج : اس سلسلے میں مختلف اقوال ہیں۔ (۱) حضرت عبداللہ ابن عباس سے مروی ہے کہ

انسان میں نفس اور روح دونوں ہیں اور ان کا تعلق آپس میں ایسا ہے جیسے آفتاب

کا شعاع سے، نیند میں اللہ تعالیٰ نفس کو قبض کر لیتا ہے اور روح کو چھوڑ دیتا ہے۔

پھر جب اللہ تعالیٰ اس کی موت کا ارادہ کرتا ہے تو نفس کے ساتھ روح کو بھی قبض

فرما لیتا ہے (۲) بعض حضرات فرماتے ہیں کہ ہر انسان میں دو روحیں ہیں ایک روح

یقظہ یعنی وہ روح کہ جب وہ جسم میں ہوتی ہے تو عادتاً انسان بیدار رہتا ہے جب وہ نکل

جاتی ہے تو انسان سو جاتا ہے اور خواب دیکھنے لگتا ہے۔ دوسری روح حیات کہ جب وہ جسم

میں ہوتی ہے تو انسان زندہ رہتا ہے۔ جب وہ نکال لی جاتی ہے تو انسان مَر جاتا ہے

پس نیند میں روح یقظہ نکال لی جاتی ہے۔ اور موت کے وقت دونوں نکال لی جاتی

ہیں۔ (شرح الصدور ص ۳۳، ط ۱۳۲، صاوی جلد دوم ص ۱۸)

س : کیا سب کی روح حضرت عزرائیل علیہ السلام قبض فرماتے ہیں ؟

ج : حقیقت حال تو خدا کو معلوم البتہ کچھ لوگوں کے بارے میں ہے کہ ان کی روح خود رب
تبارک و تعالیٰ قبض فرماتا ہے۔ (شرح الصدور ص ۲۱)

س : وہ کون لوگ ہیں جن کی روح خود رب العزت اپنے دست قدرت سے قبض فرماتا ہے؟
ج : شہداء و مجاہدین جن کی روح خود رب العزت اپنے دست قدرت سے قبض فرماتا ہے۔
(شرح الصدور ص ۲۱، کنوز الحقائق جلد اول ص ۱۸)

س : کیا ان کے علاوہ بھی کوئی شخص ہے جن کی روح خود رب العزت نے اپنے دست قدرت
سے قبض فرمائی؟

ج : ہاں حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا ہیں کہ خود رب العزت نے ان کی روح نکال ان
کی طرف کوئی فرشتہ نہیں بھیجا گیا۔ (تفسیر نعیمی پارہ ہفتم ص ۵۲)
س : مرنے کے بعد ارواح کہاں رہتی ہیں؟

ج : مسلمانوں میں بعض کی روحیں قبر پر رہتی ہیں، بعض کی چاہ زمزم میں اور بعض کی آسمان
و زمین کے درمیان معلق رہتی ہیں۔ اور بعض کی آسمان اول دوم ہفتم تک اور بعض کی
اعلیٰ علیین میں اور بعض کی سبز پرندوں کی شکل میں زیر عرش نور کی قندیلوں میں اور
بعض کی سبز پرندوں کی شکل میں جنت میں سیر کرتی ہیں اور بعض کی روحیں جنت میں
رہتی ہیں جیسے انبیاء اور شہداء کی روحیں اور مومنین کی روحیں جنت میں حضرت
ابراہیم اور حضرت سارہ کی نگرانی میں ہیں۔ اور کفار میں بعض کی روحیں چاہ وادی
برہوت میں اور بعض کی زمین میں اول دوم ہفتم تک اور بعض کی سبچین میں اور بعض کی ہضر
موت میں۔ (شرح الصدور ص ۲۱ تا ص ۲۵، فتاویٰ رضویہ جلد چہارم ص ۱۲۵)

موت کا بیان

س : کیا موت و حیات دونوں وجودی ہیں ؟

ج : ہاں دونوں وجودی ہیں۔
(ملفوظات حقید چہارم ص ۶)

س : موت و حیات کس شکل میں ہیں ؟

ج : موت حضرت عزرائیل علیہ السلام کے قبضہ میں ایک مینڈھے کی شکل میں ہے جس کے پاس گاہ گزرتا ہے وہ مرجا تہ ہے اور حیات حضرت جبرائیل علیہ السلام کی سواری میں ایک گھوڑی کی شکل میں ہے جس نے جان کے پاس سے گزرتی ہے وہ زندہ ہو جاتا ہے۔

(حزبان و صفا جلد ہفتم ص ۱۱۱، شرح الصدور ص ۱۱۱، شرح شفا جلد اول ص ۲۹)

س : کیا موت کو بھی موت ہوگی ؟

ج : ہاں موت کو ایک مینڈھے کی شکل میں جنت و دوزخ کے درمیان لایا جائیگا اور حضرت یحییٰ علیہ السلام اسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنے ہاتھ سے زنج فرمائینگے۔

(شرح الصدور ص ۱۱۱، حیاۃ النبیون جلد دوم ص ۲۱، سیرۃ حبیبی جلد اول ص ۲۳۵)

س : کیا انسان کی طرح فرشتوں کو بھی موت لاحق ہوتی ہے ؟

ج : فرشتوں کیلئے قیامت سے پہلے موت نہیں۔ فرشتے اس وقت مرے گے جب پہلا صور پھونکا جائیگا۔ ملک الموت ان کی رُوح قبض کریں گے پھر وہ خود بھی مرجائیں گے۔

س : کیا روح کو بھی موت ہوگی ؟
(الہدایۃ لبرک ص ۱)

ج : نہیں ہوگی۔
فتویٰ رضویہ جلد نہم ص ۵۸

س : کیا موت کے وقت تکلیف ہوتی ہے ؟

ج : ہاں تکلیف ہوتی ہے۔ اُس کی کم سے کم تکلیف کی مثال یہ ہے کہ کوئی شخص کانٹے وار شاخ

کو اون میں ڈالے پھر اسے کھینچے تو اس شاخ کے ساتھ اون کا ریشہ نکل آئیگا یعنی نزع کی وقت گویا برگ جاں میں کانٹے چبھتے ہیں اور انھیں کے ساتھ روح نکلتی ہے۔
(شرح الصدور ص ۱۳)

س : پھر کیا وجہ ہے کہ اتنی تکلیف کے باوجود مرنے والا پُر سکون نظر آتا ہے ؟
ج : فرشتے اسے مضبوطی سے باندھ دیتے ہیں ورنہ اگر یہ بات نہ ہو تو اذیت کی وجہ سے وہ اپنے قریب والوں کو تلوار سے کُرمارنے لگے۔ (شرح الصدور ص ۱۳)
س : آدمی کے مرنے کے بعد اسے خوشبو کیوں لگاتے ہیں ؟

ج : ایک روایت میں ہے کہ جب حضرت عزرائیل علیہ السلام حضرت آدم کی تخلیق کیسے زمین سے مٹی اٹھا کر لے گئے تو زمین نے بارگاہ خداوندی میں شکایت کی کہ اے اللہ مٹی اٹھانے سے تو مجھ میں کمی آگئی۔ خدا نے جواب دیا گھبراؤ مت یہ جب تم میں واپس آئیگا تو پہلے سے زیادہ حسین و جمیل اور خوشبودار ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ میت کو عطر و مشک سے منظر کیا جاتا ہے۔
(رد المحتار جلد اول ص ۶۸)

جنازہ کا بیان

س : نماز جنازہ کی ابتدا کب سے ہے ؟

ج : حضرت آدم علیہ السلام کے زمانے سے ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد دوم ص ۴۶۷)

س : حضرت آدم علیہ السلام کی نماز جنازہ کس نے پڑھی ؟

ج : فرشتوں نے پڑھی۔ (فتاویٰ رضویہ جلد دوم ص ۴۶۷)

س : ان میں امام کون ہوئے ؟

ج : حضرت ہیریل علیہ السلام۔ (تفسیر عزیزی سورۃ بقرہ ص ۱۶۲)

س : اسلام میں سب سے پہلے نماز جنازہ کس کی پڑھی گئی ؟

ج : حضرت سعد بن زرارہ کی کہ خود حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز جنازہ پڑھی۔

س : نماز جنازہ میں کس صف میں کھڑا ہونا زیادہ افضل ہے ؟ [فتاویٰ رضویہ جلد دوم ص ۴۶۸]

ج : صف اخیر میں کھڑا ہونا زیادہ افضل ہے۔ (درمختار جلد اول ص ۶۱۱)

س : اسلام میں نماز جنازہ کی مشروعیت کب اور کہاں ہوئی ؟

ج : مدینہ منورہ میں ہجرت کے تقریباً نوین مہینے میں ہوئی۔ (فتاویٰ رضویہ جلد دوم ص ۴۶۸)

س : وہ کون لوگ ہیں جن کی نماز جنازہ نہیں پڑھی جاتی ؟

ج : باغی جو امام برحق پر ناحق شروج کرے اور اسی بغاوت میں مارا جائے (۲) ڈاکو کہ ڈاکہ

زنی میں مارا جائے (۳) جو لوگ ناحق پاسداری سے لڑیں (۴) جو شخص کئی آدمیوں

کا گلا گھونٹ کر مار ڈالے (۵) جو شخص شہر میں رات کو ہتھیار لیکر لوٹ مار کرے اور

اسی حالت میں مارے جائیں (۶) جو اپنے والدین کو مار ڈالے (۷) جو کسی کا سامان چھین

رہا تھا اور اسی حالت میں مارا جائے (۸) عالمگیری جلد اول ص ۸۲، درمختار و ردالمحتار جلد اول ص ۶۰۹

س : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز جنازہ سب سے پہلے کس نے پڑھی ؟

ج : حضرت جبریل نے پھر حضرت اسرافیل نے پھر میکائیل نے پھر ملک الموت نے ملک کے لشکروں کے ساتھ پڑھی۔ اس کے بعد صحابہ کرام اور دیگر لوگوں نے پڑھی۔ [نورانی منہ ختم، ص ۲۵۰]

س : کیا آپ کی نماز جنازہ میں کوئی امام نہ تھا، سب نے علیحدہ علیحدہ پڑھی ؟ [نورانی منہ ختم، ص ۲۵۰]

ج : اس سلسلے میں علماء مختلف ہیں۔ بعض کے نزدیک یہ نماز معروف نہ ہوئی بلکہ لوگ گروہ

درگروہ حاضر آتے اور آپ پر صلوٰۃ و سلام عرض کرتے اور بہت سے علماء یہی نماز معروف

مانتے ہیں۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ دفع فتن و انتظام امت میں مشغول جب تک ان کے

دستِ حق پرست پر بیعت نہ ہوئی لوگ جماعت درجماعت آتے اور جنازہ اقدس پر نماز

پڑھتے جاتے۔ جب بیعت ہو گئی اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ولی شرعی ہو گئے انھوں

نے جنازہ مقدس پر نماز پڑھ لی اس کے بعد پھر کسی نے نہ پڑھی کہ بعد نمازوں پھر عادی

نماز کا اختیار نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ جلد چہارم ص ۵۴)

سوالات قبر کا بیان

- س : کیا منکر نکیر کے سوالات صرف مسلمانوں سے ہوتے ہیں یا کفار و مشرکین سے بھی ؟
- ج : مسلمان یا بدعتی، سلام منافق سے ہوتے ہیں۔ کفار و مشرکین سے سوالات قبر نہیں کئے جاتے
- س : منکر نکیر دونوں ملکر سوال کرتے ہیں یا ایک ؟ [شرح الصدور ص ۵۹، فتاویٰ حدیثیہ ص ۷۷]
- ج : کچھ لوگوں سے دونوں اور کچھ لوگوں سے ایک ہی سوال کرتا ہے۔ (شرح الصدور ص ۵۹)
- س : کیا سوالات قبر کے وقت روح پورے جسم میں لوٹائی جاتی ہے ؟
- ج : حقیقت حال تو خدا جلنے البتہ بعض یہ کہتے ہیں کہ روح پورے جسم میں لوٹائی جاتی ہے، بعض کہتے ہیں کہ صرف سینے تک داخل ہوتی ہے اور بعض اس کے بھی منکر ہیں وہ کہتے ہیں کہ روح جسم اور کفن کے درمیان رکھی جاتی ہے۔ الجواهر المنیۃ ص ۲۳
- س : کیا سوالات قبر تمام مسلمان مردوں سے ہوتے ہیں ؟
- ج : مستثنات چھوڑ کر تمام مردوں سے سوالات ہوں گے یہاں تک کہ کوئی آگ میں جہل جائے یا پانی میں ڈوب جائے تو ان سے بھی سوال ہوگا اور وہ وہیں ثواب و عذاب پائیں گے اسی طرح اگر کسی کو جانور نے کھالیا یا پھلی وغیرہ نگل گئی تو ان کے شکم ہی میں سوالات ہوں گے، اور وہ وہیں ثواب و عذاب سے آشنا ہوگا۔ (فتاویٰ حدیثیہ شرح الصدور ص ۷۷ تا ص ۷۹)
- س : وہ کون لوگ ہیں جن سے سوالات قبر نہیں ہوتے ؟
- ج : حقیقت کا علم تو خدا کو ہے۔ البتہ کتابوں سے پتہ چلتا ہے کہ گیارہ قسم کے افراد سوالات قبر سے محفوظ رہتے ہیں (۱) انبیاء کرام (۲) شہداء عظام (۳) کفار سے مقابلہ کیلئے، اسلامی سرحد پر گھوڑا باندھنے والا (۴) طاعون کی بیماری میں مرنے والا (۵) زماں طاعون میں مرنے والا خواہ کسی بیماری سے مر جائے (۶) صدیقین (۷) اطفال مؤمنین

(۸) جمعہ کی رات یادن میں مرنے والا (۹) مرض موت میں سورۃ اخلاص پڑھنے والا۔

(۱۰) ہر رات سورۃ تبارک پڑھنے والا (۱۱) رمضان المبارک میں مرنے والا۔

در مختار و رد المحتار جلد اول ص ۵۹۶، شریعت الصمد و ص ۵۹۷۔

س : کیا جنات سے بھی سوالات قبر ہوتے ہیں؟

ج : ہاں جنات سوالات قبر اور حساب و کتاب وغیرہ کے معاملے میں انسان کی طرح ہیں۔

س : کیا پچھلے انبیاء کرام کی امت سے بھی سوالات قبر ہوتے تھے؟ [فتاویٰ حدیثیہ ص ۴۷]

ج : نہیں، سوالات قبر اسی امت کیساتھ خاص ہیں۔

[فتاویٰ حدیثیہ ص ۵۹، شرح الصمد و ص ۵۹]

عذاب قبر کا بیان

س : قبر کا عذاب کن لوگوں کیلئے ہے؟

ج : تمام کافر ہیں اور بعض گنہگار مومنین کیلئے ہے [شرح الصمد و ص ۵۹]

س : کیا پھر مومن عاصی سے عذاب قبر اٹھایا جاتا ہے؟

ج : بعض سے نہیں اٹھایا جاتا اور بعض سے ان کی معصیت کے مطابق عذاب ہونے کے

بعد اٹھایا جاتا ہے اور بعض سے مقررہ عذاب سے پہلے ہی کسی کی دعایا یا صلوات

یا صدقہ جاریہ وغیرہ کی وجہ سے اٹھایا جاتا ہے۔ اور ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ مومن

عاصی پر عذاب قبر شب جمعہ آنے تک رہتا ہے اس کے کتے ہی اٹھایا جاتا ہے۔

[شرح الصمد و ص ۵۹، سہار شریعت جلد اول ص ۵۹]

س : وہ کون سا دن یا کون سا مہینہ ہے جس میں مرنے سے گنہگار بندہ بھی عذاب قبر سے محفوظ

رہتا ہے؟

ج : جمعہ یا شہرہ۔ [رمضان شریف کا مہینہ ہے جس میں اگر کوئی مسلمان مرحلے کو وہ سورت

نکیریں اور عذابِ قبر سے محفوظ رہتا ہے۔ (شرح الصدور ص ۶۲، فتاویٰ رضویہ جلد چہارم ص ۱۲۴)
 س : تو کیا پھر مومن عاصی پر جمعہ یا شب جمعہ یا ماہ رمضان گزرنے کے بعد عذابِ قبر لوٹ جاتا ہے؟

ج : نہیں لوٹتا اور نہ قیامت تک لوٹے گا انشاء اللہ تعالیٰ اللہ کی رحمت سے یہی امید ہے
 (شرح اشباہ والنظائر ص ۵۶۵، شرح الصدور ص ۶۲)

س : کیا کسی دن کافر سے بھی عذابِ قبر اٹھالیا جاتا ہے؟

ج : ہاں جمعہ و شب جمعہ اور رمضان شریف کے مہینے میں اس سے بھی عذابِ قبر اٹھالیا جاتا ہے یہ صدقہ ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ پھر جمعہ و شب جمعہ یا ماہ رمضان گزرنے کے بعد دوبارہ عذاب اس پر لوٹ جاتا ہے۔

(شرح اشباہ والنظائر ص ۵۶۴، شرح الصدور ص ۶۲)

جنت کا بیان

س : جنت کیا چیز ہے؟

ج : جنت ایک عالیشان مکان ہے جسے خداوندِ قدوس نے مومن بندوں کیلئے تیار کیا ہے۔ جس میں ایسی نعمت اور راحت و آرام کی چیزیں مہیا ہیں جنکو نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی آدمی کے دل پر اُن کا خطرہ گذرا۔ (بہارِ شریعت جلد اول ص ۴۳)

س : جنت کہاں ہے؟

ج : جنت ساتویں آسمان کے اوپر اور عرشِ اعظم کے نیچے ہے۔ (تفسیر کبیر جلد ہشتم ص ۹۷،

س : جنت و جہنم میں پہلے کس کی تخلیق ہوئی؟

[تفسیر عزیزی پ ۱ ص ۱۱]

(زرقانی جلد اول ص ۴۷)

ج : پہلے جنت کی تخلیق ہوئی۔

س : جنت کے طبقات کتنے ہیں ؟

ج : آٹھ ہیں (۱) دارالجلال۔ یہ پورا نورانی نور ہے (۲) دارالقرار۔ اس میں تمام چیزیں مرجان کی ہیں (۳) دارالسلام، اس میں تمام چیزیں یاقوتِ احمر کی ہیں (۴) جنتِ عدن، اس میں تمام چیزیں زبرجد کی ہیں (۵) جنتِ الماویٰ، یہ خالص سونے کی ہے (۶) جنتِ الخلد، یہ خالص چاندی کی ہے (۷) جنتِ الفردوس، یہ موتی کی ہے اور اس کی دیوار کی اینٹیں ایک سونے کی اور ایک چاندی کی اور ایک یاقوت کی اور ایک زبرجد کی ہیں اور اس کا گارا خالص مشک کا ہے۔ (۸) جنتِ النعیم، یہ بھی زبرجد کی ہے۔

روح البیہ جلد اول ص ۳۰

س : جنت کے درجات کتنے ہیں ؟

ج : سو درجے ہیں اور ایک درجہ سے دوسرے درجے تک زمین و آسمان کا فاصلہ ہے۔

مشکوٰۃ شریف جلد دوم ص ۳۳۴

ایک روایت میں ہے کہ قرآن کریم کی آیتوں کے مقدارِ جنت کے درجات ہیں۔ اور ایک درجے سے دوسرے درجے تک زمین و آسمان کا فاصلہ ہے۔

الایقان جلد اول ص ۳۶، کنز العمال جلد اول ص ۴۸

س : داروغہ جنت اور داروغہ جہنم کے نام کیا ہیں ؟

ج : جنت کے داروغہ کا نام رضوان اور جہنم کے داروغہ کا نام مائک ہے۔

س : کیا جنت میں دن و رات بھی ہوں گے ؟

ج : نہیں بلکہ وہاں تو روشنی ہی روشنی ہوگی اور جنتیوں کے پاس ان اوقات میں جن میں وہ

دنیا میں نمازیں ادا کیا کرتے تھے عجیب و غریب چیزیں پیش ہوتی ہیں گی۔ ورنہ ملکات

اجلائین تشریف لے گئیں۔

اوقات میں جنتیوں پر سلام بھیجتے رہیں گے۔

س : پھر جنت والے آرام کے وقت کو کیسے پہچانیں گے ؟

ج : پردوں کے لٹک جانے اور دروازوں کے بند ہو جانے سے پہچان لیں گے یعنی جب آرام کا وقت

ہوگا تو پردے خود بخود لٹک جائیں گے اور دروازے بند ہو جائیں گے۔ ایسے ہی جب سیر و تفریح کا وقت

ہوگا تو پردے خود اٹھ جائیں گے اور دروازے کھل جائیں گے۔

۲۵۹

س : جنت میں امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعداد کتنی ہوگی ؟
 ج : جنتیوں کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی۔ جن میں اسی صفوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ہوگی اور چالیس صفوں میں تمام انبیاء کرام کی امتیں ہوں گی۔ (مشکوٰۃ شریف جلد دوم ص ۴۹۸)

س : جنتی جنت میں کس عمر کے ہوں گے ؟

ج : سب تیس یا تینتیس سال کے معلوم ہوں گے اور سر کے بالوں، پلکوں اور بھوؤں کے علاوہ بدن پر کہیں بال نہ ہوں گے۔ (مشکوٰۃ شریف جلد دوم ص ۴۹۸، بہار شریعت حصہ اول ص ۴۸)

س : جنتی جنت میں کس شکل و صورت میں داخل ہوں گے ؟
 ج : حضرت آدم علیہ السلام کی شکل میں داخل ہوں گے۔ یعنی ہر ایک کی لمبائی ساٹھ ہاتھ ہوگی
 س : کیا جنت میں کسی کی داڑھی نہ ہوگی ؟

ج : صرف چار نبی کے بارے میں ہے کہ ان کے چہرے پر داڑھی ہوگی (۱) حضرت آدم علیہ السلام (۲) حضرت موسیٰ علیہ السلام (۳) حضرت ابراہیم علیہ السلام (۴) حضرت ہارون علیہ السلام۔ (فتاویٰ مدنیہ ص ۱۰۷، مرآۃ المناجیح جلد ہفتم ص ۴۹، تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص ۱۳)

س : سب سے پہلے جنت میں کونسی امت داخل ہوگی ؟
 ج : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت

س : اس امت میں سب سے پہلے کون داخل ہوگا ؟
 ج : مردوں میں حضرت ابوبکر، عورتوں میں حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہما۔ (سیرۃ حبیب ص ۲۶۶)

س : حضرت آدم و حوا جنت میں کتنے دن رہے ؟

ج : یوم آخرت کے نصف دن رہے۔ جس کی مقدار دنیا کے پانچ سو سال کے برابر ہے۔ (زرقانی جلد اول ص ۵۵)

س : جنتیوں کو جنت میں سب سے پہلے کون سا کھانا پیش کیا جائیگا ؟
 ج : مچھلی کے جگر کا وہ حصہ جو کنارے رہتا ہے۔ (بخاری شریف جلد اول ص ۳۶۹)

س : کیا کافروں کے چھوٹے بچے بھی جنت میں جائیں گے ؟
 ج : اس سلسلے میں مختلف اقوال ہیں۔ پہلا قول یہ ہے کہ اپنے باپ دادا کے تابع ہو کر جہنم میں

جائیں گے۔ دوسرا قول توقف کا ہے۔ تیسرا قول یہ ہے کہ جنت میں جائیں گے۔ یہی

صحیح و محققین کا قول ہے۔ (قنادلی حدیثہ ص ۲۶، خازن جلد دوم ص ۲۶، عمدۃ القاری جلد ۲ ص ۲۳۶)

س : کیا جنتی جنت میں قرآن کی تلاوت کریں گے ؟

ج : حدیث شریف میں ہے کہ جنتیوں کے سینے سے دو سورتیں یعنی سورۃ طہ اور سورہ یسین کے علاوہ تمام قرآن اٹھالیا جائیگا صرف انھیں دو سورتوں کی وہ تلاوت کریں گے۔

س : کیا جنتی جنت میں بھی علماء کے محتاج ہوں گے ؟ (کنوز الحقائق جلد دوم ص ۲۰۳)

ج : ہاں محتاج ہوں گے۔ (جامع صغیر جلد اول ص ۱۰۴)

س : کن باتوں میں محتاج ہوں گے ؟

ج : جب مومن ہر جمعہ کو دیدار الہی سے سرفراز ہوں گے تو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے فرمائیگا
اے بندے تمنا کرو تمہاری ہر تمنا و آرزو پوری ہوگی۔ اس پر لوگ علماء کی طرف رجوع کریں
گے کہ اب ہم اپنے رب سے کس چیز کی تمنا کریں۔ علماء جواب دیں گے کہ فداں فلاں چیز کی
تمنا کرو۔ (جامع صغیر جلد اول ص ۱۰۴، الاتحاف ص ۱۰۴)

س : کیا دنیا کی کچھ عمارتیں بھی جنت میں جائیں گی ؟

ج : ہاں جیسے کتبہ معظمہ، تمام مساجد، روضہ اقدس، تربت انبیاء علیہم السلام۔ (ملفوظ حصہ چہارم ص ۲۸)
س : کیا جنت میں داخل ہونے کیلئے موت کا مزہ چکھنا ضروری ہے ؟

ج : ہاں جس نے دنیا کی صورت دیکھ لی وہ بغیر مزہ چکھے جنت میں داخل نہیں ہو سکتا۔ (الملفوظ حصہ ۴ ص ۲۸)
س : کیا کچھ آدمی ایسے بھی ہیں جو موت کا مزہ چکھے بغیر جنت میں جائیں گے ؟

ج : ہاں وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ جنت پر کرنے کے لئے پیدا فرمائے گا۔ یعنی ان روحوں کو کہ دنیا میں
نہ بھی گئیں جسم عطا فرما کر ان مکانوں میں بسائیگا جو خالی رہیں گے۔ یہ حضرات بہت آرام سے
رہے نہ دنیا کی صورت دیکھی نہ کوئی تکلیف سہی نہ موت چکھی اور نہ کوئی عمل کیا۔ فقط اللہ و رسول
پر ایمان اور ہمیشہ کیلئے دار الجنان۔ (الملفوظ حصہ دوم ص ۸۵)

دوزخ کا بیان

س : دوزخ کیا چیز ہے ؟

ج : وہ ایک ایسا مکان ہے جو خدائے قہار و جبار کے جلال و قہر کا مظہر ہے۔ اسے اللہ تعالیٰ نے کفار اور منافقان بندوں کیلئے بنایا ہے۔ آدمی اور پتھر اس کا ایندھن ہے۔ دنیا کی آگ اسکی آگ کے ستر جزوں میں سے ایک جز ہے۔ اس کی گہرائی کا یہ عالم ہے کہ اگر پتھر کی چٹان جہنم کے کنارے سے اس میں پھینکی جائے تو ستر برس میں بھی تہہ تک نہ پہنچے۔

س : دوزخ کہاں ہے ؟ [بہار شریعت حصہ اول ص ۴۸]

ج : ساتویں طبقہ زمین کے نیچے ہے۔ (تکملہ الایمان ص ۲۷۷، تفسیر عزیزی پ ۱۱ ص ۱۱)

س : دوزخ کے طبقات کتنے ہیں ؟

ج : سات ہیں۔ (۱) جہنم (۲) سعیر (۳) حطیم (۴) لظی (۵) سقر (۶) جہیم (۷) ہویہ۔

س : کونسا طبقہ کس کے لئے ہے ؟ (خزان ص ۳۸۲، دقائق الاخبار ص ۳۵)

ج : ہاویہ منافقین اور فرعون اور آل فرعون کیلئے ہے، جہیم کفار و مشرکین کیلئے، سقر چاند سونچ

و ستارہ پرست کیلئے، لظی ابلیس اور اس کے متبعین کیلئے، حطیم یہود کیلئے، سعیر نصاریٰ کے

لئے ہے اور سب سے اوپر کے طبقہ میں جسے جہنم کہتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے

گنہگار لوگ رہیں گے۔ (دقائق الاخبار ص ۳۵)

س : دوزخ کی آگ کس شکل میں ہے ؟

ج : حدیث شریف میں ہے کہ ایک ہزار سال تک وہ آگ دہکائی گئی تو سُرُخ ہو گئی پھر

ایک ہزار سال تک دہکائی گئی تو سفید ہو گئی پھر ایک ہزار سال تک دہکائی گئی تو سیاہ ہو گئی

اب وہ غائب سیاہی پر باقی ہے جس میں روشنی کا نام نہیں۔ (مشکوٰۃ شریف جلد دوم ص ۵۳)

س : کیا قیامت کے دن جہنم خود بخود ظاہر ہوگی ؟ یا کوئی کھینچ کر لائے گا ؟
 ج : فرشتے اُسے کھینچ کر لائیں گے۔ حدیث شریف میں ہے کہ جہنم کی ستر ہزار بائیں ہوں گی ہر
 باگ پر ستر ہزار فرشتے جمع ہو کر اس کو کھینچیں گے اور وہ جوش غضب میں ہوگا۔ یہاں تک کہ
 فرشتے اسکو عرش کی بائیں جانب لا کر رکھیں گے۔

(مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۵۰۶، عمدۃ نقایہ جلد ہفتم صفحہ ۲۶۹)

مُتَفَرِّقُ اُمُور کا بیان

س : وہ کون سا خون ہے جس کا کھانا حلال ہے ؟

ج : کلیجی اور تلی کھانا حلال ہے جو دراصل منجمد خون ہے۔ (مشکوٰۃ شریف جلد دوم ص ۳۶۱)

س : وہ کون سا خون ہے جو خود اس کیلئے پاک اور دوسروں کیلئے ناپاک ہے ؟

ج : شہید کا خون ہے کہ خود اس کیلئے پاک اور دوسروں کیلئے ناپاک ہے۔

س : کتنی قسموں کا خون پاک ہے ؟ [الاشباہ والنظائر ص ۱۰۹]

ج : دس طرح کے خون پاک ہیں (۱) شہید کا خون (۲) وہ خون جو ذبح کے بعد گوشت میں

رہ گیا ہو (۳) وہ خون جو ذبح کے بعد رگوں میں باقی رہ گیا ہو (۴) جگر اور تلی کا خون،

(۵) دل کا خون (۶) وہ خون جو انسان کے بدن سے بہا نہیں (۷) کھٹل کا خون،

(۸) پستو کا خون (۹) جوئیں کا خون (۱۰) مچھلی کا خون۔ (الاشباہ والنظائر ص ۱۸۸)

س : وہ کون سی چیزیں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے خاص دستِ قدرت سے تیار کیا ہے ؟

ج : (۱) عرشِ اعظم (۲) قلم (۳) جنتِ عدن (۴) حضرت آدم علیہ السلام (۵) تورات شریف

(۶) شجرِ طوبی۔ (خازن جلد دوم ص ۲۳۶، مواہب لدنیہ جلد دوم ص ۲۲۳)

س : وہ کون سے حضرات ہیں جن کے بول و براز کو زمین نکل جاتی ہے ؟

ج : انبیاء کرام علیہم السلام (مدارج النبوة جلد اول ص ۲۹)

س : وہ کتنے حضرات ہیں جنکو فرشتوں نے نہلایا ؟

ج : حضرت آدم علیہ السلام۔ حضرت زکریا علیہ السلام۔ حضرت حمظلہ۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہما۔

(زرقانی جلد سوم ص ۲۰۸، قصص الانبیاء ص ۲۶۲، تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص ۱۰۹)

س : اللہ کے نزدیک کونسا پہاڑ سب سے افضل ہے ؟

(فتاویٰ حدیثیہ ص ۱۳۲)

ج : احد پہاڑ ۔

س : وہ کونسا آدمی ہے جس کی موت کے وقت فرشتہ نے اس کا فتویٰ خود اس کے سامنے پیش کیا اور وہ اپنے ہی فتویٰ کے مطابق ہلاک ہوا ؟

ج : وہ فرعون ہے ۔ ایک مرتبہ حضرت جبریل علیہ السلام انسانی شکل میں فرعون کے

پاس ایک ستفٹار لائے جس کا مضمون یہ تھا کہ بادشاہ کا اس غلام کے بارے میں کیا حکم ہے جس نے اپنے آقا کی مال و نعمت میں پرورش پائی پھر اس کی ناشکری کی اور اس کے حق کا منکر ہو گیا اور خود آقا ہونے کا مدعی ہو گیا ۔ اس پر فرعون نے یہ جواب لکھا کہ جو غلام اپنے آقا کی نعمتوں کا زکا کرے اور اس کے مقابل آئے اس کی سزا یہ ہے کہ اُسکو دریا میں ڈبو دیا جائے ۔ جب فرعون ڈوبنے لگا تو حضرت جبریل علیہ السلام نے اس کا وہی فتویٰ اس کے سامنے پیش کر دیا اس نے اس کو پہچان لیا ۔ (خزائن ص ۳۱۲)

س : وہ بادشاہ جن کا لقب فرعون ہوا کتنے ہیں اور کس نبی کے زمانہ میں گزرے ؟

ج : تین ہیں ۔ سنان الاشعل بن العلوان ۔ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ کا فرعون ہے

(۲) رین بن الولید یہ حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ کا فرعون ہے (۳) وسید بن

مصعب یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ کا فرعون ہے (حیۃ المیون جلد ۱ ص ۱۰۰)

س : شب قدر افضل ہے یا شبِ معراج ؟

ج : ہمارے لئے شب قدر افضل ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے شب معراج افضل ہے

س : اللہ تعالیٰ نے کتنی امتوں کو پیدا فرمایا اور وہ کہاں کہاں ہیں ؟ [آزرقانی جلد ششم ص ۹۰]

ج : ایک ہزار امت کو پیدا فرمایا جن میں سے چھ سو تو دریا میں اور چار سو خشکی میں ہیں ۔

(مشکوٰۃ شریف جلد دوم ص ۴۲۲)

س : حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے زیادہ بد بخت کن لوگوں کو کہا ؟

ج : قدار بن سالف کو جس نے حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کو قتل کیا (۲) حضرت آدم

علیہ السلام کے بیٹے قابیل کو جس نے اپنے بھائی ہابیل کو قتل کیا (۳) حضرت علی کے

قاتل ابن ملجم کو ۔ (حیۃ المیوان جلد دوم ص ۳۳۳)

س : وہ کون شخص ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے ہزار سال قبل آپ پر ایمان لائے اور انھوں نے آپ کے نام سے ایک خط بھی لکھا جس میں اپنے ایمان لانے کی شہادت درج کی ؟

ج : تبع اول حمیری ہے جس نے آپ کے نام خط بھی لکھا اور وہ خط سلسلہ وار منتقل ہو کر آپ تک پہنچا۔ (صداوی جلد چہارم ص ۵۴، حذب القلوب ص ۵۹)

س : وہ کون شخص ہے جس نے مدینہ میں آپ کے لئے ہزار سال پہلے ایک مکان بنایا تھا تاکہ جب آپ ہجرت کر کے مدینہ آئیں تو اس میں کچھ دن آرام کریں ؟

ج : تبع اول حمیری ہے اور وہ مکان وہی ہے جس کے مالک بعد میں حضرت ابوالیوب انصاری ہوئے۔ (زرقانی جلد اول ص ۳۵۸، حذب القلوب ص ۵۹)

س : مکہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خٹا جس گھر میں سینگیں ہوتی تھیں اس کا نام کیا تھا ؟

ج : دارالمدودہ (زرقانی جلد اول ص ۳۲۱)

س : اس کی تعمیر کس نے کی تھی ؟

ج : قصی بن کلاب نے۔ (سیرۃ حلبی جلد اول ص ۱۴)

س : بُت پرستی کی ابتدا کب سے ہوئی ؟

ج : حضرت نوح علیہ السلام کے زمانے سے۔ (تفسیر نعیمی پارہ ۱۲ ص ۸۴)

س : بُت پرستی کی ابتدا کس چیز سے ہوئی ؟

ج : بزرگوں کی تصویروں سے ہوئی۔ واقعہ یہ ہوا کہ وُذ، سُوَاع، یغوث، یعوق، نسر جو حضرت

نوح علیہ السلام کی قوم کے بندگان صالحین سے تھے جب ان کا انتقال ہوا تو ان کے اعزہ و

احباب کو بہت زیادہ صدمہ پہنچا اور وہ اتنے غمگین ہوئے کہ سب کا رو بار چھوڑ کر انھیں د

کرنے لگے۔ تو ایک دن ابلیس نعین نے انسانی شکل میں آکر اُن کے ماننے والوں سے

کہا کہ تم اُن کی تصویریں بنا کر ان کی مجلسوں میں نصب کر دو اور انھیں اُن کے نام سے

پکارو تاکہ تمہارا غم دور ہو، پس ان لوگوں نے ایسا ہی کیا اور یہ معاملہ مدتوں چلتا رہا۔ پھر

جب اس زمانہ کے لوگ وفات کر گئے اور ان کے بارے میں کوئی بتانے والا نہ رہا تو ابلیس

لعین نے موقع غنیمت سمجھ کر ان کی اولادوں سے کہا کہ یہ تمہارے آبار و اجداد کے معبود ہیں تمہارے آبار و اجداد ان کی عبادت کرتے تھے یہ سن کر ان لوگوں نے انہیں معبود سمجھ لیا اور ان کی عبادت شروع کر دی۔ (بخاری شریف جلد ۲ ص ۳۰، خازن جلد ۱ ص ۱۳، سیرۃ طیبی جلد اول ص ۱۲۰)۔
 س : سرزمین عرب پر بُت پرستی کی رسم کس نے ایجاد کی ؟ [فتاویٰ رضویہ جلد ۱ ص ۱۲۰]۔
 ج : عمرو بن لُحی نے۔ (زرقانی جلد اول ص ۱۱، سیرۃ طیبی جلد اول ص ۱۲۰)

س : اس نے یہ بُت کہاں سے حاصل کیا اور اس کا نام کیا تھا ؟
 ج : ملک شام سے حاصل کیا اور اس کا نام ہُبل تھا۔ واقعہ یہ ہے کہ یہ کسی ضرورت کے ملک شام پہنچا تو وہاں دیکھا کہ قوم عمالقہ کے کچھ لوگ بتوں کی عبادت کرتے ہیں تو اس نے اُن سے پوچھا کہ یہ کیا ہے اور اسے کیوں پوجتے ہو ان لوگوں نے جواب دیا یہ بت ہے اور ہم اس کی عبادت کرتے ہیں اس کا فائدہ یہ ہے کہ ہم ان سے بارش طلب کرتے ہیں تو بارش ہوتی ہے اور مدد طلب کرتے ہیں تو ہماری مدد ہوتی ہے۔ عمرو بن لُحی نے یہ دیکھ کر اُن سے ایک بُت مانگ لیا تاکہ سرزمین عرب نیجا ہیں اور وہاں کے لوگوں کو اس کی عبادت کا طریقہ بتائیں، ان لوگوں نے ایک بت دیدیا جس کا نام ہبل تھا۔ عمرو بن لُحی نے اس بُت کو ل کر خانہ کعبہ میں نصب کر دیا اور لوگوں کو اس کی عبادت کا حکم دیا اسی دن سے عرب میں بت پرستی پھیل گئی۔ (سیرۃ طیبی جلد اول ص ۱۲۰)

س : علمِ نحو کا موجد کون ہے ؟

ج : حضرت علی رضی اللہ عنہ۔ (محاضرۃ الاولیاء ص ۶۹)

بقول بعض ابوالاسود دُکلی تابعی۔ (السر الکون ص ۱۲)

س : علمِ منطق کا موجد کون ہے ؟

ج : علمِ منطق کا باضابطہ ظہور سب سے پہلے حضرت ادریس علیہ السلام سے ہوا۔ اللہ تعالیٰ

نے آپ کو یہ علم بطورِ معجزہ عطا فرمایا تھا۔ پھر بعد میں یونانیوں نے اس علم کو اپنایا اور

یونان ہی کے حکیم ارسطو نے اس علم کو جمع کیا۔ (قرۃ العیون ص ۱۳۴)

س : علمِ جفر کو کس نے ایجاد کیا ؟

(تفسیر نعیمی ۱۲ ص ۳۳۳)

ج : حضرت داؤد علیہ السلام نے۔

س : علم حساب اور علم نجوم کا موجد کون ہے ؟

(خازن جلد چہارم ص ۲۰۲)

ج : حضرت ادریس علیہ السلام۔

س : علم صرف کو کس نے ایجاد کیا ؟

(محاضرة الاوائل ص ۶۹)

ج : معاذ بن مسلم نے

س : علم مدنی کا موجد کون ہے ؟

(قرة العيون ص ۱۲۴)

ج : جعفر بن یحییٰ

س : علم بیان کا موجد کون ہے ؟

(قرة العيون ص ۱۲۹)

ج : ابو عبیدہ معمر بن مثنیٰ تمیمی۔

س : فن ہدیہ کا موجد کون ہے ؟

(قرة العيون ص ۱۳۱)

ج : عبداللہ بن المعتز المتوکل۔

س : علم عروض اور قافیہ کس نے ایجاد کئے ؟

(السر المكتوم ص ۲)

ج : خلیل بن احمد نے۔

اولیات کا بیان

خواہ حقیقی ہوں یا احمق فی

س: سب سے پہلے کس چیز کو پیدا کیا گیا؟

ج: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کو پیدا کیا گیا۔ اس کے بعد عرشِ عظم اور قلم کو پیدا کیا گیا۔

س: سب سے پہلے زمین کا کونسا حصہ بنا؟

[مواہب لدنیہ جلد اول ص ۹]

ج: کعبہ معظمہ کا حصہ۔

انوار جلد اول ص ۹

س: روئے زمین میں سب سے پہلے کن شہروں کی تعمیر ہوئی؟

ج: بابل اور سوس کی۔

امیضاۃ الاولیاء ص ۱

س: زمین میں سب سے پہلے کونسا پہاڑ بنا؟ ج: پہل ابو قیس۔ ۱۔ روضۃ البیہ ص ۲

س: دن و رات میں سب سے پہلے کس کی تخلیق ہوئی؟

ج: رات کی۔

امیضاۃ الاولیاء ص ۱

س: ساتوں دن میں سب سے پہلے کس دن کی تخلیق ہوئی؟

ج: ہفتہ کے دن کی۔

امیضاۃ الاولیاء ص ۱

س: چاند و سورج میں سب سے پہلے کس کو بنایا گیا؟

ج: سورج کو۔

امیضاۃ الاولیاء ص ۱

س: سب سے پہلے کس جانور کو پیدا کیا گیا؟

ج: پھلی کو۔

(حیاتہ الحيوان جلد دوم ص ۲، ۳)

س: سب سے پہلے اذان کس نے پڑھی؟

ج: حضرت جبریل نے۔

(امیضاۃ الاولیاء ص ۵)

س: سب سے پہلے قدر کے مسئلہ میں بحث و مباحثہ کس نے کیا؟

ج : حضرت جبریل و میکائیل نے کیا جن کا فیصلہ حضرت اسرافیل نے کیا۔ (شرح فقہ اکبر مفسر ص ۵)
س : زمین میں سب سے پہلے کونسا درخت اُگا ؟

ج : زیتون کا درخت۔ (مواہب لدنیہ ص ۱۸۱ بقول بعض چھوٹا) کا درخت (معاذہ الاول ص ۱)
س : سب سے پہلے شیخان اللہ سے کہا ؟ ج : حضرت جبریل نے۔ (معاذہ الاول ص ۹۳)
س : سب سے پہلے شیخان ربی الاغنیٰ کس نے کہا ؟

ج : حضرت اسرافیل نے۔ (معاذہ الاول ص ۹۳)

س : سب سے پہلے لفظ انا یعنی میں کس نے کہا ؟

ج : ابلیس نے۔ (مواہب لدنیہ جلد دوم ص ۱۹)

س : سب سے پہلے جھوٹی قسم کس نے کھائی ؟

ج : ابلیس نے۔ (خزائن ص ۲۲۱)

س : سب سے پہلے دھوکہ بازی کس نے کی ؟

ج : ابلیس نے۔ (معاذہ الاول ص ۱۱۱)

س : سب سے پہلے غیبت کس نے کی ؟

ج : ابلیس ہی نے۔ (معاذہ الاول ص ۱۱۳)

س : سب سے پہلے نص کے خلاف قیاس کس نے کیا ؟

ج : ابلیس ہی نے۔ (اخبار ان و معالہ جلد دوم ص ۱۶)

س : سب سے پہلے گریہ و زاری کس نے کی ؟

ج : ابلیس نے کی حضرت آدم علیہ السلام اور حوا کو دھوکہ دینے کیلئے۔ (زرقانی جلد اول ص ۵۴)

س : سب سے پہلے کفر کس نے کیا ؟

ج : ابلیس نے۔ (صادی جلد چہارم ص ۲۱)

س : قیمت کے دن سب سے پہلے جہنم کا لباس کس کو پہنایا جائیگا ؟

ج : ابلیس کو۔ (معاذہ الاول ص ۱۴)

س : سب سے پہلے کون سا گناہ صادر ہوا ؟

ج : حسد جو زمین پر قابیل سے اور آسمان میں ابلیس سے صادر ہوا۔ (تفسیر عزیزی پ ۳ ص ۲۹۹)
 س : سب سے پہلے خدا ہونے کا دعویٰ کس نے کیا ؟

ج : شدا د نے۔ (تفسیر عزیزی پ ۳ ص ۱۶)

س : سب سے پہلے نبوت کا دعویٰ کس نے کیا ؟

ج : حکیم زرتشت یا زروشت شاگرد فثیا غورث نے۔ (غیاث الدفات ص ۲۰)

س : سب سے پہلے سر پر تاج کس نے رکھا ؟

ج : نمرود نے۔ (غازن جلد دوم ص ۲۲)

س : سب سے پہلے سر پر عمامہ کس نے باندھا ؟

ج : سکندر ذوالقمرین نے۔ (مناظرۃ ل وائل ص ۸۷)

س : سب سے پہلے کالا خضاب کس نے لگایا ؟

ج : فرعون نے۔ (جامع صغیر ص ۹۷)

س : سب سے پہلے صولی کی سزا کس نے دی ؟

ج : فرعون ہی نے۔ (غازن جلد دوم ص ۲۲)

س : سب سے پہلے ہاتھ پیر کٹولنے کی سزا کس نے دی ؟

ج : اس کا موجب بھی فرعون ہے۔ (غازن جلد دوم ص ۲۲)

س : سب سے پہلے پکی اینٹ کس نے بنوائی ؟

ج : فرعون نے۔ (صاوی جلد سوم ص ۱۸۱)

س : سب سے پہلے چھینک کسے آئی ؟

ج : حضرت آدم کو جس وقت روح آپکی ناک میں پہنچی تو آپکو چھینک آگئی۔ (غازن جلد ۳ ص ۳۹)

س : حضرت آدم کے منہ سے سب سے پہلے کون سا کلمہ نکلا ؟

ج : جب آپکو چھینک آئی تو آپ نے زبان سے کہا الحمد للہ پہلے یہی کلمہ پکی زبان سے جاری ہوا

س : سب سے پہلے یرحمک اللہ کس نے کہا ؟ [روح البیان جلد اول ص ۲۵]

ج : خدا نے کہا حضرت آدم علیہ السلام کے چھینک کے جواب میں۔ (تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص ۱۲۶)

س : سب سے پہلے سلام کس نے کیا ؟

ج : حضرت آدم نے فرشتوں کو کیا اور فرشتوں نے اُس کے جواب میں علیک السلام و رحمة الله کہا۔
(مشکوٰۃ شریف جلد دوم ص ۳۹)

س : حضرت آدم علیہ السلام اور حوا نے دنیا میں آنے کے بعد سب سے پہلے کس چیز کا لباس پہنا ؟

ج : حضرت آدم علیہ السلام نے بھڑکے بالوں کو کاٹ کر اپنے لئے جبہ تیار کیا اور حضرت حوا کیلئے ایک درع مثل قمیص کے اور ایک اور ہنسی تیار کی۔ (البدیۃ النہایہ جلد اول ص ۹۲)

س : حضرت آدم علیہ السلام نے زمین پر آنے کے بعد سب سے پہلے کونسا کھانا تناول فرمایا ؟

ج : گیہوں کی روٹی۔
(البدیۃ والنہایہ جلد اول ص ۹۲)

س : سب سے پہلے کھیتی باڑی کا کام کس نے کیا ؟

ج : حضرت آدم علیہ السلام نے۔
(تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص ۱۷)

س : سب سے پہلے گیہوں کی کھیتی کس نے کی ؟

ج : حضرت آدم علیہ السلام نے۔
(محاضرۃ الاولیٰ ص ۹۷)

س : سب سے پہلے زمین میں پودا کس نے لگایا ؟

ج : حضرت آدم نے۔
(محاضرۃ الاولیٰ ص ۱۰۱)

س : سب سے پہلے کپڑا منجنے کا کام کس نے کیا ؟

ج : حضرت آدم علیہ السلام ہی نے۔
(تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص ۱۷)

س : سب سے پہلے روپیہ اشرفی کس نے تیار کی ؟

ج : حضرت آدم علیہ السلام نے۔
(تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص ۱۷)

س : سب سے پہلے سرکا بال کس نے منڈایا ؟

ج : حضرت آدم علیہ السلام نے منڈایا اور مونڈنے والے حضرت جبرئیل امین تھے۔

س : سب سے پہلے کس نے لکھا ؟
(محاضرۃ الاولیٰ ص ۱۲۳)

ج : حضرت آدم نے۔
[محاضرۃ الاولیٰ ص ۱۲۴]

س : سب سے پہلے عربی خط کس نے لکھا ؟

ج : حضرت آدم علیہ السلام نے لکھا۔ ایک قول یہ ہے کہ حضرت اسمعیل علیہ السلام نے لکھا۔

س : سب سے پہلے عربی اور سریانی زبان کو کس نے لکھا؟ [(الاتقان جلد دوم ص ۶۶)

ج : حضرت آدم علیہ السلام ہی نے۔ (محاضرۃ الاول ص ۲۱)

س : سب سے پہلے شعر کس نے پڑھا؟

ج : حضرت آدم علیہ السلام نے۔ (محاضرۃ الاول ص ۲۹)

س : سب سے پہلے حج کس نے کیا؟

ج : حضرت آدم علیہ السلام نے۔ (محاضرۃ الاول ص ۱۳۹)

س : سب سے پہلے کس میت کو غسل دیا گیا؟

ج : حضرت آدم علیہ السلام کو فرشتوں نے غسل دیا۔ (محاضرۃ الاول ص ۱۱)

س : سب سے پہلے ماہواری کا خون کس عورت کو آیا؟

ج : حضرت حوا کو جب وہ جنت سے دنیا میں آئیں۔ (عمدة القاری جلد دوم ص ۸۰)

س : ہزار میر، ڈھول، باجے وغیرہ آلات لبوسب سے پہلے کس نے پی دکئے؟

ج : قابیل نے۔ (تفسیر ذہب الرحمن جلد ششم ص ۹۰)

س : سب سے پہلے آگ کی پوجا کس نے کی؟

ج : قابیل نے۔ (حدیث جلد اول ص ۲۲۳)

س : انسانوں میں سب سے پہلے اللہ کی نافرمانی کس نے کی؟

ج : قابیل نے کی۔ (روح البیان جلد اول ص ۵۵۶)

س : سب سے پہلے قبر میں کون دفن ہوا؟

ج : ہابیل۔ (اشعۃ اللمعات جلد اول ص ۶۹)

س : سب سے پہلے داڑھی کس کی نکلی؟

ج : حضرت شیث علیہ السلام کی۔ (آئینۃ تاریخ ص ۲۹)

س : سب سے پہلے قلعہ اور شہر کس نے تعمیر کئے؟

ج : حضرت شیث علیہ السلام کے پر پوتے ہبلائیل نے۔ (البدایہ والنہایہ جلد اول ص ۹۹)

س : سب سے پہلے روئی کس نے نکالی ؟
ج : انوش بن شیت نے ۔

(معاذۃ الاول ص ۹)

س : سب سے پہلے قلم سے کس نے لکھا ؟
ج : حضرت دریس علیہ السلام نے ۔

(تخازن و معالم جلد چہارم ص ۲۰۲)

س : سب سے پہلے ہتھیار کس نے بنایا ؟
ج : حضرت ادریس علیہ السلام نے ۔

(صادی جلد سوم ص ۳۵)

س : سب سے پہلے جہاد کس نے کیا ؟
ج : حضرت ادریس علیہ السلام نے ۔

(معاذۃ الاول ص ۱۹)

س : سب سے پہلے سوئی کس نے ایجاد کی ؟
ج : حضرت ادریس علیہ السلام نے ۔

(آئینہ تاریخ ص ۵)

س : سب سے پہلے پڑے سینے کا کام کس نے کیا ؟
ج : حضرت ادریس علیہ السلام نے ۔

(خازن جلد چہارم ص ۲۰۲)

س : سب سے پہلے سلعے ہوئے کپڑے کس نے پہنے ؟
ج : حضرت ادریس علیہ السلام نے ۔

(خازن جلد چہارم ص ۲۰۲)

س : سب سے پہلے خطر مل کس نے لکھا ؟
ج : حضرت ادریس علیہ السلام نے ۔

(روح البیان جلد چہارم ص ۶۶)

س : سب سے پہلے ترازو اور پیمانے کس نے تیار کئے ؟
ج : حضرت ادریس علیہ السلام نے ۔

(نور العرفان ص ۴۹۲)

س : سب سے پہلے روئی کا لباس کس نے زیب تن کیا ؟
ج : حضرت ادریس علیہ السلام نے ۔

(معاذۃ الاول ص ۱۹)

س : سب سے پہلے کشتی کس نے تیار کی ؟
ج : حضرت نوح علیہ السلام نے ۔

(معاذۃ الاول ص ۱۳)

نوٹ : اللہ تعالیٰ نے حضرت جبریل علیہ السلام کو بھیجا انھوں نے حضرت نوح علیہ السلام کو

کشتی بنانا سکھائی۔

۱ مساوی جلد سوم ص ۵۶

س : سب سے پہلے چمڑے کا جوتا کس نے بنایا ؟

۱ مرقۃ المفاتیح جلد ششم ص ۴۲

ج : حضرت نوح علیہ السلام ہی نے۔

س : سب سے پہلے کفار کی جانب کس رسول کو مبعوث کیا گیا ؟

۱ المصنف جلد سوم ص ۵۵

ج : حضرت نوح علیہ السلام کو۔

س : سب سے پہلے شرک سے کس نے ڈرایا ؟

۱ انیسویں ص ۲۵

ج : حضرت نوح علیہ السلام نے۔

س : سب سے پہلے نگرانی و حفاظت کیلئے کتا کس نے رکھا۔

ج : حضرت نوح علیہ السلام ہی نے رکھا۔ وجہ یہ ہوئی کہ جس وقت حضرت نوح علیہ السلام نے کشتی

بنانا شروع کی تو لوگ رات میں آکر آپ کے دن بھر کی محنت کو ختم کر دیتے اور کشتی کی حالت

کو بگاڑ دیتے تھے۔ تب آپ نے حکم خداوندی نگرانی کیلئے کتا رکھ لیا، جو رات بھر بچہ دیا کرتا

تھا۔

۱ حیاۃ نبیون جلد دوم ص ۳۰۳

س : سب سے پہلے اللہ کا عذاب کس نبی کی امت پر آیا ؟

۱ انیسویں ص ۲۵

ج : حضرت نوح علیہ السلام کی امت پر۔

س : سب سے پہلے اپنی امت کو دجال سے کس نے ڈرایا ؟

۱ مشکوٰۃ شریف جلد دوم ص ۴۲

ج : حضرت نوح علیہ السلام ہی نے۔

س : طوفان کے بعد حضرت نوح علیہ السلام نے سب سے پہلے کونسا شہر بسایا ؟

۱ المصنف جلد اول ص ۴۱

ج : سوق الثمانین جبل نہاوند کے قریب۔

س : سب سے پہلے عاشورہ کا روزہ کس نے رکھا ؟

۱ محضرۃ اراکل ص ۵۸

ج : حضرت نوح علیہ السلام نے۔

س : انبیاء میں سب سے پہلے تجارت کس نے کی ؟

۱ محضرۃ اراکل ص ۵۸

ج : حضرت صالح علیہ السلام نے۔

س : سرزمین عرب میں سب سے پہلے کون سے نبی تشریف لائے ؟

(تفسیر نعیمی پارہ ۱۱ صفحہ ۵۴)

ج : حضرت ہود علیہ السلام۔

س : سب سے پہلے تختہ کس نے کیا ؟

ج : حضرت ابراہیم علیہ السلام نے۔

(خازن جلد اول صفحہ ۸۹)

س : سب سے پہلے بالوں میں مانگ کس نے نکالی ؟

ج : حضرت ابراہیم علیہ السلام نے۔

(محاضرۃ ماواکب صفحہ ۳۸)

س : سب سے پہلے موئے زبرد ناف کس نے مونڈا ؟

ج : حضرت ابراہیم علیہ السلام نے۔

(البدایہ والنہایہ جلد اول صفحہ ۱۵۵)

س : سب سے پہلے پانچا کر کس نے پہنا ؟

ج : حضرت ابراہیم علیہ السلام نے۔

(فتاویٰ رضویہ جلد دہم نصف اول صفحہ ۸۴)

س : سب سے پہلے ہجرت کس نے کی ؟

ج : حضرت ابراہیم علیہ السلام نے۔

(روح البیان جلد دوم صفحہ ۹۴۳)

س : سب سے پہلے کنگھی کس نے ایجاد کی ؟

ج : حضرت ابراہیم علیہ السلام نے۔

(آئینۃ تاریخ صفحہ ۲۰)

س : سب سے پہلے پانی سے استنجا کس نے کیا ؟

ج : حضرت ابراہیم علیہ السلام ہی نے۔

(عاشیہ شیخ زادہ جلد اول صفحہ ۲۰۵)

س : سب سے پہلے ناخن کس نے تراشا ؟

ج : حضرت ابراہیم علیہ السلام نے۔

(صاوی جلد اول صفحہ ۵۳)

س : سب سے پہلے مونچھیں کس نے پست کرائیں ؟

ج : حضرت ابراہیم علیہ السلام ہی نے۔

(صاوی جلد اول صفحہ ۵۳)

س : سب سے پہلے راہِ خدا میں کس نے جہاد کیا ؟

ج : حضرت ابراہیم علیہ السلام نے۔

(تفسیر عزیزی سورہ بقرہ صفحہ ۳۲)

س : سب سے پہلے میدانِ کارزار میں لشکروں کی مینہ اور میسرہ پر ترتیب کس نے دی ؟

ج : حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دی جس وقت کہ آپ نے حضرت لوط علیہ السلام کو روٹیوں

سے چھڑانے کیلئے لشکروں میں ترتیب دی۔ اور ان سے جہاد کر کے حضرت لوط علیہ السلام کو
لے کر آئے۔
(تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص ۳۴)

س: سب سے پہلے ممبر پر خطبہ لسنے دیا؟

ج: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے۔
(تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص ۳۴)

س: سب سے پہلے مہندی کا خضاب کس نے لگایا؟

ج: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے۔
(تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص ۳۴)

س: سب سے پہلے مسواک کس نے کی؟

ج: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے۔
(شیخ زادہ جداول ص ۴۸)

س: سب سے پہلے مہمان نوازی کس نے کی؟

ج: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے۔
(خازن جداول ص ۸۹)

س: سب سے پہلے مہمان خانہ کس نے بنوایا؟

ج: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے۔
(مخاضرة الادا وائل ص ۳۷)

س: سب سے پہلے مصافحہ کے وقت دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ کس نے دیا؟

ج: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے۔
(مضرة الادا وائل ص ۳۹)

س: سب سے پہلے نعلین کس نے پہنا؟

ج: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے۔
(مضرة الادا وائل ص ۳۸)

س: سب سے پہلے بتوں کو کس نے توڑا؟

ج: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے۔
(مخاضرة الادا وائل ص ۳۸)

س: ارکان حج ادا کرتے وقت سب سے پہلے سر کا بال کس نے منڈایا؟

ج: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے۔
(مضرة الادا وائل ص ۳۱)

س: سب سے پہلے معانقہ کس نے کیا؟

ج: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے۔
(فتاویٰ رضویہ جلد دہم صفحہ اول ص ۱)

س: سب سے پہلے بال کس کے سفید ہوئے؟

ج : حضرت ابراہیم علیہ السلام کے۔
(خازن جلد اول صفحہ ۸۹)

س : سب سے پہلے مصافحہ کس نے کیا؟

ج : حضرت ابراہیم خلیل اللہ نے۔
(محاضرة الاول صفحہ ۱۳۲)

بقول دیگر ذوالقرنین اکبر نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کیا۔

س : قیامت کے دن سب سے پہلے لباس کن کو پہننا یا جائیگا؟

ج : حضرت ابراہیم علیہ السلام کو۔
(مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۴۸۳)

س : حضرت ابراہیم پر سب سے پہلے کون ایمان لایا؟

ج : حضرت سارہ آپکی زوجہ محترمہ۔
(محاضرة الاول صفحہ ۳۳)

س : سب سے پہلے اپنی اہلیہ کے ساتھ ہجرت کس نے کی؟

ج : حضرت لوط علیہ السلام نے۔
(مدارج النبوة جلد دوم صفحہ ۵۶)

س : سب سے پہلے زمزم شریف کس نے پیا؟

ج : حضرت اسمعیل علیہ السلام نے۔
(محاضرة الاول صفحہ ۴۱)

س : سب سے پہلے گھوڑے پر کون سوار ہوئے؟

ج : حضرت اسمعیل علیہ السلام۔
(حیاء الحیوان جلد اول صفحہ ۳۸۸)

س : سب سے پہلے فصیح عربی میں کلام کس نے کیا؟

ج : حضرت اسمعیل علیہ السلام نے۔
(سیرۃ طیبی جلد اول صفحہ ۲)

س : سب سے پہلے اما بعد کس نے کہا؟

ج : حضرت داؤد علیہ السلام نے۔
(مدارج النبوة جلد اول صفحہ ۴۴۵)

س : سب سے پہلے زرہ کس نے بتائی؟

ج : حضرت داؤد علیہ السلام نے۔
(مادی جلد سوم صفحہ ۲۴۲)

س : سب سے پہلے اون اور بالوں کا لباس کس نے زیب تن کیا؟

ج : حضرت سلیمان علیہ السلام نے۔
(بہار شریعت صفحہ شانزدہم صفحہ ۵۳)

س : سب سے پہلے غسل خانہ کس نے بنوایا؟

ج : حضرت سلیمان علیہ السلام نے۔
(صاوی جلد سوم ص ۶۵)

س : سب سے پہلے سمندر سے موتی کس نے نکلوائے؟

ج : حضرت سلیمان علیہ السلام نے۔
(خازن و معام جلد ششم ص ۵)

س : سب سے پہلے خط پر مہر کس نے لگائی؟

ج : حضرت سلیمان علیہ السلام نے جس وقت اپنے ملکہ بلقیس کو خط لکھا تھا۔

(مواہب لدنیہ علی التماثل الحمد ص ۶)

س : سب سے پہلے بال اڑانے کا پاؤ ڈر کس نے ایجاد کیا؟

ج : حضرت سلیمان علیہ السلام نے۔
(غنیۃ الطالبین جلد اول ص ۱۸)

س : سب سے پہلے قبا کس نے زیب تن کیا؟

ج : حضرت سلیمان علیہ السلام نے۔
(محاضرۃ الاول ص ۸۴)

س : سب سے پہلے پنکھے اور چٹائی بنانے کا کام کس نے کیا؟

ج : حضرت سلیمان علیہ السلام نے۔
(تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص ۶)

س : سب سے پہلے حمام میں غسل کس نے کیا؟

ج : حضرت سلیمان علیہ السلام نے۔
(محاضرۃ الاول ص ۶)

س : سب سے پہلے صابون کس نے ایجاد کیا؟

ج : حضرت سلیمان علیہ السلام نے۔
(محاضرۃ الاول ص ۹)

س : سب سے پہلے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کس نبی پر نازل ہوئی؟

ج : حضرت سلیمان علیہ السلام پر۔
(محاضرۃ الاول ص ۳۶)

س : سب سے پہلے موت کی تمنا کس نے کی؟

ج : حضرت یوسف علیہ السلام نے۔
(محاضرۃ الاول ص ۷)

س : سب سے پہلے کاغذ کس نے تیار کیا؟

ج : حضرت یوسف علیہ السلام نے۔

(محاضرۃ الاول ص ۱۲)

س: سب سے پہلے خراج کس نے متعین کیا؟

ج: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے۔
(محاضرة الاموال ص ۹)

س: سب سے پہلے نہر کس نے کھدوائی؟

ج: حضرت دانیال علیہ السلام نے۔
(محاضرة الاموال ص ۱۱)

س: سب سے پہلے زمین میں سیاحت کس نے کی

ج: حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے۔
(محاضرة الاموال ص ۱۳)

س: ہمارے نبی نے پیدا ہوتے ہی سب سے پہلے کون سا کلام کیا؟

ج: ان کلموں کو کہا۔ اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ کثیرا وسبحان اللہ بکرۃ واصیلا۔

لَا اِلهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ۔
(نورقانی جلد اول ص ۱۴)

س: ہمارے نبی کو سب سے پہلے کس عورت نے دودھ پلایا؟

ج: ابولہب کی باندی ثویبہ نے۔
(مدارج النبوة جلد دوم ص ۲۳)

س: یوم میثاق میں سب سے پہلے اَلنَّبْتُ بِرَبِّکُمْ کا عہد کس سے لیا گیا؟

ج: نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم سے۔
(مواہب لدنیہ جلد اول ص ۳۵)

س: سب سے پہلے بوبیت کا اقرار کس نے کیا؟

ج: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے۔
(نورقانی جلد پنجم ص ۲۴)

س: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے جمعہ کہاں ادا فرمایا؟

ج: مدینہ کے ندر مسجد بنو سالم میں۔
(نورقانی جلد اول ص ۳۵)

س: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے کس مسجد میں جماعت صحابہ کیسا تھ نماز ادا کی؟

ج: مسجد قبا میں۔
(نورقانی جلد اول ص ۳۵)

س: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے کون سا غزوہ کیا؟

ج: غزوہ ابوا۔
(نمای شریف جلد دوم ص ۵۶)

س: مالِ غنیمت سب سے پہلے کس نبی کیلئے حلال ہوا؟

ج: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے۔
(محاضرة الاموال ص ۱۳)

س : صور چھونکنے کے بعد سب سے پہلے قبر سے کون نکلیں گے ؟

ج : حضور صلی اللہ علیہ وسلم۔ (مواہب لدنیہ جلد دوم ص ۴۰۲)

س : قیامت کے دن سب سے پہلے شفاعت کون کریں گے ؟

ج : حضور صلی اللہ علیہ وسلم۔ (مواہب لدنیہ جلد دوم ص ۴۰۲)

س : سب سے پہلے کن کی شفاعت قبول ہوگی ؟

ج : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ (مواہب لدنیہ جلد دوم ص ۴۰۲)

س : سب سے پہلے جنت کا دروازہ کون کھٹکھٹائے گا ؟

ج : حضور صلی اللہ علیہ وسلم۔ (مشکوٰۃ شریف جلد دوم ص ۵۱۱)

س : سب سے پہلے جنت میں کون داخل ہوگا ؟

ج : حضور صلی اللہ علیہ وسلم۔ (مواہب لدنیہ جلد دوم ص ۴۰۲)

س : سب سے پہلے پل صراط کون پار کرے گا ؟

ج : حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اُمت کے ساتھ پار کریں گے۔ (مشکوٰۃ شریف جلد دوم ص ۴۹۹)

س : نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے کس پر نماز جنازہ پڑھی ؟

ج : حضرت اسعد بن زرارہ پر۔ (فتاویٰ رضویہ جلد دوم ص ۴۶۸)

س : سب سے پہلے کس نبی کی اُمت جنت میں داخل ہوگی ؟

ج : ہمارے نبی کی اُمت داخل ہوگی۔ (مواہب لدنیہ جلد دوم ص ۴۰۲)

س : سب سے پہلے خانہ کعبہ پر غلاف کس نے چڑھایا ؟

ج : تبتع نے چڑھایا ظہور اسلام سے نو سو سال پہلے۔ یا حضرت اسماعیل علیہ السلام نے۔

س : سب سے پہلے حرم شریف کی حد بندی کس نے کی ؟ [زمعة القاری جلد چہارم ص ۶۱]

ج : عدنان نے۔ (زرقانی جلد اول ص ۹۹)

س : کیا عدنان نے بھی خانہ کعبہ پر غلاف چڑھایا ؟

ج : ہاں ان کے بارے میں بھی ہے کہ انھوں نے سب سے پہلے غلاف چڑھایا۔

(زرقانی جلد اول ص ۹۹)

س: سب سے پہلے لوگوں کو وعظ و نصیحت کیلئے کس نے جمع کیا؟

ج: کعب بن لوی نے۔ (زرقانی جلد اول ص ۷۲)

س: خانہ کعبہ کی طرف سب سے پہلے ہدی (یعنی قربانی کا جانور کس نے بھیجا؟

ج: الیاس بن مضر نے۔ (زرقانی جلد اول ص ۷۳)

س: سب سے پہلے عربی زبان میں کلام کس نے کیا؟

ج: یعرب بن قحطان نے۔ (موضوۃ الاول ص ۲۳)

س: سب سے پہلے عربی خط کس نے لکھا؟

ج: یعرب بن قحطان نے۔ (روح البیان جلد چہارم ص ۶۶)

س: سب سے پہلے جمعہ کے دن کا نام جمعہ کس نے رکھا؟

ج: کعب بن لوی نے۔ (زرقانی جلد اول ص ۳۵۲)

س: سب سے پہلے خطبہ دیتے وقت عصا پر ٹیک کس نے لگائی؟

ج: قس بن ساعدہ نے۔ (زرقانی جلد اول ص ۱۸۲)

س: عرب میں سب سے پہلے کالا خضاب کس نے لگایا؟

ج: عبد المطلب نے۔ (زرقانی جلد اول ص ۷۲)

س: دین ابراہیم کو سب سے پہلے کس نے بدل ڈالا؟

ج: عمرو بن لُحی نے۔ (محاضرۃ الاول ص ۷۷)

س: مکہ میں سب سے پہلے حاجیوں کو کھانا کس نے کھلایا؟

ج: عمرو بن لُحی نے۔ (سیرۃ حبیبی جلد اول ص ۱۱)

س: سب سے پہلے تلبیہ میں شرک کے الفاظ کس نے داخل کئے؟

ج: عمرو بن لُحی نے۔ (سیرۃ حبیبی جلد اول ص ۱۲)

س: سب سے پہلے بتوں کے نام پر جانور کس نے چھوڑا؟

ج: عمرو بن لُحی نے۔ (سیرۃ حبیبی جلد اول ص ۱۱)

س: سب سے پہلے دینار کس نے تیار کیا؟

ج: تنج نے

(مسند امام اعظم ص ۲۰۹)

س: سب سے پہلے درہم کس نے تیار کیا

ج: تنج اصغر نے۔

(مسند امام اعظم ص ۲۰۹)

س: سب سے پہلے تانبہ کاروپہ پیسہ کس نے تیار کیا؟

ج: عمرو بن کثمان نے۔

(مسند امام اعظم ص ۲۰۸)

س: سب سے پہلے سکہ پر مہر کس نے لگائی؟

ج: ہرقل نے۔

(عمدة القاری جلد ۱ ص ۹۳)

س: سب سے پہلے گر جاگھر کس نے تیار کیا؟

ج: ہرقل نے

(عمدة القاری جلد ۱ ص ۹۳)

س: زمین میں سب سے پہلے چشمہ اور نہر کس نے جاری کئے؟

ج: شہنشاہ ذوباد نے۔

(محاضرة الاولیاء ص ۸۵)

س: سب سے پہلے شراب کس نے تیار کی؟

ج: فیتا غور ش نے۔

(محاضرة الاولیاء ص ۸۵)

س: سب سے پہلے رشیم کا لباس کس نے پہنا؟

ج: قوم لوط نے۔

(محاضرة الاولیاء ص ۸۵)

س: سب سے پہلے مجلسوں میں بیٹھ کر شراب کس نے پی؟

ج: قوم لوط نے۔

(محاضرة الاولیاء ص ۸۵)

س: سب سے پہلے داڑھی کس نے منڈائی؟

ج: قوم لوط نے۔

(محاضرة الاولیاء ص ۸۵)

س: سب سے پہلے لمبی لمبی مونچھ کس نے رکھی؟

ج: قوم لوط نے۔

(محاضرة الاولیاء ص ۸۵)

س: سب سے پہلے لال کپڑے کس نے پہنے؟

ج : قارون نے ۔ (محاضرۃ الاول ص ۸۶)

س : سب سے پہلے کان کس عورت کے چھیدے گئے ؟

ج : حضرت باجرہ کے ۔ (عمدة القاری جلد ہفتم ص ۳۶)

س : سب سے پہلے کس عورت نے خانہ کعبہ پر لیشمی غلاف چڑھایا ؟

ج : حضرت عباسؓ کی ماں نے ۔ بچپن میں حضرت عباس بن عبدالمطلب کے گم ہو جانے پر

اُن کی ماں نے نذرمانی تھی کہ اگر میرا بیٹا مل جائے تو میں خانہ کعبہ پر لیشمی غلاف چڑھاؤں

گی ۔ (محاضرۃ الاول ص ۴۲، مشکوٰۃ اسماء رجال ص ۶)

س : سب سے پہلے سریانی زبان میں کتاب کس نے لکھی ؟

ج : نزار بن معد نے ۔ (سیرۃ حبیب جلد اول ص ۲۲)

بقول بعض تمام زبانوں یعنی عربی، فارسی، سریانی، عبرانی وغیرہ میں کتاب سب سے پہلے

حضرت آدمؑ ہی نے لکھی تھی ۔ (سیرۃ حبیب جلد اول ص ۲۲)

س : سب سے پہلے جان کی دیت سواونٹ سے کس نے دی ؟

ج : عبدالمطلب نے حضرت عبداللہ کے بدلے سواونٹ قربان کئے ۔ (سیرۃ حبیب جلد اول ص ۴۳)

س : سدّام میں سب سے پہلے شریعت کا کونسا حکم منسوخ ہوا ۔

ج : بیت المقدس کا قبضہ ہونا منسوخ ہوا ۔ (خازن جلد اول ص ۱۰۱)

س : سب سے پہلے جمعہ کس نے قائم کیا ؟

ج : حضرت سعد بن زرارہ نے قائم کیا مدینہ میں سرکار کی آمد سے قبل ۔ (زرقانی جلد اول ص ۱۱۴)

بقول بعض حضرت مصعب بن عمیر نے حضرت اسعد بن زرارہ کی مدد سے قائم کیا

(جذب العلوب ص ۶)

س : اس امت میں سب سے پہلے غار کس نے ادا کی ؟

ج : حضرت خدیجہؓ لکیریؓ نے پھر اس کے بعد علی مرتضیٰؓ نے ۔ (زرقانی جلد اول ص ۱۲۴)

س : سب سے پہلے خانہ کعبہ کا حج اور طواف کس نے کیا ؟

ج : ملائکہ نے ۔ (محاضرۃ الاول ص ۴۴)

س : حضرت آدم علیہ السلام کو سب سے پہلے کس فرشتے نے سجدہ کیا ؟

ج : حضرت جبریل نے پھر میکائیل پھر اسرافیل پھر عزرائیل پھر ملائکہ مقربین نے۔

س : قیامت کے دن سب سے پہلے حساب کن سے لیا جائیگا ؟ [(مواہب لدنیہ جلد اول ص ۷۲)]

ج : حضرت جبریل امین سے۔ (الاتقان جلد اول ص ۴۵)

س : قیامت کے دن سب سے پہلے لوگوں کے درمیان کس چیز کا فیصلہ ہوگا ؟

ج : خون کا فیصلہ ہوگا۔ (مواہب لدنیہ جلد دوم ص ۱۱۱)

س : اعمال میں سب سے پہلے کس عمل کو اٹھایا جائیگا ؟

ج : نماز کو۔ (الاتحاف ص ۳۲)

س : قیامت کے دن سب سے پہلے کس عبادت کے بارے میں پرسیش ہوگی ؟

ج : نماز کے بارے میں۔ (محاضرة لروايل ص ۷)

س : سب سے پہلے دنیا کی کونسی نعمت اٹھائی جائیگی ؟

ج : شہد۔ (حياة الحيوان جلد دوم ص ۳۴۴)

س : اس امت سے سب سے پہلے کیا چیز اٹھائی جائیگی ؟

ج : حیا اور امانت۔ (محاضرة الاولائل ص ۷)

س : نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سب سے پہلے ایمان کون لایا ؟

ج : مردوں میں حضرت ابو بکر، غورقوں میں حضرت خدیجہ، بچوں میں حضرت علی، غلاموں

میں حضرت بلال حبشی، موالی میں حضرت زید بن حارثہ ایمان لائے۔ (سيرة علي جلد اول ص ۳۱)

س : سب سے پہلے ہمارے نبی کی تصدیق کس نے کی ؟

ج : حضرت ابو بکر نے۔ (رد مختار جلد اول ص ۴۱)

س : سب سے پہلے قرآن کو کتابی شکل میں کس نے جمع کیا ؟

ج : حضرت ابو بکر صدیق نے۔ (الاتقان جلد اول ص ۵۷)

س : سب سے پہلے قرآن کا نام مصحف کس نے رکھا ؟

ج : حضرت ابو بکر صدیق نے۔ (تاریخ الخلفاء ص ۵۷)

س: سب سے پہلے خلیفہ کے نام کے ساتھ کون متصف ہوئے؟

ج: حضرت ابو بکر صدیق۔
(تاریخ الخلفاء ص ۵۷)

س: سب سے پہلے بیت المال کس نے قائم کیا؟

ج: حضرت ابو بکر صدیق نے۔
(تاریخ الخلفاء ص ۵۷)

س: سب سے پہلے رعایا کیلئے وظیفہ کس نے مقرر کیا؟

ج: حضرت ابو بکر صدیق نے۔
(تاریخ الخلفاء ص ۵۷)

س: اس امت میں سب سے پہلے درجہ غوثیت پر کون فائز ہوئے؟

ج: حضرت ابو بکر صدیق۔
(الملفوظ حصہ اول ص ۱۳)

س: اسلام میں سب سے پہلے مفتی کون ہوئے؟

ج: حضرت ابو بکر صدیق۔
(معاذ اللہ الاوائل ص ۶۲)

س: انبیاء کے بعد مردوں میں سب سے پہلے جنت میں کون داخل ہوگا؟

ج: حضرت ابو بکر صدیق۔
(زبد قانی جلد سوم ص ۳۱۱)

س: سب سے پہلے امیر المؤمنین کا لقب کس خلیفہ کو دیا گیا؟

ج: حضرت عمر فاروق کو۔
(جذب القلوب ص ۸)

س: سب سے پہلے سنہ ہجری کس نے ایجاد کی؟

ج: حضرت عمر نے۔
(تاریخ الخلفاء ص ۹)

س: سب سے پہلے بیس رکعت تراویح کی نماز باجماعت کس نے رائج کی؟

ج: حضرت عمر ہی نے۔
(تاریخ الخلفاء ص ۹)

س: سب سے پہلے رات میں پہرہ کس خلیفہ نے دیا؟

ج: حضرت عمر نے۔
(تاریخ الخلفاء ص ۹)

س: سب سے پہلے درہ کس نے تیار کیا؟

ج: حضرت عمر نے۔
(تاریخ الخلفاء ص ۹)

س: سب سے پہلے شراب پینے پر اسی درہ کس نے لگائے؟

- ج : حضرت عمرؓ نے۔
 س : سب سے پہلے دفتر کس نے قائم کیا ؟
 (محاضرۃ الاول صدہ ۹۷)
- ج : حضرت عمرؓ نے۔
 س : سب سے پہلے زمین کی پیمائش کس نے کرائی ؟
 (محاضرۃ الاول صدہ ۹۷)
- ج : حضرت عمر فاروقؓ نے۔
 س : اسلام میں سب سے پہلے قاضی کون بنے ؟
 (محاضرۃ الاول صدہ ۹۷)
- ج : حضرت عمر فاروقؓ نے۔
 س : سب سے پہلے ہر شہر میں قاضی کس نے مقرر کئے ؟
 (تاریخ خفہ صدہ ۹۷)
- ج : حضرت عمرؓ نے۔
 س : سب سے پہلے مروجہ شہری کس نے کرائی ؟
 (تاریخ اسلام جلد اول صدہ ۳۶۸)
- ج : حضرت عمرؓ نے۔
 س : سب سے پہلے جیل خانہ کس نے بنوایا ؟
 (تاریخ اسلام جلد اول صدہ ۳۶۸)
- ج : حضرت عمرؓ نے۔
 س : سب سے پہلے پولیس کا محکمہ کس نے قائم کیا ؟
 (تاریخ اسلام جلد اول صدہ ۳۶۸)
- ج : حضرت عمر فاروقؓ نے۔
 س : اسلام میں سب سے پہلے اہل و عیال کے ساتھ ہجرت کس نے کی ؟
 (تاریخ الخلفاء صدہ ۳۶۸)
- ج : حضرت عثمان غنیؓ نے۔
 س : سب سے پہلے مؤذن کی تنخواہ کس نے مقرر کی ؟
 (محاضرۃ الاول صدہ ۵۵)
- ج : حضرت عثمان غنیؓ نے۔
 س : اسلام میں سب سے پہلے مہمان خانہ کس نے بنوایا ؟
 (محاضرۃ الاول صدہ ۵۵)
- ج : حضرت عثمان غنیؓ نے۔
 س : جمعہ کی نماز کیلئے سب سے پہلے اذانِ اول کا اضافہ کس نے کیا ؟
 (تاریخ الخلفاء صدہ ۵۵)
- ج : حضرت عثمان غنیؓ نے۔

س: سب سے پہلے مسجدوں کو خوشبوؤں سے معطر کس نے کیا؟

ج: حضرت عثمان غنی نے۔ (تاریخ الخلفاء ص ۱۱۶)

س: سب سے پہلے مسجدوں میں محراب کس نے بنوائی؟

ج: حضرت عثمان غنی نے۔ (تاریخ الخلفاء ص ۱۱۶)

س: سب سے پہلے جانوروں کیلئے چراگاہ کس نے مقرر کی؟

ج: حضرت عثمان غنی نے۔ (تاریخ الخلفاء ص ۱۱۶)

س: سب سے پہلے لوگوں کو ایک قرأت پر جمع کس نے کیا؟

ج: حضرت عثمان غنی نے۔ (تاریخ الخلفاء ص ۱۱۶)

س: سب سے پہلے جاگیریں کس نے مقرر کیں؟

ج: حضرت عثمان غنی ہی نے۔ (تاریخ الخلفاء ص ۱۱۶)

س: سب سے پہلے کوتوال اور پولیس کس نے مقرر کئے؟

ج: حضرت عثمان غنی نے۔ (تاریخ الخلفاء ص ۱۱۶)

س: بنو ہاشم میں سب سے پہلے خلیفہ کون ہوئے؟

ج: حضرت علی۔ (تاریخ الخلفاء ص ۱۱۶)

س: قیامت کے دن سب سے پہلے فیصلہ کیلئے خدا کی بارگاہ میں کون کھڑا ہوگا۔

ج: حضرت علی کھڑے ہوں گے۔ (مواہب لدنیہ جلد دوم ص ۴۱۶)

س: علم نحو کو سب سے پہلے کس نے ایجاد کیا؟

ج: حضرت علی نے۔ (محاضرة لا وائل ص ۶۹)

س: اسلام میں سب سے پہلے راہِ خدا میں تیر کس نے چلایا؟

ج: سعد بن وقاص نے۔ (جذب القلوب ص ۷۷)

س: اسلام میں سب سے پہلے راہِ خدا میں اپنی تلوار نیام سے کس نے لٹکالی؟

ج: حضرت زبیر بن عوام نے۔ (زرقانی جلد سوم ص ۳۱۸)

س: جنت البقیع میں سب سے پہلے کس صحابی کو دفن کیا گیا؟

- ج : حضرت عثمان بن مظعون کو۔
 (ذرقانی جلد اول ص ۶۴)
- س : سرزمین مکہ میں سب سے پہلے قرآن مقدس کو جہر کے ساتھ کس نے پڑھا؟
 ج : حضرت عبداللہ بن مسعود نے۔
 (سیرۃ ابن ہشام جلد اول ص ۶۵)
- س : وقت شہادت سب سے پہلے دو رکعت نماز پڑھنے کی سنت کس نے رائج کی؟
 ج : حضرت نجیب بن عدی نے۔
 (ذرقانی جلد دوم ص ۶۶)
- س : سب سے پہلے اینٹ اور گارے کا منبر کس نے بنوایا؟
 ج : کثیر بن صلت نے۔
 (الذوالعاد و جلد اول ص ۶۷)
- س : اسلام میں سب سے پہلے شاعر کون ہوئے؟
 ج : حسان بن ثابت۔
 (محاضرة الاما وائل ص ۶۸)
- س : اسلام میں سب سے پہلے رحم کس کو کیا گیا؟
 ج : ماعز اسلمی کو۔
 (محاضرة الاما وائل ص ۶۹)
- س : سب سے پہلے حد قذف کن پر لگائی گئی؟
 ج : حسان بن ثابت اور مسطح پر۔
 (محاضرة الاما وائل ص ۷۰)
- س : اسلام میں سب سے پہلے مسلح کون ہوئے؟
 ج : حضرت مصعب بن عمیر۔
 (جذب القلوب ص ۷۱)
- س : اسلام میں سب سے پہلے شہادت کس کی ہوئی؟
 ج : ہمار بن یاسر کی ماں سمیہ کی۔
 (ذرقانی جلد اول ص ۷۲)
- س : راہ خدا میں سب سے پہلے شہید کون ہوئے؟
 ج : حارث بن ابوالہ۔
 (نزہۃ القاری جلد اول ص ۷۳)
- س : مالداروں میں سب سے پہلے جنت کی طرف کن کو بلایا جائیگا؟
 ج : حضرت عبدالرحمن بن عوف کو۔
 (محاضرة الاما وائل ص ۷۴)
- س : اسلام میں سب سے پہلے اپنی بیوی سے ظہار کس نے کیا؟
 ج : اوش بن صامت نے۔
 (محاضرة الاما وائل ص ۷۵)

س : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے پہلے کاتب کا نام کیا ہے ؟

ج : ابی بن کعب۔
(تبصرة الدراہم ص ۲۷)

س : مسجد نبوی میں سب سے پہلے چراغ کس نے روشن کیا ؟

ج : حضرت تمیم داری نے۔
(ابن ماجہ ص ۲۵۶)

س : اسلام میں سب سے پہلے اذان کس نے پڑھی ؟

ج : حضرت بلال حبشی نے۔
(محاضرة الاوائل ص ۹۵)

س : اسلام میں سب سے پہلے کون سا بچہ پیدا ہوا ؟

ج : حضرت عبداللہ بن عمر۔
(محاضرة الاوائل ص ۳۳)

س : اسلام میں سب سے پہلے وزیر کا لقب کن کو دیا گیا ؟

ج : ابوسلمہ حفص بن غیاث کو۔
(محاضرة الاوائل ص ۵۶)

س : سب سے پہلے قاضی القضاة کا لقب کن کو دیا گیا ؟

ج : امام ابو یوسف کو۔
(محاضرة الاوائل ص ۷۸)

س : اسلام کے سب سے پہلے بادشاہ کا نام کیا ہے ؟

ج : حضرت امیر معاویہ۔
(تاریخ الخلفاء ص ۱۳۹)

س : بیعت کی وقت قسم لینے کا دستور سب سے پہلے کس نے رائج کیا ؟

ج : حضرت امیر معاویہ نے۔
(تاریخ الخلفاء ص ۱۴۰)

س : سب سے پہلے ڈاک کا محکمہ کس نے قائم کیا ؟

ج : حضرت امیر معاویہ نے۔
(تاریخ الخلفاء ص ۱۴۱)

س : سب سے پہلے دفتر کیلئے سہار کس نے تیار کی ؟

ج : حضرت امیر معاویہ نے۔
(تاریخ الخلفاء ص ۱۴۲)

س : سب سے پہلے دربان کس نے مقرر کیا ؟

ج : حضرت امیر معاویہ نے۔
(تاریخ الخلفاء ص ۱۴۳)

س : سب سے پہلے رجسٹری کا محکمہ کس نے قائم کیا ؟

ج : حضرت امیر معاویہ نے۔
 س : سب سے پہلے بحری جہاز کس نے تیار کیا ؟

ج : حضرت امیر معاویہ نے۔
 س : سب سے پہلے مسجدوں میں روشندان کس نے لگائے ؟

ج : حضرت امیر معاویہ نے۔
 س : اسلام میں سب سے پہلے خانہ کعبہ پر ریشمی غلاف کس نے پڑھایا ؟

ج : حضرت عبداللہ بن زبیر نے۔
 س : یا حجاج بن یوسف نے۔

س : مہاجرین مدینہ میں سب سے پہلے کون سا بچہ پیدا ہوا ؟
 ج : حضرت عبداللہ بن زبیر۔

س : حضرت عبداللہ بن زبیر کے منہ میں سب سے پہلے کونسی چیز گئی ؟
 ج : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا لعابِ دہن۔

س : سب سے پہلے عید گاہ میں منبر کس نے رکھوایا ؟
 ج : مروان بن حکم نے۔

س : سب سے پہلے اسلامی سکے یعنی دینار کس نے رائج کیا ؟
 ج : عبدالملک بن مروان نے۔

س : سب سے پہلے اسلامی دینار پر مہر کس نے لگائی ؟
 ج : عبدالملک بن مروان نے۔

س : سب سے پہلے دینار پر آیت کریمہ قل ھو اللہ احد کس نے لکھوائی ؟
 ج : عبدالملک بن مروان نے۔

س : سب سے پہلے بخل کس خلیفہ نے اختیار کیا ؟
 ج : عبدالملک بن مروان نے۔

س : سب سے پہلے کس خلیفہ کے سامنے کلام کرنے سے روکا گیا ؟

- ج : عبد الملک بن مروان کے سامنے۔
 (تاریخ الخلفاء ص ۱۵۲)
- س : سب سے پہلے امر بالمعروف سے کس سے روکا ؟
 ج : عبد الملک بن مروان نے۔
 (تاریخ الخلفاء ص ۱۵۲)
- س : سب سے پہلے منبر پر ہاتھ کس نے اٹھایا ؟
 ج : عبد الملک بن مروان نے۔
 (تاریخ الخلفاء ص ۱۵۳)
- س : سب سے پہلے دفتر کی زبان کو فارسی سے عربی کی طرف منتقل کس نے کیا ؟
 ج : عبد الملک بن مروان نے۔
 (تاریخ الخلفاء ص ۱۵۳)
- س : سب سے پہلے مسجد میں محراب کس نے بنوائی ؟
 ج : حضرت عمر بن عبد العزیز نے۔
 (محاضرة الواصل ص ۹۶)
- س : سب سے پہلے درہم و دینار پر اپنا نام کس نے لکھوایا ؟
 ج : ہارون رشید عباسی نے۔
 (محاضرة الواصل ص ۹۹)
- س : سب سے پہلے مسجدوں میں نقش و نگار کس نے کئے ؟
 ج : ولید بن عبد الملک نے۔
 (زندگانی عبداللہ ص ۳۶۹)
- س : سب سے پہلے کس خلیفہ نے اپنے دربار میں نجومیوں کو رکھا اور نجومیوں کی باتوں پر عمل کیا ؟
 ج : خلیفہ منصور نے۔
 (تاریخ الخلفاء ص ۱۸۵)
- س : سب سے پہلے غیر عرب کو عرب پر حاکم کس نے کیا ؟
 ج : خلیفہ منصور نے۔
 (تاریخ الخلفاء ص ۱۸۵)
- س : سب سے پہلے کس خلیفہ نے کتابوں کو سریانی زبان سے عربی زبان کی طرف منتقل کیا ؟
 ج : خلیفہ منصور نے۔
 (تاریخ الخلفاء ص ۱۸۵)
- س : علم حدیث کو سب سے پہلے کس نے جمع کیا ؟
 ج : ابو بکر بن حزم نے حضرت عمر بن عبد العزیز کے حکم سے جمع کیا۔ (نزهة القاری ج ۱ ص ۱)
 (محاضرة الواصل ص ۶۷)
- س : علم حدیث میں سب سے پہلے کتاب کس نے تصنیف کی ؟

ج : ابن جریر نے محدث نے۔ (شرح شفاء جلد اول ص ۱۶)

بقول بعض امام مالک نے

س : علم فقہ کو سب سے پہلے کس نے جمع کیا اور اسے بابوں میں ترتیب بھی دیا ؟

ج : حضرت امام اعظم نے۔ (رد المحتار جلد اول ص ۳۵)

س : علم فقہ میں سب سے پہلے کتاب کس نے رکھی ؟

ج : حضرت امام اعظم نے۔ (محاضرۃ الاداؤں ص ۶۸)

س : احکام قرآن میں سب سے پہلے کتاب کس نے تصنیف کی ؟

ج : حضرت امام شافعی نے۔ (محاضرۃ الاداؤں ص ۶۶)

س : علوم فلسفہ کو یونانی زبان سے عربی زبان کی طرف سب سے پہلے کس نے منتقل کر دیا ؟

ج : حنین نے۔ (سرالمکتوم ص ۱)

بقول بعض خالد بن یزید بن معاویہ نے۔ (نبراس ص ۳)

س : علم کلام کی بنیاد سب سے پہلے کس نے رکھی ؟

ج : فرقہ معتزلہ نے رکھی۔ پھر بعد میں اہلسنت وجماعت کے علم کلام کی بنیاد مذہب اعتزال

سے رجوع کرنے کے بعد امام ابوالحسن اشعری نے رکھی۔ (سرالمکتوم ص ۱)

س : امام اعظم کے اصول فقہ پر سب سے پہلے کتاب کس نے رکھی ؟

ج : امام ابویوسف نے۔ (رد المحتار جلد اول ص ۳۵)

ماخذ و مراجع

مُصَدِّقین

مطبع

اسماء کتب

قرآن

خازن

معالم التنزیل

جمل

صاوی

اتقان

اعجاز القرآن علی الاتقان

تفسیر کبیر

روح البیان

تفسیر احمدی

تفسیر عزیزی

تفسیر ابن جریر طبری

تفسیر نسفی المعروف بالمدارک

غرائب القرآن علی التفسیر ابن جریر

جدین شریف

حاشیہ شیخ زادہ

الکلام الاوضح فی تفسیر الم نشرح

علامہ الدین علی بن محمد بغدادی

مصری

امام محی السنۃ بغوی

مصری

سلیمان بن عمر العجلی

مصری

شیخ احمد صاوی

حلبی

جلال الدین سیوطی

ترکی

قاضی ابوبکر باقلانی

ترکی

امام فخر الدین محمد رازی

مصری

علامہ اسماعیل حقی

مصری

شیخ احمد المعروف بملاحیون

کرمی

شاه عبدالعزیز محدث دہلوی

ابو جعفر محمد بن جریر طبری

مصری

ابو البرکات عبداللہ بن احمد

اصح المطابع

نظام الدین نیساپوری

مصری

جلال الدین سیوطی و محلی

درشیدیہ

محمد بن مصلح الدین

عثمانیہ

مولانا تقی علی خاں

مکتبہ رضویہ

مولانا ابوبکر الرحمن	نول کشور	سید امیر علی
خزانة العرفان	فرید بکدلو	صدر الافاضل مولانا نعیم الدین
تفسیر نعیمی	پاکستان	مفتی احمد یار خاں
نور العرفان	پاکستان	مفتی احمد یار خاں
بناری شریف	شیدیہ	امام بنیادی بن محمد سمیع
مسلم شریف	اصح المطابع	ابوالحسین مسلم بن الحجاج قشیری
ترندی شریف	دیوبند	ابوعلی بن محمد بن علی بن ترندی
ابوداؤد شریف	مجتہائی	سلیمان بن اشعث سجستانی
مشکوۃ شریف	رشیدیہ	ولی الدین محمد بن عبداللہ خطیب
مشکوۃ اسماء الرجال	رشیدیہ	ولی الدین محمد بن عبداللہ خطیب
ابن ماجہ	مصری	محمد بن یزید ابو عبداللہ ابن ماجہ
کنز العمال	دائرة المعارف	علامہ الدین علی بن متقی بن حسان الدین
بستان العارفین	ترکی	فقیہ ابواللیث شیخ زاہد نصر بن محمد
الاتحاف السنیہ	دائرة المعارف	عبدالرؤف مناوی
کنوز الحقائق	مصری	عبدالرؤف مناوی
جامع صغیر	مصری	علامہ جلال الدین سیوطی
اشوتہ اللغات	نول کشور	شیخ محدث عبدالحق دہلوی
شرح شفا	مصری	ملا علی قاری
مسند امام اعظم مع شرحه لعلی قاری		بروایت علامہ حصکلی
عمدة القاری	عامرہ	علامہ بدر الدین محمود عینی
بشیر القاری	مکتبہ جیلانی	مولانا غلام حبیبانی
مرآة المناہج	پاکستان	مفتی احمد یار خاں
نزهت القاری	دائرة البرکات	مفتی شریف الحق

شرح عقائد	اشیدیہ	علامہ سعد الدین تفتازانی
شرح فقہ اکبر لعلی قاری	پاکستان	ملا علی قاری
شرح فقہ اکبر بجز العلوم	مجتہائی	عبد العلی لکھنوی
شرح فقہ اکبر متعیناوی	دائرة المعارف	شیخ احمد بن محمد منسیاوی
تکمیل الایمان	مجتہائی	شیخ عبدالحق محدث دہلوی
المعتقد المنتقد	لاہور	علامہ فضل رسول ہدایونی
المعتقد المستند	لاہور	اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی
سبحن السبوح	لاہور	اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی
تجلی الیقین	رضا اکیڈمی	اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی
الامن والعسل	رضا اکیڈمی	اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی
منہب المنہب	رضا اکیڈمی	اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی
الہدایۃ المبارکہ فی خلق المساکین	رضا اکیڈمی	اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی
نبراس	پاکستان	عبد العزیز فرہاروی
روضۃ البہیہ	دائرة المعارف	حسن بن عبد المحسن
الجواہر المظہیۃ فی الطبقات الخنفیہ	دائرة المعارف	عبد القادر محمد بن محمد
الجواہر المنیفہ فی شرح وصیۃ الامام ابی حنیفہ	دائرة المعارف	ملا حسین بن اسکندر حنفی
دقائق الاخبار فی ذکر الجنۃ والنار	بمبئی	عبد الرؤف بن احمد
رد المحتار	مصری	شیخ امین ابن عابدین شامی
در مختار مع رد المحتار	مصری	علامہ الدین حصکفی
جد المختار علی رد المحتار	حیدر آباد	اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی
طحطاوی علی الدر المختار	بیروت	سید احمد طحطاوی
طحطاوی علی مراقی الفلاح	مصری	سید احمد طحطاوی
عالمگیری	مجیدی	علامہ نظم امہالدین وغنیہ رحم

بجسر الرائق	پاکستان	شیخ زین الدین المعروف بابن نجیم
الاستبصار والنظائر	نول کشور	شیخ زین الدین المعروف بابن نجیم
شرح الاستبصار للعموی	نول کشور	علامہ حموی
فتاویٰ حدیثیہ	مصری	شیخ احمد شہاب الدین ابن حبسہ
فتاویٰ رضویہ	مختلف	اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی
فتاویٰ السریقہ	ہمنانی	اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی
احکام شریعت	کراچی	اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی
فتاویٰ عزیز	مجتبائی	شاہ عبد العزیز محدث دہلوی
بہار شریعت	قادری بکڈپو	صدر الشریعہ مولانا محمد علی
المستفوط	قادری بکڈپو	اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی
تبصرة الدرایہ فی مقدمۃ الہدایہ	نول کشور	عبد العلی مدرسی
فتاویٰ فیض الرسول	دارالاشاعت	مفتی حلال الدین امجدی
مواہب لدنیہ	شرفیہ	شہاب الدین احمد قسطلانی
مدارج النبوة	ناصری	شیخ عبد الحق محدث دہلوی
سیرۃ علی	مصری	علی بن برہان الدین علی
زروتانی	مصری	محمد بن عبد الباقی زرقانی
زاد المعاد	مصری	شمس الدین المعروف بابن القسیم
جذب العتوب الی دیار المحبوب	لاہور	شیخ عبد الحق محدث دہلوی
شرح سفر السعاده	مصری	شیخ عبد الحق محدث دہلوی
نور الابصار فی مناقب آل بیت نبی المختار	مصری	سید مومن بن حسن شہلبنی
ارشاد الساری الی مناسک الملا علی قاری	مصری	حسین بن محمد سعید عبد الغنی
شرح المسک المقط فی المنک المتوسط	مصری	ملا علی قاری
المواہب اللدنیہ علی الشامل المحتد	مصری	شیخ ابراہیم بیجوری

حلال الدین سیوطی	لاہور	خصائص الکبریٰ
شیخ شہاب الدین احمد بن محمد متقی	مصری	تطهير الجنان على الصواعق المحرقة
ابو اسحق احمد بن محمد ثعلبی	مصری	تفصیل الانبیاء
غوث اعظم عبدالقدوس درہلانی	لاہور	فتویٰ الطالبین
علامہ یوسف نبھانی	مصری	الشرف الموبد لآل محمد
عبد الرحمن صفوری		نزهة المجالس
علامہ حلال الدین سیوطی	مصری	شرح الصدور
شیخ نور الدین علی بن یوسف شطنوفی	مصری	بہجۃ الاسرار
عبد العزیز دباغ	مصری	الایمان
محمد بن سعد کاتب الوافدی		طبقات الکبریٰ
کمال الدین دمیری	مصری	حیوة الحیوان
حافظ عماد الدین اسماعیل بن دمشق	مصری	البداية والنهاية
شیخ علامہ الدین علی دود السکوری	مصری	محاضرة الاول
عبد الملک بن ہشام		سیرت ابن ہشام
علامہ جلال الدین سیوطی	رحیمپور	تاریخ الخلفاء
اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی	رضا اکیڈمی	اظهار الحق الاجلی
اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی	رضا اکیڈمی	السور والعقاب على المسيح الكذاب
عبد العزیز قمر پوری	پاکستان	الناسیه عن طعن معاوية
شاہ ولی اللہ محدث دہلوی	احمدی	السر المكتوم في اسباب تدوين العموم
نجم الغنی خاں رامپوری	لاہور	مذاهب الاسلام
مولانا مفتی اجمل شاہ رحمۃ اللہ علیہ	مکتبہ امجدی	مذہب اسلام
مفتی شریف الحق صاحب	دائرۃ البرکات	اسلام اور چاند کا سفر
اکبر شاہ نجیب آبادی		تاریخ اسلام

مختار احمد اویسی	قادریہ	آئینہ تاریخ
محمد غیاث الدین		غیاث اللغات
مفتی جلال الدین امجدی	ملکت امجدیہ	غیر مقلدوں کے فریب
علامہ ارشد القادری	ہام نور	تبلیغی جماعت
اقبال احمد نوری	رضوی کتب خانہ	مودودی مذہب
قاضی مظہر حسین	پاکستان	مودودی مذہب
مولوی حنیف	دیوبند	قرۃ العیون
سید محمد عظیم		اُردو ادب کی تاریخ
ڈاکٹر شوکت بنزوی		دستان زبان اُردو



JANNATI KAUN?